ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.66, Thursday, 10 September 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۶۶)، بروز جمعرات، ۱۰ ستمبر ۲۰۲۶ء، ۲۷ ربیع الاول ۱۴۴۸، ۸ صفحات

قابض صہیونی فوج کی ٹارگٹ کلنگ کارروائی، القسام کے کمانڈر فرح حامد غزہ میں شہید ص:02

غزہ کے مصائب پر ہمارا ردعمل بہت تاخیر کا شکار رہا: وزیر اعظم

اینڈی پیر نہام نے کہا: غزہ پٹی میں ہونے والی تباہی کے حجم کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہے جہاں ستر ہزار سے زائد افراد جن میں کم از کم بیس ہزار بچے بھی شامل ہیں شہید ہو چکے ہیں اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور خاندان بکھر چکے ہیں جبکہ اس دوران غزہ کے باسی پٹی کے صرف ایک تہائی رقبے تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں

برطانوی وزیر اعظم اینڈی پیر نہام نے کہا ہے کہ برطانوی حکومت نے قابض اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لیے اقدامات کا ایک ایسا پیکیج تیار کیا ہے جس میں بستیوں کی مصنوعات کی تجارت پر پابندی، بستیوں کی حمایت یا ان کی سرگرمیوں کو آسان بنانے والے افراد اور کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرنا شامل ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک سرکاری مؤقف کا اعلان بھی کیا گیا ہے جس کے تحت فلسطینی سرزمین پر قابض اسرائیل کے قبضے کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

”گارڈین“ اخبار میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں اینڈی پیر نہام نے اس بات پر زور دیا کہ یہ قدم ان کی طرف سے قابض حکومت کے خلاف اقدامات اٹھانے میں طویل تردید کے بعد اٹھایا گیا ہے انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دو ریاستی حل کا مطالبہ اس وقت تک ”بے معنی اور کھوکھلا“ رہتا ہے جب تک اسے ٹھوس عملی اقدامات کی پشت پناہی حاصل نہ ہو۔

اینڈی پیر نہام نے اعتراف کیا کہ غزہ پٹی میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر برطانیہ کا ردعمل ”انتہائی سست اور قطعی ناکافی“ تھا اور انہوں نے قابض دشمن کی جارحیت کے نتیجے میں ہونے والی تباہی اور انسانی جانوں کے ضیاع کے حجم کی طرف اشارہ کیا۔

اسرائیلی بستیوں کے خلاف برطانوی اقدامات

برطانوی نئے پیکیج میں تین اہم اقدامات شامل ہیں جن میں سے پہلا اقدام فلسطینی سرزمین پر قائم اسرائیلی بستیوں سے آنے والی اشیا کی تجارت پر پابندی لگانا ہے اور دوسرا اقدام برطانوی حکومت کے سرکاری مؤقف میں تبدیلی لانا ہے جس کے تحت پہلی بار یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فلسطینی سرزمین پر قابض اسرائیل کا قبضہ غیر قانونی ہے ایک ایسا مؤقف جس کے بارے میں اینڈی پیر نہام کا کہنا تھا کہ یہ بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے نتائج سے آزاد ہے لیکن اس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ لندن نے ان افراد اور کمپنیوں پر بھی پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا ہے جو بستیوں کی حمایت کرتی ہیں، ان کے کام کو آسان بناتی ہیں یا ان سے منافع کماتی ہیں جن میں ”ای ون“ نامی بستی کے پراجیکٹ میں حصہ لینے والے کمپنیاں اور سرمایہ کار بھی شامل ہیں۔

غزہ میں تباہی کے حجم پر صدمہ

اینڈی پیر نہام نے غزہ پٹی میں ہونے والی انسانیت سوز تباہی کے تناظر میں اپنی حکومت کے اس رویے میں تبدیلی کی توجیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پٹی میں ہونے والی تباہی کے حجم کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہے جہاں ستر ہزار سے زائد افراد جن میں کم از کم بیس ہزار بچے بھی شامل ہیں شہید ہو چکے ہیں اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور خاندان بکھر چکے ہیں جبکہ اس دوران غزہ کے باسی پٹی کے صرف ایک تہائی رقبے تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ فلسطینیوں کے یہ مصائب دنیا کے ماتھے پر ایک ”بدنما داغ“ ہیں جبکہ اس دوران بے گناہ شہریوں اور بچوں کا قتل عام جاری ہے اور انسانی بحران بدتر سے بدتر ہوتا جا رہا ہے جبکہ پٹی کے اندر انتہائی محدود مقدار میں امداد داخل ہو رہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا: ”میں اس وقت تک ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ ہولناک مصائب بڑھتے رہیں گے اور دو ریاستی حل کے امکانات پر حملے جاری رہیں گے جو خطے میں امن اور استحکام کی سب سے بڑی امید ہے۔“

تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادکاری

برطانوی وزیر اعظم نے مغربی کنارے میں صیہونی بستیوں کی تیز رفتار توسیع پر خبردار کیا اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اسرائیلی حکومت نے دسمبر سنہ 2022ء میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سے اب تک ایک سو چار نئی بستیوں کی تعمیر کی منظوری دی ہے۔

انہوں نے ”ای ون“ پراجیکٹ کی تعمیر کے لیے ٹینڈرز جاری کرنے کی طرف بھی اشارہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اس کے نفاذ سے مغربی کنارے کے قلب میں ایک راہداری بن جائے گی جو ایک قابلِ عمل فلسطینی ریاست کے قیام کے امکانات کو سبوتاژ کر دے گی اور اس طرح دو ریاستی حل کے امکانات کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ رواں برس کے دوران یہودی آباد کاروں کی طرف سے تشدد کے پندرہ سو سے زیادہ واقعات ریکارڈ کیے گئے ہیں جن کا مقصد فلسطینیوں کو زبردستی نکالنا ہے اور انہوں نے خبردار کیا کہ یہ صورتحال ”بڑی تیزی سے ابتر ہوتی جا رہی ہے۔“

ہم اسرائیلی عوام کو سزا نہیں دے رہے

اینڈی پیر نہام نے اس بات کی تصدیق کی کہ برطانوی اقدامات کا ہدف اسرائیلی عوام نہیں ہیں بلکہ ”اسرائیلی حکومت کی ناقابلِ قبول پالیسیاں“ ہیں اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ لندن مجموعی طور پر اسرائیل پر پابندیاں عائد نہیں کر رہا۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کا حملہ ”غزہ یا مغربی کنارے میں اسرائیلی حکومت کے اقدامات کا ہرگز جواز فراہم نہیں کرتا۔“

انہوں نے کہا کہ ان نئے اقدامات کا مقصد اسرائیلی حکومت پر دباؤ میں اضافہ کرنا ہے تاکہ وہ اپنا راستہ بدلے اور دو ریاستی حل کے امکانات کو تحفظ فراہم کرے جو فلسطینی اور اسرائیلی دونوں عوام کو امن و امان کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ جینے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم نے اس بات پر بھی زور دیا کہ برطانیہ میں مقبوضہ یہودی برادری پر بنجمن نیتن یاہو کی حکومت کی پالیسیوں کی ذمہ داری عائد کرنے سے گریز کیا جائے اور انہوں نے تصدیق کی کہ ان کی حکومت یہود دشمنی کا مقابلہ کرنے اور یہودی برادری کے افراد کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔

غزہ میں خستہ حال خیموں کے ساتھ سردی کی تیاریاں، موسم سرما کی بارشوں سے قبل بے سہاروں کو بچانے کیلئے فوری اپیل

غزہ: غزہ میں سردی کی بارشیں شروع ہونے سے پہلے ہی پناہ گاہوں کا بحران ایک بار پھر انسانی منظرنامے کے مرکز میں آ گیا ہے کیونکہ ہزاروں بے گھر خاندان ایسے خیموں اور عارضی رہائش گاہوں میں رہنے پر مجبور ہیں جو سردی اور پانی سے بچاؤ کے لیے کم از کم بنیادی تحفظ بھی فراہم نہیں کرتے۔ اسی تناظر میں غزہ میں سرکاری میڈیا آفس کے ڈائریکٹر جنرل اسماعیل **الثوابتة** نے مقامی اور بین الاقوامی کوششوں کو یکجا کرنے اور موسم سرما کے آنے والے سیزن کے اثرات سے بے گھر خاندانوں کو بچانے کے لیے ایک فوری اپیل جاری کی ہے۔ اسماعیل **الثوابتة** نے بدھ کے روز صحافتی بیانات میں کہا کہ موسم سرما کی آمد ہنگامی ردعمل سے آگے بڑھ کر واضح ترجیحات کی طرف منتقلی کا تقاضا کرتی ہے انہوں نے خبردار کیا کہ بے گھر ہونے والے کیمپوں کی یہ انتہائی خستہ حالی بارش اور سردی کو ہزاروں خاندانوں خصوصاً بیواؤں، یتیموں، بزرگوں، مریضوں اور معذور افراد کی زندگی اور وقار کے لیے ایک براہ راست خطرہ بنا دیتی ہے۔ یہ اپیل ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بے گھر کیمپ موسم سرما کے ایک نئے سیزن کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں جبکہ بیشتر خاندان اب بھی ایسے خیموں اور عارضی رہائش گاہوں پر انحصار کر رہے ہیں جو غیر معمولی حالات میں لگائے گئے تھے اور ان کی حفاظت کے لیے پانی کے اخراج اور سیلاب سے بچاؤ کی مطلوبہ بنیادی ڈھانچے کی کمزوری اور وسائل کی کمی کا سامنا ہے۔ الثوابتہ نے متعدد ایسی ضروریات کا تعین کیا جن کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ اب ایک فوری ترجیح بن چکی ہیں جن میں سب سے پہلے بارش سے محفوظ خیمے، خیموں کے لیے انسولیٹنگ میٹریل، کمبل اور سردیوں کے کپڑے، گرمائش کے محفوظ ذرائع کے ساتھ ساتھ بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے نیٹ ورکس اور گزرگاہوں کی تیاری اور صفائی ستھرائی و عمومی صحت کے لوازمات کو تقویت دینا شامل ہے۔ انہوں نے پناہ گزینوں کی کمیٹیوں اور فیلڈ ٹیموں کو لاجسٹک اور تکنیکی مدد فراہم کرنے اور سب سے زیادہ کمزور خاندانوں کی نشاندہی کرنے والی ضروریات کے نقشے کے مطابق کام کرنے کی دعوت دی تاکہ موسمی حالات شدت اختیار کرنے سے پہلے ان تک امداد کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

فلسطین کی حمایت پر اسرائیل چراغ پا

مغربی کنارے میں نیتن یاہو حکومت کی پالیسی سے مایوس امریکہ اسرائیلی بستیوں پر نئی پابندیاں عائد کرنے کے برطانوی اقدام کی مخالفت سے گریزاں

برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے کہا کہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کو جبراً بے دخل کیا جا رہا ہے اور اسرائیلی حکومت اکثر اس پر آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ کینیڈا اور فرانس سمیت کئی یورپی ممالک نے بھی بستیوں کے خلاف اسی نوعیت کی پابندیاں لگانے کا اعلان کیا۔

تل ابیب/لندن، (ایجنسیاں): اسرائیل نے مشرقی یروشلم میں برطانوی قونصل خانے کو کہا ہے کہ وہ اسے بند کر دے اور وہاں تعینات سفارتکاروں کی ملک میں رہنے کی مہلت 30 دن کے اندر ختم کر دی جائے گی۔ ’روئٹرز‘ کے مطابق معاملے سے واقف اسرائیلی ذرائع نے بتایا کہ اسرائیل میں امریکی قیادت والے غزہ رابطہ مشن پر تعینات برطانوی نمائندوں کیساتھ ساتھ رام اللہ میں موجود برطانوی سفارتکاروں کو 7 دن کے اندر ملک چھوڑنا ہوگا۔ ایکسیوس کے رپورٹر باراک راویڈ کے مطابق امریکی حکام اور مغربی سفارت کاروں کے حوالے سے کہا گیا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں پر نئی پابندیاں عائد کرنے کے برطانیہ کی قیادت والے اقدام کی مخالفت نہیں کی۔ راویڈ نے مزید کہا کہ وائٹ ہاؤس کا برطانیہ کے اقدام پر اعتراض نہ کرنا اس بات کا اشارہ ہے کہ وہ مغربی کنارے میں نیتن یاہو حکومت کی پالیسی سے مایوس ہے۔ اس سے قبل اسرائیل کے وزیر خزانہ بیزالیل سموترچ نے برطانیہ کے سفیر سائمن والٹرز کو فوری طور پر ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا، کیونکہ برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسرائیل پر پابندیاں عائد کرے گا۔ عرب نیوز کے مطابق سموترچ نے برطانیہ کے متوقع فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے ’ایکس‘ پر ایک پوسٹ میں کہا کہ اسرائیل برطانیہ کی ’یہودی مخالف‘ حکومت کیلئے ’پاؤں کی دھول‘ نہیں بنے گا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ’برطانوی سفیر کو آج رات ہی ملک بدر کریں! ہم ایک یہودی مخالف حکومت کے پاؤں تلے روندے جانے والی دھول نہیں ہیں، ایک ایسے ملک میں جو انتہا پسند اسلام کے قبضے میں ہے اور جو معاشی و سماجی زوال سے بچنے کیلئے یہودیوں اور اسرائیل پر حملہ کر رہا ہے۔‘ انہوں نے مزید کہا کہ ’اسرائیل کی سرزمین پر برطانوی مینڈیٹ ختم ہو چکا ہے۔‘ منگل کو برطانوی حکومت نے مغربی کنارے کی اسرائیلی بستیوں پر پابندیاں عائد کیں جس سے اسرائیل کیساتھ تعلقات شدید متاثر ہوئے ہیں۔ یہ اقدام فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے ایک سال بعد سامنے آیا۔ برطانیہ نے اسرائیل کو اسلحہ برآمد کرنے پر سخت پابندیاں لگائیں، بستیوں سے آنے والی اشیا پر مکمل پابندی عائد کی اور تعمیرات، مالیات، انفراسٹرکچر، ریئل اسٹیٹ اور اشتہارات جیسی خدمات پر بھی روک لگا دی۔ وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے کہا کہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کو جبراً بے دخل کیا جا رہا ہے اور اسرائیلی حکومت اکثر اس پر آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ کینیڈا اور فرانس سمیت کئی یورپی ممالک نے بھی بستیوں کے خلاف اسی نوعیت کی پابندیاں لگانے کا اعلان کیا۔ اسرائیل نے برطانیہ کو ’یہودی مخالف‘ قرار دیا۔ وزیر خزانہ بیزلیل سموترچ نے کہا کہ اسرائیل کسی ’اسلامی شدت پسندی سے متاثرہ ملک‘ کے دباؤ میں نہیں آئے گا۔ وزیر خارجہ گدعون سار نے اعلان کیا کہ اسرائیل برطانوی قونصلیٹ یروشلم میں بند کرے گا، فلسطینی اتھارٹی کی تربیت میں برطانیہ کا کردار ختم کرے گا اور 12 برطانوی سیاستدانوں کو اسرائیل میں داخلے سے روک دے گا۔ برطانیہ کا کہنا ہے کہ یہ اقدام فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے فیصلے کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اور دو ریاستی حل کی حمایت کو عملی شکل دیتا ہے۔ فلسطینی سفیر حسام زملوط نے اس فیصلے کو ’بہت دیر سے لیا گیا مگر تاریخی‘ قرار دیا اور کہا کہ یہ برطانیہ کے فلسطین کے ساتھ تعلقات میں ایک ’ٹرننگ پوائنٹ‘ ہے۔ یوگوو پول کے مطابق 50 فیصد برطانوی عوام بستیوں پر پابندی کے حق میں ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اقدام برطانیہ کی پالیسی میں ایک ’ری سیٹ‘ ہے، جو بین الاقوامی قانون اور فلسطینی ریاست کے حق میں عملی قدم ہے۔ برطانیہ کے سابق قونصل جنرل سر ونسنٹ فیان نے کہا کہ ’یہ ضروری اقدام ہے کیونکہ کوئی امن عمل آگے نہیں بڑھ رہا اور غزہ میں نسل کشی، مغربی کنارے میں جبری بے دخلی اور بستیوں کی غیر قانونی توسیع جاری ہے۔‘ ماہرین کے مطابق یہ فیصلہ نہ صرف برطانیہ اور اسرائیل کے تعلقات میں کشیدگی بڑھا رہا ہے بلکہ عالمی سطح پر بستیوں کے خلاف ایک متحدہ موقف کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ برطانیہ کا مقصد یہ ہے کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے بعد بستیوں کے خلاف عملی اقدامات کر کے دو ریاستی حل کو تقویت دی جائے۔ یہ اقدام برطانیہ کی پالیسی میں ایک بڑے موڑ کی نشاندہی کرتا ہے، جسے ماہرین ’ری سیٹ‘ قرار دے رہے ہیں۔ اس کا مقصد اسرائیلی بستیوں کے خلاف عملی دباؤ ڈالنا اور فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے زمینی حقائق کو مضبوط کرنا ہے۔

اسرائیلی انتہا پسند وزیر خزانہ بیزلیل سموترچ نے کہا کہ اسرائیل کسی ’اسلامی شدت پسندی سے متاثرہ ملک‘ کے دباؤ میں نہیں آئے گا۔

ایران کا اردن میں امریکی فوجی اڈوں پر میزائل حملہ

تہران، (ایجنسی) ایران نے اردن میں واقع امریکی فوجی اڈوں پر میزائل حملے کیے ہیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اردن کے علاقے الازرق میں واقع موفق السلطی ایئر بیس اور شہزادہ حسن ایئر بیس ایرانی

میزائل حملوں کا نشانہ بنے۔ عرب میڈیا نے اردن کے مختلف علاقوں میں دھماکوں کی آوازیں سنے جانے کی خبر دی ہے۔ رپورٹس کے مطابق امریکی فضائی دفاعی نظام ایرانی بیلسٹک میزائلوں کو روکنے میں ناکام رہے، جس کے بعد اردنی فضائیہ کے جنگی طیاروں کو فضا میں بھیجا گیا۔ الجزیرہ کے نامہ نگار کے مطابق اردن کے شمالی شہر اربد، راجدھانی عمان اور ملک کے دیگر مشرقی و شمالی علاقوں میں میزائلوں کی روک تھام کی کارروائیاں دیکھی گئیں۔ شامی ٹیلی وژن نے بھی رپورٹ کیا ہے کہ ایرانی میزائل سویدا کی فضائی حدود سے گزر کر اردن کی جانب گئے۔ بعض میڈیا رپورٹس میں بحرین میں بھی دھماکوں کی آوازیں سنے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

خلیج فارس میں کشیدگی کے باعث خام تیل کی قیمت 100 ڈالر سے تجاوز کر گئی

لندن، (ایجنسی) امریکی جارحیت اور ایران کی جوابی کارروائی کے بعد عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں دو فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا، برینٹ

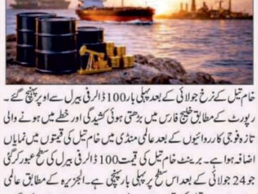

خام تیل کے نرخ جولائی کے بعد پہلی بار 100 ڈالر فی بیرل سے اوپر پہنچ گئے۔ رپورٹ کے مطابق خلیج فارس میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور خطے میں ہونے والی تازہ فوجی کارروائیوں کے بعد عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ برینٹ خام تیل کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل کی سطح عبور کر گئی جو 24 جولائی کے بعد اس سطح پر پہلی بار پہنچی ہے۔ الجزیرہ کے مطابق عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمت میں دو فیصد سے زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ برینٹ خام تیل کے مستقبل کے معاہدوں کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی جبکہ امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ خام تیل بھی 94 ڈالر فی بیرل سے اوپر پہنچ گیا۔ رپورٹ کیمطابق آج صبح ابتدائی کاروبار میں برینٹ خام تیل کی قیمت تقریباً ایک ڈالر اضافے کے بعد 99.94 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی تھی، تاہم بعدازاں قیمت 100 ڈالر کی نفسیاتی حد بھی پار کر گئی۔

آبنائے ہرمز میں امریکی زیر آب جاسوسی نظام سپاہ پاسداران کے قبضے میں

تقریباً 10 دن تک زیر آب رہنے کے علاوہ انتہائی گہرائی میں آپریشن کیلئے تیار کیا گیا سسٹم تقریباً 6 ہزار میٹر تک گہرائی میں جانے کی صلاحیت

تہران، (ایجنسیاں): سپاہ پاسداران کی بحریہ نے آبنائے ہرمز کے داخلی راستے پر ایک امریکی خودکار اور بغیر انسان کے زیر آب نظام کو قابو کر کے قبضے میں لیا ہے۔ ایرانی حکام کے مطابق یہ کارروائی پیچیدہ اطلاعاتی اور عملی نگرانی کے نتیجے میں انجام دی گئی۔ سپاہ پاسداران نے اعلان کیا ہے کہ مذکورہ زیر آب نظام کی تصاویر بھی جاری کرنے کے بعد اس کی درست ساخت، ترتیب اور اس میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی کے بارے میں مزید معلومات سامنے آسکیں گی۔ یہ واقعہ محض ایک غیر ملکی نظام کے قبضے میں آنے تک محدود نہیں بلکہ جدید بحری جنگ میں بغیر انسان کے چلنے والے زیر آب نظاموں کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے تناظر میں بھی قابل توجہ ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق سپاہ کے ہاتھ آنے والا نظام ’Dive-LD‘ ہے۔ یہ روایتی آبدوز نہیں بلکہ ایک بڑا خودکار زیر آب نظام ہے جسے کسی انسان کو اندر سوار کیے بغیر طویل عرصے تک سمندر کی گہرائی میں مختلف مشنز انجام دینے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس نظام کو ابتدا میں امریکی کمپنی نے تیار کیا تھا۔ بعدازاں اس کمپنی کے حصول کے بعد سسٹم کی مزید ترقی کا کام اندرل انڈسٹریز کے پاس آ گیا۔ دستیاب معلومات کے مطابق Dive-LD کا پہلا نمونہ اپریل 2025 میں امریکی بحریہ کی یونٹ یو یو وی آر او این-1 کے حوالے کیا گیا تا کہ اسے عملی ماحول میں آزمایا جا سکے۔ اس کی لمبائی تقریباً 5.8 میٹر اور وزن قریب تین ٹن بتایا جاتا ہے۔ یہ حجم اسے عام چھوٹی زیر آب ڈرون یا تفریحی آبی گاڑی سے کہیں زیادہ بڑا اور پیچیدہ نظام بناتا ہے۔ اس کی بنیادی خصوصیت اسکا خودکار نظام ہے۔ اس میں انسان کے سوار ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ طویل عرصے تک زیر آب رہ کر مقررہ مشن انجام دے سکتا ہے۔ اس نظام کے بارے میں جاری کردہ معلومات میں تقریباً 10 دن تک زیر آب رہنے کی صلاحیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسے انتہائی گہرائی میں آپریشن کیلئے بھی تیار کیا گیا ہے اور بعض معلومات کے مطابق یہ تقریباً 6 ہزار میٹر تک گہرائی میں جانے کی صلاحیت رکھتا ہے تاہم یہ اعداد و شمار تیار کنندہ کی جانب سے بیان کردہ صلاحیتوں پر مبنی ہیں اور حقیقی جنگی حالات میں اسکی کارکردگی مختلف ہوسکتی ہے۔ Dive-LD کو مختلف نوعیت کے زیر آب مشنز کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان میں زیر آب نگرانی، معلومات جمع کرنا، سمندر کی تہہ کا نقشہ تیار کرنا اور بارودی سرنگوں کی تلاش شامل ہیں۔ یہ نظام سمندر میں موجود پائپ لائنوں، کیبلز اور دیگر بنیادی ڈھانچے کا جائزہ لینے کے علاوہ آبدوز شکن کارروائیوں میں معاونت کیلئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

ایران اور روس نے امریکی معاشی محاصرے کا مقابلہ کرنے کیلئے اہم معاہدے کر لیے

تہران، (ایجنسی): ایران اور روس نے باہمی اقتصادی تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے مالی معاملات، افرادی قوت اور روزگار کے شعبوں میں اہم معاہدوں اور نئی مفاہمتوں کو حتمی شکل دے دی ہے۔ ایران کے وزیر اقتصادی امور سید علی مدنی زادہ نے ماسکو کے دورے کے موقع پر بتایا کہ روسی حکام کے ساتھ ملاقاتوں اور مذاکرات کے دوران مالی تعاون، افرادی قوت اور روزگار سے متعلق اہم معاہدے طے پائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ طے پانے والے معاملات پر سنجیدگی سے عملدرآمد کیا جائے تاکہ ایران اور روس کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مزید گہرا اور وسیع کیا جا سکے۔ ایرانی وزیر کے مطابق یہ اقدامات ایران کے شراکت دار ممالک کے ساتھ اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کی حکمت عملی کا حصہ ہیں، خصوصاً ایسے حالات میں جب ایران کو معاشی محاصرے اور اقتصادی جنگ کا سامنا ہے۔ مدنی زادہ نے کہا کہ اقتصادی تعاون کو فروغ دینا اور تجارت کے لیے متبادل راستے قائم کرنا ایران پر عائد دباؤ کو بے اثر کرنے میں مؤثر ثابت ہوسکتا ہے۔ ان کے بقول بعض طاقتیں ایران کی معیشت کو محدود کرنے اور ملک میں اشیا کی ترسیل میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران کو ضروری اشیا کی فراہمی کے حوالے سے کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے اور صنعتی شعبے کے لیے درکار دیگر خام مال کی فراہمی کے لیے بھی متبادل راستے قائم اور فعال کیے جا چکے ہیں۔ ایرانی وزیر اقتصادی امور نے زور دیا کہ شراکت دار ممالک کے ساتھ اقتصادی تعاون میں مزید اضافہ پابندیوں کے اثرات کم کرنے، تجارتی راستوں کو متنوع بنانے اور ایرانی معیشت کی مزاحمت کی صلاحیت مضبوط کرنے کی کوششوں کا اہم حصہ ہے۔

ملائیشیا میں ہیلی کاپٹر کا حادثہ، 5 افراد ہلاک

کوالالمپور، (یو این آئی) ملائیشین حکام نے اعلان کیا ہے کہ جزیرہ بورنیو کے شمال مغربی ساحل پر واقع ریاست سراواک کے ایک دور دراز اندرونی ہوائی اڈے کے قریب ہیلی کاپٹر گرنے کے نتیجے میں پانچ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ جاری کردہ بیان کے مطابق ملک کی 'فلائنگ ڈاکٹر سروس' کے زیر انتظام چلنے والا BO-105 ماڈل کا ہیلی کاپٹر منگل کی دوپہر کو میری شہر سے تقریباً 315 کلومیٹر جنوب مشرق میں گر کر تباہ ہوا۔ میری ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے سربراہ گالونگ لوانگ نے اپنے بیان میں بتایا کہ فائر اینڈ ریسکیو ڈیپارٹمنٹ اور وزارتِ صحت کی رپورٹس کے مطابق اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے کہ ہیلی کاپٹر میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ مقامی میڈیا کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں پائلٹ، ایک ڈاکٹر، ایک میڈیکل اسسٹنٹ اور دو نرسیں شامل ہیں۔ سوشل میڈیا پر وائرل حادثے کی ویڈیوز سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیلی کاپٹر گرنے سے کچھ دیر پہلے اس سے شدید دھواں نکل رہا تھا۔

اقوام متحدہ کا اسرائیل سے لبنان میں فوری جنگ بندی اور فوجیں نکالنے کا مطالبہ

خطے میں مزید کشیدگی اور فوجی کارروائیوں کے بجائے شہریوں کے تحفظ اور امن کے لیے فوری اقدامات ضروری ہیں: انتونیو گوتریس

نیویارک، (ایجنسیاں): اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں اضافے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فوری جنگ بندی اور اسرائیلی فوج کے لبنانی سرزمین سے انخلا کا مطالبہ کیا ہے۔ گوتریس نے سوشل میڈیا پر اپنے بیان میں جنوبی لبنان میں شہری ہلاکتوں، اسرائیلی فوج کی جانب سے انخلا کے احکامات کے باعث لوگوں کی مشکلات اور بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے تمام فریقوں سے فوری طور پر دشمنی ختم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ لبنان کی سرزمین پر طاقت کے استعمال کا اختیار صرف ریاست کے پاس ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے سربراہ نے تمام فریقوں پر زور دیا کہ لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کیا جائے۔ ان کے مطابق خطے میں مزید کشیدگی اور فوجی کارروائیوں

کے بجائے شہریوں کے تحفظ اور امن کے لیے فوری اقدامات ضروری ہیں۔ گوتریس کا بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے باعث شہری آبادی کو نقل مکانی اور بڑے پیمانے پر تباہی کا سامنا ہے۔ تازہ اپیل سے اسرائیل اور لبنان کے درمیان جاری کشیدگی کم کرنے کے لیے بین الاقوامی دباؤ مزید بڑھ گیا ہے۔

نیتن یاہو نے مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کیا: نفتالی بینیٹ

تل ابیب، (یو این آئی) اسرائیل کے سابق وزیر اعظم نفتالی بینیٹ نے موجودہ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو پر 7 اکتوبر 2023 کے حملے سے پہلے ملنے والے انتباہات کے معاملے میں 'مجرمانہ غفلت' کا الزام عائد کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ واضح انتباہات کے باوجود نیتن یاہو نے سیکیورٹی چیفس کو آگاہ نہیں کیا اور ملک کو اس صورتحال کیلئے تیار نہیں کیا۔ آنے والے انتخابات میں نیتن یاہو کے حریف بینیٹ نے اسرائیلی اخبار 'ہآرتس' کی اس رپورٹ کی تصدیق کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ حملے سے چند روز قبل متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے صدر محمد بن زاید نے نیتن یاہو کو حماس کے منصوبوں کے بارے میں ذاتی طور پر خبردار کیا تھا۔

بینیٹ نے 'ایکس' پر عبرانی زبان میں لکھا کہ آج صبح سامنے آنے والی یہ رپورٹ درست ہے کہ نیتن یاہو کو 7 اکتوبر کے قتل عام سے 10 دن پہلے حماس کے غزہ کے رہنما یحییٰ سنوار کے ارادوں کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا۔ نیتن یاہو ذاتی اور براہ راست طور پر اس ناکامی کے ذمہ دار ہیں جس کے نتیجے میں ان کے دورِ اقتدار میں ہزاروں اسرائیلی ہلاک ہوئے۔ تاہم بینیٹ نے یہ نہیں بتایا کہ انہیں اس انتباہ کے سچ ہونے کا علم کیسے ہوا۔

'ہآرتس' کی تحقیقات کے مطابق یو اے ای کے رہنما نے نیتن یاہو کو واضح طور پر بتایا تھا کہ سنوار اسرائیل کیخلاف بڑے آپریشن کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ دوسری جانب 'یروشلم پوسٹ' کے مطابق نیتن یاہو کے دفتر نے اس رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس مدت کے دوران نیتن یاہو اور یو اے ای کے صدر کے درمیان کوئی ملاقات یا بات چیت نہیں ہوئی اور نہ ہی ایسا کوئی انتباہ ملا۔

ایران کی ہوابازی صنعت کے خلاف امریکہ کی بڑی کارروائی، 36 اداروں اور افراد پر پابندیاں عائد

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکہ نے ایران کی ہوابازی کی صنعت کے خلاف اب تک کی اپنی سب سے وسیع کارروائیوں میں سے ایک کرتے ہوئے 36 اداروں اور افراد پر پابندیاں عائد کردی ہیں۔ ان پر تہران کے فضائی نیٹ ورکس، ہتھیاروں کی منتقلی اور غیرقانونی خریداری کے منصوبوں میں معاونت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ امریکی محکمہ خزانہ کے دفتر برائے غیر ملکی اثاثہ جات کنٹرول (او ایف اے سی) نے کہا ہے کہ اس کارروائی کا ہدف ایران کی تمام باقی فعال ایئرلائنز کے ساتھ ساتھ غیر ملکی ثالث، فرنٹ کمپنیاں اور دیگر ادارے ہیں، جو مبینہ طور پر ایران کو طیارے، طیاروں کے پرزے اور ہوابازی سے متعلق ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں مدد فراہم کررہے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان ٹومی نے کہا کہ امریکہ ایران کے فضائی شعبے کی مدد کرنے والے مختلف دائرہ اختیار میں موجود 36 اداروں اور افراد پر پابندیاں عائد کرکے 'آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ' پر عمل درآمد جاری رکھے ہوئے ہے۔

آبنائے ہرمز میں فوج بھیجنے کی شدید مخالفت، جنوبی کوریا میں امریکہ کے خلاف بڑا احتجاج

سیئول، (ایجنسیاں): جنوبی کوریا میں درجنوں شہریوں نے آبنائے ہرمز میں ممکنہ فوجی

تعیناتی کی مخالفت کرتے ہوئے حکومت سے امریکہ اور ایران کی جنگ میں شامل نہ ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔ مظاہرین نے سیئول میں امریکی سفارتخانے کے قریب احتجاج کیا اور پلے کارڈز اٹھا کر جنوبی کوریا کو 'جنگ میں شامل نہ ہونے' کا پیغام دیا۔ مظاہرین نے نعرے لگائے 'ملک کے نوجوانوں کو جنگ میں نہیں بھیجا جانا چاہیے'۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے جنوبی کوریا پر ہرمز میں بحری سکیورٹی کیلئے کردار ادا کرنے کا دباؤ بڑھ رہا ہے تاہم سیئول نے ابھی تک فوج بھیجنے کا حتمی فیصلہ نہیں کیا۔ جنوبی کوریا نے صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے ایک تحقیقاتی ٹیم متحدہ عرب امارات بھی بھیجی ہے۔ جنوبی کوریا کی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ آبنائے ہرمز میں بحری آمد ورفت اور عالمی سپلائی چین کے تحفظ میں ممکنہ کردار کے مختلف طریقوں کا جائزہ لے رہی ہے۔

الجوف میں سعودی حمایت یافتہ عناصر کے ٹھکانوں پر یمنی فوج کا حملہ

صنعا، (ایجنسیاں): حوثی گروپ کے زیرقیادت یمنی مسلح افواج نے صوبہ الجوف کے علاقے الیتمہ میں سعودی حمایت یافتہ عناصر کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے اور علاقے میں ان کی پیش قدمی ناکام بناتے ہوئے دشمن کے متعدد فوجی سازوسامان کو تباہ کیا ہے۔ مہر خبررساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق یمنی مسلح افواج نے صوبہ الجوف کے علاقے خب والشعف میں واقع الیتمہ کے مقام پر سعودی حمایت یافتہ عناصر کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، یمنی ذریعے نے یمن کے ایک ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ یمنی فورسز نے الیتمہ کے بازار میں داخل ہونے والے سعودی حمایت یافتہ عناصر کو گھیرنے اور ان کا راستہ روکنے کے لیے بڑے پیمانے پر کارروائی کی۔ اس کارروائی کے دوران سعودی حمایت یافتہ عناصر کے درجنوں فوجی سازوسامان اور گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ ذریعے نے مزید کہا کہ الیتمہ کا بازار اور وہ تمام علاقے جہاں سعودی حمایت یافتہ عناصر داخل ہوئے تھے، دوبارہ یمنی فورسز کے کنٹرول میں آ گئے ہیں۔ ذریعے کے مطابق الجوف کے اطراف میں موجود مخالف عناصر کا تعاقب بھی کیا گیا، جبکہ یمنی مسلح افواج صوبے میں جاری تمام محاذوں پر دشمن کی نقل وحرکت پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس سے قبل یمن کی انصاراللہ کی سیاسی کونسل کے رکن محمد الفرح نے بھی کہا تھا کہ یمنی مسلح افواج نے مشرقی الجوف میں واقع اللبنات کی پہاڑیوں کی جانب سعودی حمایت یافتہ فورسز کی پیش قدمی ناکام بنادی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ الجوف میں سعودی حمایت یافتہ فورسز کو مدد فراہم کرنے والی قوتوں کو متعدد بیلسٹک میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا۔

یمن نے سعودی عرب کے خلاف اپنے خاص ہتھیار اب تک استعمال نہیں کیے، عرب میڈیا

صوبہ الجوف میں 3 روز میں سعودی اتحادی افواج نے 135 فضائی حملے کیے تاہم یمنی مسلح افواج کی جنگی حکمت عملی پر کوئی نمایاں اثر نہیں پڑا

صنعا، (ایجنسیاں) سعودی عرب نے یمن کے صوبہ الجوف میں تین روز کے دوران 135 فضائی حملے کیے، تاہم یمنی مسلح افواج کی جنگی حکمت عملی پر کوئی نمایاں اثر نہیں پڑا۔ مہر خبررساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق سعودی عرب نے یمن کے مختلف علاقوں، بالخصوص صوبہ الجوف میں گزشتہ تین روز کے دوران 135 فضائی حملے کیے ہیں، تاہم ان حملوں کے باوجود سعودی عرب اپنے مطلوبہ اہداف حاصل کرنے اور جنگ کا رخ تبدیل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق المیادین کے نمائندے نے بتایا کہ سعودی جنگی طیاروں نے الجوف میں سعودی عرب سے وابستہ مسلح عناصر کی مدد کے لیے بڑے پیمانے پر فضائی حملے کیے، لیکن ان حملوں سے زمینی صورت حال میں کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں آئی۔ رپورٹ کے مطابق المیادین کے نمائندے نے کہا کہ یمنی مسلح افواج کے پاس اپنے اہداف کی فہرست موجود ہے اور اگر سعودی عرب نے اپنے حملے جاری رکھے تو صنعاء کی جانب سے جوابی کارروائی کا دائرہ مزید وسیع ہوسکتا ہے۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ یمنی مسلح افواج نے سعودی عرب کے خلاف جاری جنگ میں ابھی تک اپنے ہائپر سونک میزائلوں یا دیگر خصوصی ڈرونز کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے قبل یمن کے ایک میدانی ذریعے نے یمن ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا تھا کہ یمنی مسلح افواج نے صوبہ الجوف کے علاقے خب والشعف میں واقع الیتمہ کے علاقے میں سعودی عرب سے وابستہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ میدانی ذریعے کے مطابق یمنی فورسز نے الیتمہ کے بازار میں داخل ہونے والے سعودی حمایت یافتہ عناصر کو گھیرنے کیلئے وسیع

کارروائی کی جسکے دوران ان کے درجنوں فوجی سازوسامان تباہ کردیے گئے۔ ذریعے نے دعوی کیا کہ الیتمہ کا بازار اور وہ تمام علاقے جہاں سعودی حمایت یافتہ عناصر داخل ہوئے تھے دوبارہ یمنی فورسز کے کنٹرول میں آگئے ہیں، جبکہ الجوف کے اطراف میں موجود مخالف عناصر کا تعاقب کیا جارہا ہے۔ یمنی مسلح افواج الجوف کے تمام محاذوں پر مخالف قوتوں کی نقل وحرکت پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں۔

سعودی عرب دوسرے ممالک کو یمن جنگ میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہا: امریکی چینل

امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے مطابق سعودی عرب نے یمن پر حملے کے لیے جنگی منصوبے تیار کرلیے ہیں اور امریکہ و یورپی اتحادیوں سے رابطوں کے ساتھ دیگر ممالک کو بھی اس جنگ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سی این این نے ایک سعودی امور سے واقف ذریعے کے حوالے سے دعوی کیا ہے کہ سعودی عرب نے یمن پر حملے کے لیے اپنے جنگی منصوبے تیار کرلیے ہیں اور اپنے اتحادیوں کو بھی ان منصوبوں سے آگاہ کردیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سعودی سفارت کاروں نے اگست میں امریکی سینیٹروں کو بتایا تھا کہ انصاراللہ کے ساتھ سیاسی رابطے کے راستے ختم ہوچکے ہیں اور انہوں نے واشنگٹن سے ممکنہ حملوں کی حمایت کا مطالبہ کیا۔ ذرائع کے مطابق سعودی حکام نے امریکی سینٹرل کمانڈ کے ساتھ آئندہ اقدامات پر اتفاق کیا ہے جبکہ یمن کے خلاف کارروائی سے متعلق اپنے یورپی اتحادیوں کو بھی آگاہ کردیا ہے۔ سی این این نے مزید دعوی کیا کہ ریاض ان ممالک کو بھی یمن کی جنگ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو ایران کے خلاف امریکا کے ساتھ جنگ میں شامل ہونے کے حوالے سے ہچکچاہٹ کا شکار رہے ہیں۔

حماس کے مذاکراتی وفد پر دوحہ حملے کی اندرونی کہانی، نعیم کا تہلکہ خیز انکشاف

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے رکن باسم نعیم نے دوحہ (قطر) میں تحریک کے مذاکراتی وفد پر ہونے والے حملے کی پہلی برسی کے موقع پر (جو 9 ستمبر 2025ء کو پیش آیا تھا) کئی اہم اور نئے انکشافات کیے ہیں۔

باسم نعیم نے ایک پریس بیان میں بتایا کہ جماعت کو گزشتہ سال ٹھیک اسی دن امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے قطری ثالثی کے ذریعے جنگ بندی کے لیے مذاکرات کی ایک پیشکش ملی تھی، جس کے تحت حماس کو اس تجویز پر جواب دینے کے لیے 48 گھنٹے کا وقت دیا گیا تھا۔

انہوں نے واضح کیا کہ مذاکراتی وفد نے بات چیت کی شقوں پر غور کرنے کے لیے مشیروں کے ایک گروپ کے ساتھ میٹنگ کی تھی اور اس ملاقات کا ماحول تجویز کو قبول کرنے کی طرف مثبت تھا، البتہ اس دوران کچھ سوالات اور استفسارات بھی موجود تھے، بالخصوص ضمانتوں اور معاہدے پر عمل درآمد کے طریق کار کے حوالے سے کچھ تحفظات بھی تھے۔

جنگ بندی پر غور کے دوران وفد پر حملہ

باسم نعیم نے مزید کہا کہ ایک ایسے وقت میں جب تحریک تمام فریقوں کے ساتھ مل کر جنگ کو روکنے اور امن قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی، دوحہ میں اس کے مذاکراتی وفد کو اچانک نشانہ بنالیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ "ایک دوسرا گروہ ایسا ہے جو ایک تاریک اور خبیث نظریے کا حامل ہے اور خون اور تباہی کے سمندر کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا"، اس امر کا اظہار کرتے ہوئے کہ اسی گروہ نے جنگ روکنے کے موقع کو خراب کرنے اور لاکھوں انسانوں کے سامنے موجود "امید کی کرن" کو بجھانے کا فیصلہ کیا۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ حملہ قطری دارالحکومت کے قلب میں اس وقت کیا گیا جب وفد جنگ ختم کرنے کے لیے ایک معاہدے تک پہنچنے کی غرض سے تجویز پر غور کر رہا تھا، جسے انہوں نے قابض دشمن کی طرف سے جنگ ختم نہ کرنے کی شدید خواہش کا ثبوت قرار دیا۔

وفد کو قتل کرنے کی کوشش ناکام

باسم نعیم کا کہنا تھا کہ حماس کو اندازہ تھا کہ قابض اسرائیلی حکومت کے سربراہ بنجمن نیتن یاہو، اس جنگ کو "اپنی بقا کی ذاتی جنگ" سمجھتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ تحریک کی قیادت بالخصوص خلیل الحیہ کی سربراہی میں کام کرنے والے مذاکراتی وفد کو نشانہ بنانے تک جا سکتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض دشمن نے عملی طور پر یہ حملہ کر بھی ڈالا لیکن وہ "بری طرح ناکام رہا"، اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ مذاکراتی وفد کے تمام ارکان محفوظ رہے اور ان میں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

انہوں نے واضح کیا کہ دوسری طرف اس بمباری کے نتیجے میں متعدد انتظامی عملے کے افراد اور محافظ شہید ہو گئے، جن میں ان کے ذاتی محافظ عبداللہ عبدالواحد بھی شامل تھے، جن کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ وہ 15 سال سے زیادہ عرصے تک ان کے ساتھ رہے۔ باسم نعیم نے اس بات پر زور دیا کہ یہ کارروائی جنگ کے راستے میں ایک فیصلہ کن موڑ ثابت ہوئی کیونکہ اس نے ان کے بقول یہ واضح کر دیا کہ ایک ایسا فریق بھی موجود ہے جس کا مقصد صرف قتل وغارت گری، تباہی، بھوک اور جبری انخلا" ہے، جو نہ تو استحکام یا امن سے دلچسپی رکھتا ہے اور نہ ہی بین الاقوامی اقدار اور قوانین کا پابند ہے۔

حملے کی پہلی برسی

بدھ کے روز دوحہ میں حماس کے مذاکراتی وفد پر قاتلانہ حملے کی پہلی برسی ہے، جب قابض اسرائیلی فوج نے 9 ستمبر 2025ء کو اس وقت کے تحریک کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ کی زیر قیادت وفد کے ایک اجلاس کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ غزہ پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے سے متعلق امریکی تجویز پر غور وخوض کر رہا تھا۔

حماس نے اس وقت اعلان کیا تھا کہ خلیل الحیہ کے دفتر کے ڈائریکٹر جہاد لبد، تحریک کے سربراہ کے صاحبزادے ہمام الحیہ، محافظین عبداللہ عبدالواحد، مومن حسونہ اور احمد عبدالمالک شہید ہو گئے ہیں۔ جماعت نے قطری داخلی سیکیورٹی کے اہلکار وارنٹ آفیسر بدر الحمیدی کی شہادت پر بھی تعزیت کا اظہار کیا تھا جو اس بمباری کے نتیجے میں شہید ہوئے تھے۔

دوحہ حملے سے شرم الشیخ معاہدے تک

حملے کے بعد کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے باسم نعیم نے کہا کہ امریکہ نے اس جرم میں مبینہ "ملی بھگت" کے باوجود اس ناکام کارروائی اور پیدا ہونے والے بین الاقوامی غصے کے بعد اس بحران سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنا شروع کیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ صدر ٹرمپ کی طرف سے تجویز کردہ منصوبے کے ساتھ حماس نے مثبت انداز میں رویہ اپنایا، جو بعد میں جنگ بندی اور شرم الشیخ معاہدے پر دستخط کی صورت میں ختم ہوا۔

انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ تحریک شرم الشیخ میں طے پانے والی چیزوں کی پابند رہی اور اسرائیلی جارحیت اور خلاف ورزیوں کے باوجود فلسطینی عوام کو اسرائیلی حکومت کے منصوبوں سے بچانے کے لیے ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا۔

"امن کونسل" پر تنقید

باسم نعیم کی رائے میں بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ قابض دشمن نے اپنے مؤقف یا منصوبوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے، یہ کہ وہ کم درندگی کے ساتھ ہی سہی، نسل کشی اور جبری انخلا کے منصوبے کو آگے بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے نام نہاد "امن کونسل" پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ اب تک نتن یاہو اور اس کی حکومت پر اتنی دباؤ ڈالنے میں ناکام رہی ہے جو طے شدہ امور پر عمل درآمد کروا سکے، اس نے "موت، تباہی اور بھوک" کے سلسلے کو جاری رکھنے کی اجازت دی۔

قابض صہیونی فوج کی ٹارگٹ کلنگ کارروائی، القسام کے کمانڈر فرح حامد غزہ میں شہید

غزہ: رام اللہ کے علاقے سلواد سے تعلق رکھنے والے اور غزہ کی پٹی میں شہر بدر اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے رہنما اور اسیرِ محرر فرح احمد حامد النا طور (عرف ابو عبیدہ) جمعہ کے روز غزہ میں ایک اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں جام شہادت نوش کر گئے۔

مرکزِ اطلاعاتِ فلسطین کے مطابق 43 سالہ شہید فرح حامد کو جنوب مغربی غزہ کے علاقے شیخ عجلین میں الرشید کوسٹل ہائی وے کے قریب اس وقت نشانہ بنایا گیا جب وہ ایک ہولناک فضائی حملے کی زد میں آئے۔

پیدائش اور ابتدائی زندگی

شہید فرح حامد 4 نومبر 1976ء کو کویت میں ایک فلسطینی گھرانے میں پیدا

ہوئے جو اصل میں رام ہلا اور البیرہ کے علاقے سلواد کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تعلیم، جدوجہد، قید اور جلاوطنی میں گزارا۔ فرح نے کویت، اردن اور فلسطین کے مختلف تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کی اور بعدازاں غزہ کی اوپن یونیورسٹی سے سوشل سائنسز میں بیچلر، القدس ٹیکنیکل کالج سے ملٹری سائنسز میں ڈپلومہ اور غزہ کی اسلامی یونیورسٹی سے تاریخ میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ القسام بریگیڈز میں شمولیت اور عسکری خدمات: فرح حامد 2001ء میں حماس میں شامل ہوئے اور دوسری انتفاضہ کے دوران عز الدین القسام بریگیڈز میں شمولیت اختیار کی۔ وہ سلواد میں القسام کے مشہور سیل کا حصہ بنے جس نے قابض اسرائیلی فوج اور آبادکاروں کے خلاف کئی دلیرانہ کارروائیاں کیں۔ انہوں نے متعدد مزاحمتی آپریشنز میں حصہ لیا جن میں ترمسعیا کا پہلا آپریشن (اگست 2002ء)، ریمونیم کارمیلو کا آپریشن (نومبر 2002ء) اور عین یبرود کا مشہور آپریشن (اکتوبر 2003ء) شامل ہے، جس میں کئی اسرائیلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے تھے۔

قابض دشمن کی طرف سے غزہ میں رہائشی عمارتوں پر شدید بمباری، دوبارہ نقل مکانی اور مصائب

غزہ پٹی کے باسیوں کو یہ سمجھنے کے لیے زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا کہ رہائشی مراکز پر اسرائیلی بمباری کا سلسلہ ایک بار پھر واپس آ گیا ہے کیونکہ گذشتہ دو دنوں کے دوران آباد علاقوں پر فضائی حملوں کی رفتار میں تیز رفتار اضافہ دیکھا گیا ہے جس نے رہائشی مکانات اور کچی آبادیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور یہ ایک ایسا خطرناک تصادم ہے جو جنگ کے انتہائی ظالمانہ ہتھکنڈوں میں سے ایک کو دوبارہ منظرِ عام پر لا رہا ہے یعنی شہری علاقوں کو نشانہ بنانا اور انہیں آگ کے کھلے میدانوں میں تبدیل کرنا جو خاندانوں کو ایک بار پھر نقل مکانی کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔

یہ کشیدگی ایک ایسے وقت میں سامنے آ رہی ہے جب پٹی کے فلسطینی انتہائی کٹھن انسانی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں کیونکہ رہائشی بنیادی ڈھانچے کا وسیع رقبہ تباہ کیا جا چکا ہے اور لاکھوں مکین ایسے خیموں اور عارضی رہائش گاہوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں جو زندگی کی بنیادی ضروریات سے بھی محروم ہیں۔

گذشتہ دو دنوں کے دوران اس بمباری میں غزہ پٹی کی اکثریت گورنریوں اور اس کے کیمپ آباد رہے جبکہ اس دوران گھروں، رہائشی عمارتوں اور آباد محلوں کے گردونواح کو نشانہ بنایا گیا۔ ان فضائی حملوں کا اثر صرف ان عمارتوں تک محدود نہیں رہتا جنہیں براہ راست میزائل لگتے ہیں بلکہ نقصان کا دائرہ کار اردگرد کے گھروں، بنیادی ڈھانچے اور خدمات تک پھیل جاتا ہے اور پورے کے پورے خاندانوں کو نقل مکانی کے ایک نئے فیصلے کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔

آگ کی زد میں رہائشی محلے

بمباری کے اس انداز کی واپسی یہ بے نقاب کرتی ہے کہ شہری علاقے اب بھی صیہونی عسکری کارروائیوں کے مرکز میں ہیں جبکہ اس دوران پٹی کا رقبہ مکینوں کے لیے تنگ ہوتا جا رہا ہے اور ان خاندانوں کے پاس دستیاب اختیارات سکڑتے جا رہے ہیں جو کسی زیادہ محفوظ جگہ کی تلاش میں ہیں۔

اس کشیدگی کی خطرہ اس وقت مزید بڑھ جاتا ہے جب بمباری ایسے انخلا کے احکامات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے جو رہائشی علاقوں کو نشانہ بناتے ہیں کیونکہ یہ انتباہ ایک نئی نقل مکانی کا پیش خیمہ بن جاتا ہے جبکہ مکینوں کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی کہ وہ جس منزل پر پہنچیں گے وہ بھی خود بمباری کا نشانہ نہیں بن جائے گی۔

ان خاندانوں کے لیے جو کئی بار نقل مکانی کر چکے ہیں انخلا اب محض ایک جغرافیائی منتقلی نہیں رہی بلکہ یہ جگہ سے بار بار اکھاڑ پھینکے جانے اور املاک و سماجی تحفظ کے نیٹ ورکس کے بقایا جات کے مسلسل ضیاع کا نام بن چکا ہے جبکہ اس دوران مناسب پناہ گاہوں کا فقدان ہے اور خوراک، پانی اور ادویات کی فراہمی انتہائی مشکل ہو چکی ہے۔

ملبے کے اوپر بمباری

حالیہ کشیدگی اس عمرانی اور انسانی حقیقت سے اپنا مفہوم اخذ کرتی ہے جس میں پٹی جنگ کے برسوں سے زندگی گزار رہی ہے کیونکہ بہت سے علاقوں میں جو گھر سلامت بچے ہیں وہ لازمی طور پر رہنے کے قابل نہیں ہیں جبکہ وسیع رقبے تباہ شدہ یا نیم تباہ شدہ محلوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

اس تناظر میں کسی نئے گھر یا رہائشی چوکور حصے پر بمباری اس وسیع تر عمل کا حصہ بن جاتی ہے جس کا مقصد اس دائرے کو سکڑنا ہے جس میں فلسطینی زندگی بسر کر سکتے ہیں بالخصوص جب مسماری، تباہی اور جبری انخلا کا یہ سلسلہ مسلسل جاری ہو۔

اس کے مقابلے میں مکینوں کے پاس بمباری کے ختم ہونے کا انتظار کرنے یا حقیقی معنوں میں کسی محفوظ علاقے کی تلاش کا عیش و آرام موجود نہیں ہے کیونکہ بہت سوں کے لیے یہ معاملہ صرف ایک کم خطرناک جگہ کی تلاش تک محدود ہو چکا ہے جو ایک محاصرہ زدہ، گنجان آباد اور تباہ شدہ پٹی میں واقع ہو۔

جبکہ قابض ریاست کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ عسکری اہداف کو نشانہ بناتی ہے زمین پر اس کا براہِ راست نتیجہ مکینوں کے لیے وہی رہتا ہے: مزید قتل وغارت، تباہی، نقل مکانی اور پٹی کے اندر ایک عام زندگی کی تعمیر نو کی صلاحیت کا مسلسل زوال۔ اسی وجہ سے گذشتہ دو دنوں کے دوران رہائشی چوکور حصوں پر بمباری کی رفتار میں یہ اضافہ منظر نامے کی کوئی معمولی تفصیل نہیں بلکہ ایک ایسا پیش خیمہ ہے جو توجہ کا مستحق ہے کیونکہ جنگ کے ہاتھوں تھکا ہارا پٹی نہ صرف نئے فضائی حملوں کے خطرے سے دوچار ہے بلکہ نقل مکانی کو ایک مستقل حقیقت میں بدلنے اور تباہی کو آبادیاتی جغرافیے کی تشکیلِ نو کا ذریعہ بنانے کے خطرناک بحران کا سامنا کر رہا ہے۔

جب بمباری کے نیچے گھر اور محلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں تو فلسطینی خود کو ایک بار پھر اسی مساوات کے سامنے پاتے ہیں: یا تو آگ کے نیچے رہنا ہے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ کوچ کرنا ہے بغیر اس بات کی کسی ضمانت کے کہ اگلی جگہ زیادہ محفوظ ہوگی۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

پورے ملک میں مانسون سرگرم

یہ راحت کی بات ہے کہ مانسون نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس سے پہلے یہ خدشہ ظاہر کیا جارہا تھا کہ ملک کو بڑے پیمانے پر خشک سالی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات نے بھی اس سال اوسط سے کم بارش کی پیش گوئی کی تھی۔ تاہم فی الحال ایسی صورت حال نظر نہیں آتی۔ اس کے باوجود اب تک بارش میں چودہ فیصد کمی ہوئی ہے۔ ملک میں 239.1 ملی میٹر بارش ہونی چاہیے تھی، لیکن صرف 205.0 ملی میٹر بارش ہوئی ہے۔ ریاستوں اور خطوں میں بارش میں کافی تفاوت ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، اتر پردیش میں 199 فیصد زیادہ بارش ہوئی ہے، جب کہ بہار میں معمول سے 55 فیصد کم بارش ہوئی ہے۔ اتراکھنڈ میں 352 فیصد زیادہ بارش ہوئی ہے جبکہ ہماچل پردیش میں معمول سے 12 فیصد کم بارش ہوئی ہے۔ دوسری طرف، اوڈیشہ، چھتیس گڑھ، آندھرا پردیش، اور تلنگانہ میں خشک سالی جیسے حالات ہیں۔ مشرقی اور شمال مشرقی ہندوستان میں بھی معمول سے 38 فیصد کم بارش ہوئی ہے۔ اس لیے ہمیں دہلی اور ممبئی میں ہونے والی شدید بارش سے مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔ واضح طور پر، اگر بہت سی ریاستوں میں معمول سے کم بارش ہوتی ہے، تو اس کا اثر لازمی طور پر ملک کی معیشت پر پڑے گا۔ ملک کے تمام دریا ابھی تک نہیں بھرے ہیں اور نصف سے زیادہ آبی ذخائر اب بھی بھرے ہوئے ہیں۔ واضح طور پر ملک کو مزید بارشوں کی ضرورت ہے۔ دریں اثنا، کئی ریاستوں میں شدید بارشوں نے سیلاب، سڑکیں گرنے، اور درخت جڑ سے اکھاڑ دیے ہیں، جس سے املاک کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ کئی شہروں میں رہائشی علاقے مکمل طور پر زیر آب آگئے ہیں۔ مرکزی سڑکوں پر پانی جمع ہونے سے ٹریفک کی رفتار کم ہوگئی ہے اور گرے ہوئے درختوں نے سڑکیں بند کردی ہیں۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کیرالہ، مہاراشٹر، گجرات اور جموں و کشمیر کے وزرائے اعلیٰ سے بات کی ہے تاکہ شدید بارش کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا جاسکے۔ کیرالہ کے وائناڈ میں لینڈ سلائیڈنگ، جموں کے ڈوڈہ میں اچانک سیلاب اور مہاراشٹر اور گجرات میں ہونے والے حادثات صورتحال کی سنگینی کو واضح کرتے ہیں۔ شدید بارشوں سے ہونے والے نقصانات کو مکمل طور پر روکنا ناممکن ہے لیکن جانی نقصان کو روکنے کے لیے ہر ممکن اقدام کرنا ضروری ہے۔ جہاں کہیں بھی شدید بارشوں نے افراتفری پھیلائی ہے، یہ منتظمین اور ڈیزاسٹر مینیجرز کے لیے آزمائش کا وقت ہے۔ کئی سڑکوں پر پانی کی گہرائی کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اس لیے انتظامیہ کو پانی بھرے علاقوں میں 24 گھنٹے چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ خطرناک علاقوں کی پہلے سے نشاندہی کی جائے، شہر بہ شہر، اور وہاں کے لوگوں کی مدد کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ لیکن کیا ایسا کیا گیا ہے؟ غور طلب ہے کہ بارشوں کی وجہ سے اب تک پانچ درجن سے زیادہ لوگ جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کا انفراسٹرکچر آفات سے نمٹنے کے لیے پوری طرح سے لیس نہیں ہے۔ شہر کے منصوبہ سازوں اور بلدیاتی اداروں کو پانی بھرنے پر سختی سے جوابدہ ہونا چاہیے۔ تاہم صورت حال ایسی ہے کہ نہ تو پانی بھرنے اور نہ ہی پانی کے تحفظ کو سنجیدگی سے لیا جارہا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بارش کا موسم ابھی شروع ہوا ہے۔ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ کب تک چلے گا اور مستقبل کیا ہوگا۔ جہاں بارش معمول سے زیادہ ہوئی ہے، یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ آیا آنے والے دنوں میں یہ صورتحال برقرار رہے گی۔ اسی طرح، ان علاقوں میں جہاں بارش معمول سے کم ہوئی ہے، وہاں خشک سالی کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

عصرِ حاضر میں گناہوں کا بڑھتا ہوا فتنہ

محمد عادل ارریاوی

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر گناہوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے بعض گناہوں پر مختلف سزاؤں کا ذکر فرمایا ہے گذشتہ قوموں کی نافرمانی اور گناہ بیان کرکے ان پر عذاب آنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیشمار ارشادات میں اہلِ ایمان کے حق میں گناہوں کا نقصان دہ ہونا بیان فرمایا ہے۔ گناہ ظاہر کے ہوں یا باطن کے معاملات ہوں معاشرت کے اُن سب سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ہر مسلمان یہ بات جانتا بھی ہے اور مانتا بھی ہے کہ انسان کی دنیوی صلاح وکامیابی اور اخروی نجات و سرفرازی اللہ و رسول کی اطاعت وفرمانبرداری اور ان کی معصیت و سرکشی سے پرہیز ودوری میں پوشیدہ ہے۔ اور یہ عقیدہ سوفی صد صحیح ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہئے کہ وہ اللہ ورسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اور گناہ ومعصیت سے کلی طور پر پرہیز کرے۔

موجودہ دور میں جہاں ظاہری ومادی چیزیں حیرت انگیز حد تک ترقی کرتی جارہی ہیں اور روز بروز اس میں اضافہ مشاہد ہورہا ہے وہیں یہ بھی بالکل واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے کہ انسان اپنی انسانیت وروحانیت کے لحاظ سے انتہائی پستی وذلت کی طرف جارہا ہے اور اس میں سبھی طبقات کے انسان شامل ہیں جس پر کوئی حیرت واستعجاب نہیں استعجاب وحیرت کا موقعہ تو یہ ہے کہ وہ انسان بھی اس پستی وخواری کے گڑھے میں دکھائی دے رہا ہے جو مسلمان کہلاتا اور اللہ ورسول پر ایمان رکھتا اور قرآن وحدیث کو مانتا اور آخرت حساب وکتاب سزا وجزا کو تسلیم کرتا ہے۔

اور اس پستی کی وجہ یہ ہے کہ ایک چھوٹے سے طبقے کو چھوڑ کر امت کے اکثر وبیشتر لوگوں میں ایک طرف طاعات وعبادات میں غفلت وستی ہے تو دوسری جانب معصیت کے کاموں میں رغبت ودلچسپی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ آج لوگوں میں گناہ کا سلسلہ بہت زیادہ ہوگیا ہے اور عام سے

موجودہ دور میں جہاں ظاہری ومادی چیزیں حیرت انگیز حد تک ترقی کرتی جارہی ہیں اور روز بروز اس میں اضافہ مشاہد ہورہا ہے وہیں یہ بھی بالکل واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے کہ انسان اپنی انسانیت وروحانیت کے لحاظ سے انتہائی پستی وذلت کی طرف جارہا ہے اور اس میں سبھی طبقات کے انسان شامل ہیں جس پر کوئی حیرت واستعجاب نہیں استعجاب وحیرت کا موقعہ تو یہ ہے کہ وہ انسان بھی اس پستی وخواری کے گڑھے میں دکھائی دے رہا ہے جو مسلمان کہلاتا اور اللہ ورسول پر ایمان رکھتا اور قرآن وحدیث کو مانتا اور آخرت حساب وکتاب سزا وجزا کو تسلیم کرتا ہے۔

عام ہوتا جارہا ہے حتی کہ ایسا لگتا ہے کہ گناہ کو گناہ سمجھنے والے اور اس کو نقصان دہ خیال کرنے والے بھی ناپید ہوتے جارہے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے صورت حال یہ ہے کہ بعض لوگ گناہوں کو ایک قابل فخر ولائق ستائش ہنر سمجھنے لگے ہیں۔ بالخصوص کالجوں اور اسکولوں کا ماحول گناہوں کے لئے ایک مہمیز کی حیثیت رکھتا ہے اور گناہ ایک معمولی بات محسوس کی جاتی ہے جس پر کوئی حیرت وتعجب ہونا ان لوگوں کے نزدیک خود قابل تعجب وقابل حیرت ہے۔

اور اس صورت کو پیدا کرنے میں دیگر اسباب کے ساتھ موجودہ دور میں ٹی وی انٹرنیٹ اور موبائل کو اولیت کا مقام حاصل ہے اور ان چیزوں کی وجہ سے معصیت وگناہ کے اس سلسلہ کو مزید وسعت وپھیلاؤ حاصل ہوگیا اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ آج یہ تینوں چیزیں گناہوں کے سب سے زیادہ طاقتور وموثر و مضبوط ووسیع ذرائع واسباب بن گئے ہیں ان کے ذریعہ گانا بجانا فحش وعریانی بے حیائی وبے شرمی وغیرہ خبائث اپنے عروج وانتہاء کو پہنچ گئے ہیں۔ جو دراصل ایک خطرہ کی گھنٹی ہے مگر اس میں لوگوں کی غفلت وبے حسی اس قدر عام وتام ہے کہ اس جانب توجہ دلائی بھی جاتی ہے تو لوگ توجہ نہیں کرتے۔

اور اس صورت حال کے ناپاک اثرات و خطرناک جراثیم یہاں تک پہنچ رہے ہیں کہ نیکی و طاعت کرنے والے لوگ بھی گناہ سے بچنے میں دقت محسوس کرتے ہیں بلکہ طالب علم وعلماء کہلانے والے بھی ان میں ملوث نظر آتے ہیں۔

شرم گاہ ایک بہت بڑا شیطانی راستہ ہے جس سے وہ انسان میں داخل ہوتا اور اس کو خبائث میں مبتلا کرتا ہے یہ نہایت خطرناک راستہ ہے جس سے انسان شہوتوں ولذتوں میں پڑ کر خدا اور سول اور آخرت کو ہی بھول جاتا ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے ضمانت دے اس کے دو جبڑوں کے بیچ کی چیز اور اس کے دو پیروں کے بیچ کی چیز کی میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (بخاری ۶۴۷۴ ۶۴۷۴) معلوم ہوا کہ زبان کی طرح شرمگاہ کا فساد بھی بڑا خطرناک ہوتا ہے اور جو اس کے شر سے بچ گیا وہ گویا تمام شرور سے بچ جاتا ہے لہٰذا اس سے بھی خوب چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

اور آج کے جدید ٹیکنالوجی کے دور میں تو موبائل انٹرنیٹ بے پردگی اور فحش مواد نے اس فتنے کو پہلے سے کہیں زیادہ عام کردیا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان خصوصاً نوجوانوں اور طلبہ کو چاہیے کہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے تنہائی میں اللہ ربّ العزت سے ڈرے حرام ذرائع سے بچے اور اپنے دل کو پاکیزہ رکھے۔

یاد رکھئے چند لمحوں کی ناجائز لذت برسوں کی ندامت بن سکتی ہے جبکہ چند لمحوں کا صبر ہمیشہ کی جنت کا سبب بن سکتا ہے۔

اللہ ربّ العزت ہمیں ہر ظاہر وباطن کے گناہ سے محفوظ فرمائے اور عفت وحیا کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

□□□

جگر مرادآبادی کی شاعری میں رجائیت اور عشقِ کامیاب

سہیل کاکوروی

محبت کے پیغامبر صنف غزل کے دلبر بحر حسن کے شناور موسیقی روح کے مظہر دل انکی ندا سے مسحر حال قلب مضطر بزم شعروسخن کی آواز معتبر جن سے غزل کا پرچم بلند تر وہ تھے۔

اردو غزل کی روایت بنیادی طور پر عشق کی روایت ہے، لیکن اس عشق کا مزاج ہر شاعر کے یہاں یکساں نہیں۔ کسی کے یہاں عشق سراپا حسرت ہے، کسی کے یہاں عرفان، کسی کے یہاں جمالیاتی تجربہ اور کسی کے یہاں زندگی کی مثبت قوت۔ یہی اختلاف اردو غزل کی وسعت اور تنوع کا سبب ہے۔ اگر میر، غالب، حسرت موہانی، فراق گورکھپوری اور جگر مرادآبادی کو ایک ہی تنقیدی زاویے سے دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ ان پانچوں کے یہاں عشق کی ماہیت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

میر تقی میر کے یہاں عشق انسانی وجود کی شکست و ریخت کا نام ہے۔ محبوب کی بے اعتنائی، ہجر کی طویل راتیں، انتظار کی اذیت اور دل کے مسلسل زخم ان کی شاعری کا بنیادی سرمایہ ہیں۔ میر کے عاشق کو وصل نصیب بھی ہو تو وہ اس کے دوام سے مطمئن نہیں ہوتا۔ ان کے یہاں عشق کی عظمت اس کی محرومی میں ہے، گویا ناکامی ہی اس کی تکمیل ہے۔ اسی لیے میر کی غزل میں ایک دل گداز اداسی مستقل فضا کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔

مرزا غالب کے یہاں عشق ایک ذہنی اور فلسفیانہ تجربہ بن جاتا ہے۔ محبوب تک رسائی سے زیادہ محبوب کا تصور اہم ہے۔ آرزو کی لذت، جستجو کی کشمکش اور خواہش کی ناتمامی ہی غالب کے تخلیقی وجدان کو مہمیز کرتی ہے۔ غالب کے عاشق کیلئے منزل سے زیادہ سفر عزیز ہے۔ ان کے ہاں وصل ایک نادر امکان ہے، جب کہ ہجر اور اشتیاق تخلیقی قوت کا سرچشمہ ہیں۔ اس لیے ان کی غزل میں فکر کی گہرائی تو بے مثال ہے، لیکن جذباتی سطح پر ایک دائمی تشنگی بھی موجود رہتی ہے۔

حسرت موہانی کا عشق ان دونوں سے مختلف ہے۔ ان کے یہاں عشق میں سوز بھی ہے اور عمل بھی۔ وہ محبوب کی گلی تک جانے، دیدار کی آرزو کرنے اور وصال کی خواہش کو کھلے لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ حسرت کی شاعری میں عشق زیادہ زمینی، زیادہ حقیقی اور نسبتاً کم رمزیت کا حامل ہے، تاہم ان کے یہاں بھی محرومی کا احساس پوری طرح ختم نہیں ہوتا۔ وصل ایک خواہش ہے، مسلسل حاصل شدہ کیفیت نہیں۔

فراق گورکھپوری نے عشق کو نفسیاتی اور جمالیاتی سطح پر نئی تعبیر عطا کی۔ ان کے یہاں محبوب ایک زندہ انسانی شخصیت ہے جس کے جسم، احساس، لمس اور نفسیاتی پیچیدگیوں کو بڑی باریکی سے پیش کیا گیا ہے۔ فراق کی شاعری میں وصل کے مناظر ضرور ملتے ہیں، مگر ان کے پس منظر میں وقت کی بے ثباتی، زندگی کی تنہائی اور انسان کی داخلی بے اطمینانی بھی موجود رہتی ہے۔ اس لیے ان کا عشق مکمل طمانیت تک نہیں پہنچتا بلکہ ایک مسلسل جستجو کی صورت میں باقی رہتا ہے۔

ان تمام شعرا کے مقابلے میں جگر مرادآبادی کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے عشق کو محرومی کے بجائے کامیابی، امید اور اعتماد کی علامت بنا دیا۔ ان کے یہاں عاشق صرف آہیں نہیں بھرتا، محبوب سے ملتا بھی ہے؛ صرف انتظار نہیں کرتا، محبوب کی قربت سے سرشار بھی ہوتا ہے؛ صرف خواب نہیں دیکھتا بلکہ ان خوابوں کی تعبیر بھی پاتا ہے۔ دیکھیے:

جذب جنوں نے آج تو گل ہی نیا کھلا دیا
خود وہ گلے لپٹ گئے، عشق کا واسطہ دیا

یہ شعر اردو غزل کی پوری روایت میں اپنی نوعیت کا منفرد شعر ہے۔ یہاں عاشق محبوب کے تعاقب میں نہیں بلکہ محبوب خود محبت کے جذبے سے مغلوب ہوکر آگے بڑھتا ہے۔ عشق کی یہ باوقار کامیابی میر و غالب کے عمومی مزاج سے مختلف ایک نئی شعری دنیا تخلیق کرتی ہے۔ اسی طرح:

میرے سوال شوق پر منہ سے تو کچھ نہ کہ سکے
چہرے پہ رنگ آ گیا، ہاتھ مرا دبا دیا

یہاں لفظوں سے زیادہ جسمانی اشارے اور خاموش جذبات بولتے ہیں۔ محبوب کی خاموش رضا، شرم سے سرخ ہوتا ہوا چہرہ اور ہاتھ کا دب جانا عشق کی تکمیل کے ایسے لطیف اشارے ہیں جو پوری غزل کو بصری حسن عطا کر دیتے ہیں۔ پھر یہ دیکھیے:

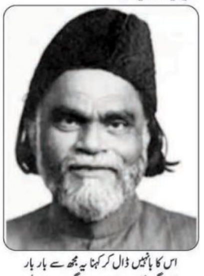

اس کا بانہیں ڈال کر کہنا یہ مجھ سے بار بار
میں جگر کے واسطے ہوں اور جگر میرے لیے

یہاں عشق یک طرفہ جذبہ نہیں بلکہ دو طرفہ اقرار ہے۔ اردو غزل میں اس قسم کی خودسپردگی اور باہمی وابستگی نسبتاً کم دکھائی دیتی ہے۔ جگر کے یہاں محبوب محض ستم گر نہیں بلکہ شریکِ محبت بھی ہے۔ اسی رجائی کیفیت کا ایک اور دلکش اظہار ہے:

خوشی سے لبریز شش جہت ہے، زباں پہ شورِ تہنیت ہے
یہ وقت وہ ہے، جگر، کہ دل کو وہ اپنے دل سے ملا رہے ہیں

یہ محض وصل نہیں بلکہ وصل کا جشن ہے۔ یہاں پوری فضا مبارک باد دیتی محسوس ہوتی ہے۔ غزل میں اس طرح کی مسرت آمیز فضا جگر کا خاص وصف ہے۔

جگر کی رجائیت صرف وصل تک محدود نہیں بلکہ فراق کو بھی امید میں بدل دیتی ہے:

گلے مل کر وہ رخصت ہو رہے ہیں
محبت کا زمانہ آ رہا ہے

دوسرا شاعر رخصتی میں جدائی دیکھتا ہے، جگر اسی رخصتی میں آنے والے وصل کی بشارت تلاش کر لیتے ہیں۔ یہی ان کی فکری انفرادیت ہے۔

ان کی شاعری میں درد بھی مایوسی پیدا نہیں کرتا بلکہ لطف کی نئی صورت اختیار کرلیتا ہے:

درماں کو درد، درد کو درماں بنایئے
جس طرح چاہیے مجھے حیراں بنایئے

یہاں درد اور درمان متضاد نہیں بلکہ ایک ہی تجربے کے دو رخ ہیں۔ عاشق محبوب کی ہر عطا کو نعمت سمجھتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں جگر کی غزل تصوف کی لطافت سے بھی قریب ہوجاتی ہے:

دل میں کسی کے راہ کیے جا رہا ہوں میں
کتنا حسیں گناہ کیے جا رہا ہوں میں

کسی کے دل میں راہ کرنا آسان نہیں کیونکہ وہاں انا کے پہرے ہیں لیکن عاشق کامیاب راہ طے نہیں کررہا ہے منزل نشیں ہوکر گناہ حسیں کی نشاط آفریں کیفیت سے مسرور ہے۔

اس تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ میر نے عشق کو درد کی عظمت بخشی، غالب نے اسے فکر کی رفعت عطا کی، حسرت نے اسے عمل اور صداقت سے جوڑا، فراق نے اسے نفسیاتی اور جمالیاتی وسعت دی، لیکن جگر مرادآبادی نے عشق کو امید، اعتماد، سرشاری اور کامیاب وصال کی خوشبو سے آشنا کیا۔ انہوں نے اردو غزل میں یہ احساس پیدا کیا کہ عشق صرف شکست، حسرت اور محرومی کا نام نہیں بلکہ زندگی کی تکمیل، باہمی اعتماد، قلبی سکون اور انسانی مسرت کا استعارہ بھی ہوسکتا ہے۔

اسی لیے جگر مرادآبادی کو اردو غزل کا سب سے بڑا شاعرِ رجائیت اور شاعرِ عشقِ کامیاب کہنا مبالغہ نہیں بلکہ ان کے شعری مزاج کا صحیح تنقیدی تعین ہے۔ ان کی غزل نے روایت سے انحراف کیے بغیر روایت کے اندر ایک نئی جہت پیدا کی، اور یہی کسی بڑے شاعر کی سب سے معتبر شناخت ہوتی ہے۔

جگر خود کامیاب تھے علاوہ خداترسی کے وہ نوآموز میں بھی اگر کوئی غیر معمولی صلاحیت دیکھتے تو اسے نظر انداز نہ کرکے اس کو بے دریغ داد سے نوازتے نمایاں کرتے میرے ماموں اور ممبئی میں ایک عرصہ تک رہے غلام مرتضٰی کیف کاکوروی مرحوم جگر صاحب کو ایک سفر میں ملے کیف مرحوم نوجوان تھے اور جگر شہرت کی بلندیوں پر تھے جب انہیں پتہ چلا کہ غلام مرتضٰی صاحب شعر بھی کہتے ہیں تو کچھ سنانے کی فرمائش کی انہوں نے اپنی ایک غزل سنائی جسکا ایک شعر تھا:

بھولی بسری سی نگاہوں سے ادھر دیکھ لیا
اپنی نظروں سے خفا ہیں کہ کدھر دیکھ لیا

جگر کا وجدان جھوم اٹھا کئی بار شعر پڑھوایا خوب حوصلہ افزائی کی اور ایک عرصہ بعد جب ملے اور کیف مرحوم نے اپنا تعارف کروانا چاہا تو ان کا وہی شعر پڑھ دیا اور کہا جس نے یہ شعر کہا اس کو بھلایا کہاں جا سکتا ہے۔ نشور واحدی مرحوم نے مشاعروں کی دنیا میں جیسے ہی قدم رکھا ایک مشاعرے میں جگر موجود تھے نشور نے یہ اشعار پڑھے:

یہاں سجدے وہاں سجدے معاذ اللہ دیوانہ
نہ کعبہ دیکھتا ہے اپنے عالم میں نہ بتخانہ

اور جب یہ شعر پڑھا:

معاذ اللہ میخانے کے اوراد سحر گاہی
اذان میں کہ کیا اک روز میں یا پیر میخانہ

اس پر جگر نے تحسین کا انوکھا انداز اختیار کیا داد تو دی ہی کہا اب میں اپنی غزل پڑھتا پھر تم اپنی غزل پڑھو یہ سلسلہ تکرار عمل کے ساتھ جو چلا تو نشور کی شناخت راتوں رات بن گی۔

علامہ قمر جلالوی پاکستان ہجرت کرکے جو گئے تو کسی نے ان کو لایق اعتنا نہیں سمجھا اتفاق سے ایک مشاعرے میں جگر وہاں گئے اور ان کی ایک اعزازی نشست میں قمر جلالوی کنارے آ کر بیٹھ گئے نظر انداز ہونے کا کرب لیے اور جگر جب آئے تو ظاہر ہے ان کا پرزور استقبال ہوا اور ان کی نظر کونے میں بیٹھے قمر جلالوی پر پڑی اور پہچان کر ان کا یوں استقبال کیا ”ارے استاد“ کہ کر بغلگیر ہوئے اور وہیں سے شہرت قمر جلالوی کی بغلگیر ہوگئی آج نہ جانے کتنے ویڈیو انکی غزلوں کے یوٹیوب پر سنے جارہے ہیں۔ **(جاری)**

مصنوعی ذہانت کے دور میں بچوں کی ذہنی حفاظت ایک بڑا چیلنج

سید نجیب الحسن زیدی

کچھ عرصہ پہلے تک ایک مختصر اینیمیشن تیار کرنا ایک انتہائی مشکل، طویل اور مہنگا کام سمجھا جاتا تھا۔ ایک چھوٹی سی متحرک فلم بنانے کے لیے درجنوں ماہرین، اینیمیٹرز، مصنفین، ایڈیٹرز، جدید اسٹوڈیوز اور بھاری سرمایہ درکار ہوتا تھا۔ ہر ایک فریم کے پیچھے گھنٹوں کی محنت اور فنی مہارت شامل ہوتی تھی۔ یہی مشکل راستہ غیر معیاری اور غیر ذمہ دارانہ مواد کے پھیلاؤ کے لیے ایک بڑی رکاوٹ تھا۔

لیکن آج مصنوعی ذہانت (AI) کے آنے کے بعد چند الفاظ لکھ کر چند منٹوں میں اینیمیشن تیار کی جاسکتی ہے۔ جو کام کبھی مہینوں میں مکمل ہوتا تھا، اب کم خرچ یا بسا اوقات مفت میں بھی ممکن ہوگیا ہے۔ یہ سہولت بلاشبہ تخلیقی صلاحیتوں کے لیے ایک بڑا موقع ہے، مگر اس کا ایک خطرناک پہلو بھی ہے کہ مواد بنانے کی رفتار، اس کی جانچ اور تصدیق سے آگے نکل گئی ہے۔

آج چند کلکس کے ذریعے ایسے دلکش اور رنگین ویڈیوز بنائے جارہے ہیں جو بظاہر معصوم دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کے اندر غلط پیغامات، غیر اخلاقی اشارے اور گمراہ کن تصورات شامل ہوسکتے ہیں۔

ڈیجیٹل دنیا اب صرف ایک ذریعہ نہیں رہی بلکہ ایک ایسا بہت بڑا شوروم بن چکی ہے جہاں ہر عمر کے انسان کے لیے الگ الگ مواد موجود ہے۔ الگورتھم اس انداز سے مواد پیش کرتے ہیں کہ بچے، نوجوان اور بزرگ سب اپنی دلچسپی کے مطابق اس میں کھنچتے چلے جاتے ہیں۔

خاص طور پر بچے، جو ابھی صحیح اور غلط میں مکمل فرق کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں کر پاتے، ان کرداروں کو حقیقت اور تفریح کے درمیان ایک ایسی دنیا سمجھتے ہیں جہاں ہر چیز قابل قبول محسوس ہوتی ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کے کردار:

حالیہ دنوں میں مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ ایسی ویڈیوز کا رجحان بڑھا ہے جن میں سیب، کیلا، پیاز، آلو، گاجر، ٹماٹر، چاکلیٹ، کھلونوں یا دیگر چیزوں کو انسانی کردار دے کر کہانیاں بنائی جاتی ہیں۔

بعض اوقات یہ کردار صرف مزاح اور تفریح تک محدود رہتے ہیں، لیکن کچھ غیر ذمہ دار تخلیق کار انہی معصوم شکلوں کو استعمال کرتے ہوئے ایسے پیغامات شامل کرتے ہیں جو بچوں کے لیے مناسب نہیں ہوتے۔

والدین جب بچے کو سیب یا آلو جیسے کرداروں والی کارٹون ویڈیو دیکھتے ہیں تو عموماً مطمئن ہوجاتے ہیں کہ یہ محفوظ مواد ہے، لیکن بعض مصنوعی ذہانت سے بنائے گئے مواد میں الفاظ، اشاروں اور مکالموں کے ذریعے ایسے مفاہیم شامل کیے جاسکتے ہیں جو بچے کے ذہن پر منفی اثر ڈالیں۔ اس سلسلہ سے چند اینیمیشنز پر توجہ ضروری ہے۔

VeggieTales-1

اس سیریز میں سبزیوں کے کردار جیسے ٹماٹر، کھیرا وغیرہ کہانیوں کے ذریعے اخلاقی سبق دیتے ہیں۔ یہ ایک مثال ہے کہ پھل اور سبزیوں کے کردار مثبت تربیتی مقصد کے لیے بھی استعمال ہوسکتے ہیں۔ لیکن اسی تصور کا غلط استعمال بھی ممکن ہے۔ اگر کوئی غیر معروف تخلیق کار سبزیوں کے کرداروں کو استعمال کرکے بچوں کے سامنے نامناسب مذاق، غلط زبان یا غیر اخلاقی تصورات پیش کرے تو بچے کردار کی معصوم شکل دیکھ کر اصل پیغام کو قبول کرسکتے ہیں۔

The Annoying Orange-2

اس میں نارنجی (Orange) کو ایک انسانی مزاحیہ کردار کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ یہ کردار بچوں اور نوجوانوں میں مقبول ہوا۔

مسئلہ یہ ہے کہ آج AI کے ذریعے اسی طرح کے کردار چند لمحوں میں تیار کیے جاسکتے ہیں، اور کوئی بھی شخص پھلوں کے کرداروں کے ذریعے ایسا مواد بنا سکتا ہے جس کی نگرانی مشکل ہو۔

Apple & Onion-3

اس میں سیب اور پیاز جیسے کردار دکھائے گئے ہیں۔ اصل سیریز مزاحیہ انداز میں بنائی گئی ہے۔

لیکن جب یہی انداز نقل کرکے غیر ذمہ دارانہ مواد تیار کیا جاتا ہے تو بچے صرف کردار دیکھتے ہیں، یہ نہیں سمجھتے کہ اس کے پیچھے چھپا ہوا پیغام کیا ہے۔

4- ہندی و اردو یوٹیوب اینیمیشنز میں پھلوں اور سبزیوں کے بہت سے کردار موجود ہیں خاص کر ہندی زبان میں یوٹیوب پر ایسی بہت سی مختصر اینیمیشنز موجود ہیں جن میں:

آم (Mango) کیلا (Banana)
سیب (Apple) ٹماٹر (Tomato)
آلو (Potato)

کو انسانی کردار دے کر کہانیاں بنائی جاتی ہیں۔

ان میں بہت سا مواد بچوں کے لیے مناسب بھی ہوتا ہے، مگر مسئلہ یہ ہے کہ کھلے پلیٹ فارم پر کوئی بھی شخص AI کی مدد سے ایسی ویڈیوز بنا سکتا ہے جن میں ظاہری معصومیت کے باوجود غیر مناسب مکالمے شامل ہوں۔

بچے کیسے متاثر ہوتے ہیں؟

ماہرین نفسیات کے مطابق بچے ابتدائی عمر میں زیادہ تر دیکھ کر اور دہرا کر سیکھتے ہیں۔

اگر کوئی بچہ بار بار ایسے الفاظ سنتا ہے جو نامناسب ہیں تو وہ انہیں صرف ایک مزاحیہ جملہ سمجھ کر یاد کرلیتا ہے۔ پھر وہی الفاظ اسکول، گھر یا دوستوں کے درمیان استعمال ہونے لگتے ہیں۔

سب سے خطرناک مرحلہ وہ ہے جب مجازی دنیا کا جملہ حقیقی دنیا کی زبان بن جائے۔

بچہ یہ فرق نہیں کرپاتا کہ:

کیا صرف مذاق ہے؟

کیا اخلاقی طور پر غلط ہے؟

کیا بڑوں کے لیے بھی نامناسب ہے؟

والدین کے لیے ضروری احتیاط

صرف یہ دیکھنا کافی نہیں کہ کارٹون کا کردار خوبصورت ہے یا رنگین ہے۔

ضروری ہے کہ والدین:

بچے کے ساتھ بیٹھ کر کبھی کبھار مواد دیکھیں۔

نامعلوم چینلز اور وائرل ویڈیوز سے احتیاط کریں۔

بچے سے گفتگو کریں کہ ہر دلچسپ چیز ضروری نہیں کہ اچھی بھی ہو۔

بچے میں سوچنے اور سوال کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔

موبائل اور ٹیبلٹ کو مکمل نگران کے بغیر نہ چھوڑیں۔

اصل مسئلہ ٹیکنالوجی نہیں، بے نگرانی ہے

مصنوعی ذہانت ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ اسی سے بہترین تعلیمی مواد بھی بنایا جاسکتا ہے اور نقصان دہ مواد بھی۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بچوں کو صرف اسکرین نہ دیں بلکہ سمجھنے کی صلاحیت بھی دیں۔

آج کی جنگ صرف زمینوں پر نہیں، بلکہ ذہنوں پر بھی ہے۔ کبھی یہ جنگ الفاظ سے ہوتی ہے، کبھی تصویروں سے اور کبھی ایک معصوم نظر آنے والے کارٹون کے ذریعے۔

بچوں کے ذہن قوم کا مستقبل ہیں، اس لیے ڈیجیٹل دنیا میں ان کی حفاظت صرف والدین نہیں بلکہ پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے۔

این دنوں ایک ایسے ماحول میں جہاں بچے غیر ارادی طور پر مجازی دنیا کے کرداروں کے ساتھ بڑے ہورہے ہیں اور ان کی دنیا کو دیکھنے کی نظر گلیوں، میدانوں اور حقیقی زندگی کے تجربات سے نہیں بلکہ لیپ ٹاپ اور موبائل فون کی چھوٹی اسکرینوں سے تشکیل پارہی ہے، بہت سے بچوں کی عمومی پسند وناپسند انہی ڈیجیٹل مواد کے زیر اثر ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں طاقتور مصنوعی ذہانت (AI) کے اوزار سامنے آنے کے بعد ہم ایک نئی قسم کے خطرے سے دوچار ہیں؛ ایسا خطرہ جو خوفناک چہروں کے ساتھ نہیں بلکہ پھلوں، کھانے پینے کی اشیاء، آلات اور دیگر فرضی کرداروں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار کیے گئے یہ مواد، الفاظ اور تصاویر کی مخصوص رمز بندی (Coding) کا استعمال کرتے ہوئے جنسی نوعیت کے بعض تصورات کو رنگین اور دلکش اینیمیشن کے پردے میں چھپا دیتے ہیں۔ بہت سے والدین جب اپنے بچوں کو پیاز، آلو، کیلے، ہتھوڑے یا اسی طرح کے کارٹونی کرداروں والی اینیمیشن دیکھتے ہوئے پاتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ بچہ محفوظ مواد دیکھ رہا ہے، لیکن حقیقت میں بعض نقصان دہ مواد تیار کرنے والے لوگ ”اشاراتی زبان“ استعمال کرتے ہیں۔

چونکہ انسٹاگرام جیسے پلیٹ فارم کے نگرانی کرنے والے مصنوعی ذہانت کے نظام عموماً فحش الفاظ اور غیر مناسب زبان کو پہچان کر روک دیتے ہیں، اس لیے بعض تخلیق کار ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں جن کے ذریعے وہ الگورتھم کو چکمہ دیتے ہیں اور اپنے پوشیدہ پیغامات کو ناظرین کے ذہنوں تک پہنچا دیتے ہیں۔

ایسے مواد میں جنسی ادویات کی تشہیر، بے وفائی کو فروغ دینا، اور برے الفاظ کے استعمال کو معمول بنانا شامل ہوسکتا ہے۔ چونکہ یہ سب کچھ مزاحیہ اور دلکش انداز میں پیش کیا جاتا ہے، اس لیے بچے بلکہ بعض اوقات بڑے افراد بھی اسے دیکھتے رہنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں، جو ایک قابلِ غور مسئلہ ہے۔

بچوں کے مقبول کارٹونز میں چھپے ہوئے پیغامات

رضا فریدی، جو کلینیکل ماہرِ نفسیات اور سماجی مسائل کے ماہر ہیں، اس سلسلے میں کہتے ہیں:

”بچے اپنی ابتدائی عمر میں کسی پیغام کے درست یا غلط ہونے کا مکمل فیصلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، بلکہ وہ زیادہ تر دیکھ کر اور دہرا کر سیکھتے ہیں۔ اس لیے ایسی کہانیاں بچوں کو ایسے نمونے فراہم کرسکتی ہیں جو خاندان کی تربیتی اور ثقافتی اقدار سے مختلف ہوں۔“

وہ مزید کہتے ہیں:

”اہم بات یہ ہے کہ ایسے مواد بنانے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ بچے کی توجہ کیسے حاصل کی جائے۔ وہ رنگوں، دلچسپ الفاظ، تیز رفتار مزاح اور پسندیدہ کرداروں کا استعمال کرتے ہیں تاکہ بچہ زیادہ دیر تک اس مواد سے جڑا رہے۔ یہی کشش والدین کے لیے بچوں کے استعمال اور نگرانی کو مشکل بنا دیتی ہے۔“

یہ ماہر نفسیات وضاحت کرتے ہیں:

”بچہ بظاہر صرف کارٹون دیکھ رہا ہوتا ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک سادہ اور پسندیدہ تفریح سے لطف اندوز ہورہا ہے، نہ کہ ایسے مواد سے جس میں نامناسب پیغامات شامل ہوسکتے ہیں۔ والدین بھی اکثر اس مقصد سے بے خبر ہوتے ہیں اور بچے کو آسانی سے موبائل دے دیتے ہیں کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ بچہ تو صرف پھلوں اور سبزیوں کے کرداروں والی ویڈیو دیکھ رہا ہے۔“

حقیقت یہ ہے کہ جب ناظرین سیب، مالٹے یا دیگر خیالی کرداروں کو دیکھتے ہیں تو انہیں بے ضرر سمجھتے ہیں اور روکنے کے بجائے دوسروں کو بھی بھیج دیتے ہیں۔

بچے، جو چھپے ہوئے مفاہیم کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، ان کہانیوں میں استعمال ہونے والے الفاظ اور جملوں کو دہرانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ مکالمے سنتے ہیں، تصاویر دیکھتے ہیں اور بغیر جانے نقصان دہ تصورات کو اپنے ذہن کے گہرے حصے میں محفوظ کرلیتے ہیں۔

سب سے خطرناک مرحلہ وہ ہوتا ہے جب یہ الفاظ مجازی دنیا سے نکل کر بچے کی حقیقی گفتگو کا حصہ بن جاتے ہیں۔

جب کوئی بچہ اسکول یا نرسری میں ایسا لفظ استعمال کرتا ہے جو بظاہر کسی پھل یا کارٹون کردار کی گفتگو کا حصہ تھا لیکن حقیقت میں اس کا مطلب نامناسب ہوتا ہے، تو یہ ایک اخلاقی اور تربیتی بحران بن جاتا ہے۔

اس طرح غیر اخلاقی تصورات آہستہ آہستہ معمول بننے لگتے ہیں اور بچہ مذاق، کھیل اور ممنوعہ چیزوں کے درمیان فرق کرنا مشکل محسوس کرتا ہے۔

بچوں کی اینیمیشنز میں بے وفائی کو معمول بنانا

سیدہ فاطمہ حسینی دربرزی، جو یونیورسٹی کی استاد ہیں، کہتی ہیں:

”یہ کہانیاں جوں جوں آگے بڑھتی ہیں، اخلاقی اور منطقی حدود کو زیادہ پامال کرتی جاتی ہیں، یہاں تک کہ اگر کوئی بچہ ان مکالموں کے بارے میں اپنے والدین سے سوال کرے تو ممکن ہے کہ اسے اپنی عمر اور حالات کے مطابق مناسب جواب نہ مل سکے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ ویڈیوز بچے کے ذہن کے پوشیدہ حصوں میں سماجی اور ثقافتی نقصانات کو معمول بنا دیتی ہیں۔“

وہ مزید کہتی ہیں:

”اگرچہ اس قسم کے مواد کو شاید فن نہ کہا جائے، لیکن توجہ حاصل کرنے کے مقصد میں یہ انتہائی کامیاب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچے گھنٹوں اس دنیا میں رہنے کے لیے راغب ہوتے ہیں۔ عجیب وغریب واقعات، غیر معمولی حرکات اور مزاحیہ انداز کے ذریعے ناظر کو مسلسل مصروف رکھا جاتا ہے۔“

ان کے مطابق:

”اگرچہ یہ ویڈیوز روزمرہ زندگی کے مسائل کو موضوع بناتی ہیں اور معاشرے سے اپنا مواد حاصل کرتی ہیں، لیکن ان میں موجود تصاویر، جملے اور الفاظ بعض اوقات خاندان کے بنیادی نظام اور اخلاقی اقدار کو متاثر کرتے ہیں۔“

وہ مزید کہتی ہیں:

”یہ مواد کارٹون اور اینیمیشن کی شکل میں غیر مناسب جملوں اور الفاظ کے ذریعے بے وفائی اور خاندانی اقدار سے دوری کو معمول بنا سکتا ہے۔ چونکہ یہ سب کچھ مزاح کے انداز میں پیش کیا جاتا ہے، اس لیے پہلی نظر میں دلکش محسوس ہوتا ہے، لیکن طویل مدت میں یہ بچوں کے لاشعور میں جگہ بنا لیتا ہے۔“

(جاری)

تہواروں سے قبل شہر میں ڈرون کے استعمال پر پابندی

سکیورٹی کے پیش نظر ممبئی پولیس کا فیصلہ، خلاف ورزی پر کارروائی، 13 ستمبر سے 12 اکتوبر تک ریموٹ کنٹرول مائیکرو لائٹ طیارے، پیرا گلائیڈر، پیرا موٹر، ہینگ گلائیڈر اور گرم ہوا کے غبارے اڑانا ممنوع

ممبئی: تہواروں کے پیش نظر ممبئی پولیس نے شہر میں سکیورٹی انتظامات کو مزید سخت کرتے ہوئے ڈرون اور دیگر نجی فضائی آلات کے استعمال پر 30 روزہ عارضی پابندی عائد کردی ہے۔ پولیس کے تازہ احتیاطی حکم کے مطابق یہ پابندی 13 ستمبر 2026 کو رات 12 بج کر ایک منٹ سے نافذ ہوگی اور 12 اکتوبر کی نصف شب تک جاری رہے گی، تاہم ضرورت پڑنے پر اسے پہلے بھی واپس لیا جاسکتا ہے۔ پولیس کے مطابق اس پابندی کا مقصد ممکنہ حملوں، تخریب کاری اور دیگر سکیورٹی خطرات کو روکنا ہے۔ خاص طور پر وی آئی پیز، اہم تنصیبات اور عام شہریوں کی حفاظت کے پیش نظر ریموٹ کنٹرول سے چلنے والے طیاروں اور کم بلندی پر پرواز کرنے والے آلات کے استعمال کو محدود کیا گیا ہے۔ پابندی کے دائرے میں ڈرون، ریموٹ کنٹرول مائیکرو لائٹ طیارے، پیرا گلائیڈر، پیرا موٹر، ہینگ گلائیڈر اور گرم ہوا کے غبارے شامل ہیں۔ یہ پابندی ممبئی پولیس کمشنریٹ کے پورے علاقے میں نافذ رہے گی۔ تاہم ممبئی پولیس کی جانب سے انجام دی جانے والی فضائی نگرانی کی کارروائیاں اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گی۔ اس کے علاوہ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (آپریشنز) سے پیشگی تحریری اجازت حاصل کرنے والے افراد بھی مجاز فضائی سرگرمیاں انجام دے سکیں گے۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ اجازت کے بغیر ممنوعہ فضائی آلات چلانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ حکم کی خلاف ورزی پر بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس)، 2023 کی دفعہ 223 کے تحت مقدمہ درج کیا جاسکتا ہے۔ ممبئی پولیس نے یہ احتیاطی حکم مقامی پولیس اسٹیشنوں اور ممبئی میونسپل کارپوریشن کے وارڈ دفاتر کے ذریعے عوام تک پہنچانے کا عمل بھی شروع کردیا ہے، تاکہ شہریوں کو پابندی سے آگاہ کیا جاسکے اور سکیورٹی انتظامات کو مؤثر بنایا جاسکے۔

جین تہوار پر گوشت، مچھلی کی فروخت پر پابندی!

”کیا اکثریت کی بنیاد پر ایسے فیصلے مسلط کیے جائیں گے؟ میرا بھائندر میونسپل کارپوریشن سے پابندی واپس لینے کا مطالبہ، آگری۔کولی برادری کے کاروبار متاثر ہونے کا خدشہ

میرا بھائندر: جین مذہب کے پروشن تہوار کے موقع پر میرا بھائندر میونسپل کارپوریشن کی جانب سے گوشت، مچھلی اور چکن کی فروخت پر دو روزہ پابندی عائد کیے جانے کے خلاف مراٹھی ایکی کرن کمیٹی نے سخت احتجاج کیا ہے۔ کمیٹی کے عہدیداروں نے میونسپل کمشنر سے ملاقات کرکے پابندی کا سرکلر فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ پروشن تہوار شوتامبر روایت کے مطابق 8 سے 15 ستمبر تک جاری ہے۔ بعض مقامات پر پورے آٹھ دن پابندی کا مطالبہ کیا گیا تھا، تاہم میونسپل کارپوریشن نے حکومتی ہدایات کے مطابق صرف پہلے اور آخری دن گوشت و مچھلی کی فروخت پر پابندی عائد کی ہے۔ کمیٹی نے اس فیصلے کو ”تغلقی“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ کسی ایک طبقے کے سبزی خور ہونے کی وجہ سے پورے شہر کے شہریوں پر گوشت اور مچھلی کی فروخت روکنے کا فیصلہ درست نہیں۔ کمیٹی کے عہدیدار گوردھن دیشمکھ نے سوال اٹھایا کہ کسی مذہب کے جذبات کا احترام اپنی جگہ، لیکن اس بنیاد پر دوسرے شہریوں کی روزمرہ زندگی اور کاروبار پر پابندیاں عائد کرنے کا اختیار میونسپل کارپوریشن کو کس نے دیا؟

انہوں نے کہا کہ پابندی کا براہ راست اثر مقامی آگری۔کولی برادری کے ان تاجروں اور خواتین پر پڑے گا جن کا روزگار مچھلی کی فروخت سے وابستہ ہے۔ دیشمکھ نے انتظامیہ کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے فیصلے نہ کیے جائیں جن سے شہر میں سماجی کشیدگی بڑھے یا مختلف برادریوں کے درمیان دوریاں پیدا ہوں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ افسران عوام کے خادم ہیں، حاکم نہیں، اس لیے عوام کے مفادات اور روزگار کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ دوسری جانب سوشل میڈیا انفلوئنسر اور یوٹیوبر پرساد ویدپاٹھک نے بھی پابندی پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ جن خاندانوں کا کئی نسلوں سے سمندر اور ماہی گیری سے تعلق ہے، ان کی روزی روٹی پر مذہبی بنیادوں پر پابندی عائد کرنا مناسب نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کسی شخص کو کیا کھانا ہے یا نہیں کھانا، یہ اس کا ذاتی حق ہے، لیکن دوسروں کے کھانے، فروخت کرنے اور روزگار کے طریقے پر پابندی عائد کرنے کا حق کسی کو نہیں دیا جاسکتا۔ مراٹھی ایکی کرن کمیٹی نے میونسپل کارپوریشن سے مطالبہ کیا ہے کہ گوشت اور مچھلی کی فروخت پر عائد پابندی کے فیصلے پر نظرثانی کی جائے اور مذہبی جذبات کے ساتھ ساتھ مقامی شہریوں کے بنیادی حقوق اور روزگار کا بھی خیال رکھا جائے۔

گرفتار ملزمین کا وزیراعظم مودی کے پروگرام سے کوئی تعلق نہیں!

پولس بی کے سی میں جعلی پی ایم او شناختی کارڈ اور بندوق کے ساتھ گرفتار ملزمین کی گتھی سلجھانے میں مصروف

ممبئی: وزیراعظم نریندر مودی کے ممبئی دورے سے ایک روز قبل باندرہ-کرلا کمپلیکس (بی کے سی) میں مشتبہ سرکاری شناختی کارڈ اور بندوق کے ساتھ داخل ہونے کی کوشش کرنے والے دو افراد کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق تین افراد پیر کی شام مشتبہ سرکاری شناختی کارڈ کا استعمال کرتے ہوئے جیو ورلڈ پلازا میں داخل ہوئے اور سکیورٹی اہلکاروں کو چکمہ دینے کی کوشش کی۔ واقعے کے بعد بی کے سی پولیس نے سرکاری افسر کی نقالی، سرکاری شناختی دستاویزات میں جعل سازی اور دھوکہ دہی سمیت مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کیا۔ گرفتار افراد کی شناخت 24 سالہ روہن پاریکھ، جو کھار کا رہنے والا ہے، اور 40 سالہ دلیپ کنڈے، ساکن کلیان، کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق کنڈے، پاریکھ کے ساتھ باڈی گارڈ کے طور پر موجود تھا اور سکیورٹی جانچ کے دوران مبینہ طور پر خود کو پی ایم او کا افسر بتانے لگا۔ وزیراعظم کی منگل کو بی کے سی میں آمد کے پیش نظر علاقے میں پہلے ہی سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے، جس کے باعث مشتبہ شناختی کارڈ اور اسلحہ دیکھ کر پولیس نے دونوں سے تفصیلی پوچھ گچھ کی۔ تحقیقات کے دوران پولیس نے دونوں کے بیانات درج کیے اور بعد میں انہیں گرفتار کرلیا۔ پولیس نے ان کے قبضے سے ایک بندوق بھی برآمد کی، تاہم جانچ میں یہ بندوق لائسنس یافتہ پائی گئی۔ پولیس اب اس بات کی تحقیقات کررہی ہے کہ ملزم نے مبینہ طور پر خود کو پی ایم او افسر کیوں ظاہر کیا، مشتبہ سرکاری شناختی کارڈ کہاں سے حاصل کیا اور وہ ہائی سکیورٹی علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کیوں کررہے تھے۔ معاملہ مزید تفتیش کے لیے ممبئی کرائم برانچ کی کرائم انٹیلی جنس یونٹ (سی آئی یو) کے حوالے کردیا گیا ہے، جو گرفتار افراد کی شناخت، پس منظر، جیو ورلڈ پلازا میں داخل ہونے کے مقصد اور شناختی کارڈ کے مبینہ استعمال کی تفصیلات کی جانچ کررہی ہے۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ فی الحال اس واقعے کا وزیراعظم نریندر مودی کے ممبئی پروگرام سے کوئی تعلق سامنے نہیں آیا ہے۔ واقعہ پیر کو پیش آیا تھا، جبکہ وزیراعظم کا پروگرام منگل کو مقرر تھا اور اب تک ایسی کوئی شہادت نہیں ملی ہے جس سے ملزمین یا ان کی کارروائی کو وزیراعظم کے پروگرام سے جوڑا جاسکے۔

شاہین اختر: ایشیائی کھیلوں 2026 میں ریفری مقرر

ممبئی: ممبئی سے تعلق رکھنے والی معروف کیراٹیکا اور انٹرنیشنل ٹیکنیکل آفیشل (ITO) شاہین اختر نے ایک اور تاریخی اعزاز اپنے نام کرلیا ہے۔ وہ جاپان میں ستمبر میں منعقد ہونے والے 20ویں ایشیائی کھیلوں 2026 میں بطور آفیشیٹنگ ریفری (ITO) خدمات انجام دینے والی واحد ہندوستانی خاتون ہیں۔ اس سے قبل وہ چین میں منعقدہ 19ویں ایشیائی کھیلوں میں بھی پہلی اور واحد ہندوستانی خاتون ITO کی حیثیت سے تاریخ رقم کرچکی ہیں۔ سابق قومی چیمپئن اور 8ویں ڈگری بلیک بیلٹ شاہین اختر کو ہندوستان اور جنوبی ایشیا میں ورلڈ کیراٹے فیڈریشن (WKF) اور ایشین کراٹے فیڈریشن (AKF) کی اعلیٰ ترین اور سب سے زیادہ اہل خاتون ریفری ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ وہ ملک کی سینئر ترین خاتون کیراٹیکا ہیں اور ایک ایتھلیٹ اور ریفری، دونوں حیثیتوں میں بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی نمائندگی اور خدمات انجام دے چکی ہیں۔ شاہین اختر نے 2008 میں اسکاٹ لینڈ میں کامن ویلتھ چیمپئن شپ اور ٹوکیو میں ورلڈ چیمپئن شپ میں بطور ایتھلیٹ ہندوستان کی نمائندگی کی۔ انہوں نے مسلسل چھ برس تک اسٹیٹ ٹائٹل اور مسلسل چار برس تک نیشنل ٹائٹل اپنے نام کیا۔ ان کا شاندار کیریئر ورلڈ اور ایشین چیمپئن شپ، پریمیئر لیگ، یوتھ لیگ، کامن ویلتھ اور ساؤتھ ایشین چیمپئن شپ تک پھیلا ہوا ہے۔

کارپوریٹروں کے فنڈ میں اضافہ، اب فنڈ ایک کروڑ روپے

بی ایم سی اجلاس میں سالانہ اختیاری فنڈ بڑھانے کی تجویز منظور، اپوزیشن نے اہم تجاویز پر بحث کا موقع نہ دینے کا الزام عائد کیا

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن نے 12 سال بعد کارپوریٹروں کے سالانہ اختیاری فنڈ میں بڑا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب تک کارپوریٹروں کو سالانہ 60 لاکھ روپے ملتے تھے، جسے بڑھا کر ایک کروڑ روپے کرنے کی تجویز کو بی ایم سی ایوان نے منظوری دے دی ہے۔ اس فنڈ کا استعمال وارڈ میں سڑکوں کی مرمت، عمارتوں کی پائپ لائن کی تبدیلی، عوامی بیت الخلاء کی تعمیر، باغات کی تزئین و آرائش اور دیگر شہری کاموں کے لیے کیا جاتا ہے۔ تاہم اس تجویز پر بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڑے کی مثبت رائے ضروری ہے، بصورت دیگر اسے ریاستی حکومت کے شہری ترقی محکمہ کو بھیجا جائے گا۔ دوسری جانب ایوان میں اہم تجاویز کی منظوری پر حکمران جماعت اور اپوزیشن کے درمیان شدید ہنگامہ ہوا اور اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ بحث کا موقع دیے بغیر اصلاحاتی کمیٹی کی 15 تجاویز سمیت تقریباً 20 ہزار کروڑ روپے کی 10 تجاویز منظور کی گئیں۔ ان میں سیون ہلز اسپتال کی نجکاری، ملنڈ ڈمپنگ گراؤنڈ کی 15 ایکڑ زمین دھاراوی باز آبادکاری منصوبے کے لیے پانچ سال کی لیز پر دینے، ملنڈ اسپورٹس کمپلیکس کی زمین کا ریزرویشن تبدیل کرکے پٹرول پمپ کے لیے مختص کرنے اور اندھیری کے امبولی میں 1840 مربع میٹر باغ کی زمین کا ریزرویشن ختم کرکے رہائشی استعمال کے لیے کھولنے کی تجاویز شامل ہیں۔ اس کے علاوہ لوئر پریل کی سینچری مل کی بی ایم سی کی ملکیت والی 17.6 ایکڑ زمین 30 سال کے لیے نجی ڈیولپر کو لیز پر دینے کی تجویز بھی منظور کی گئی۔ اپوزیشن لیڈر کشوری پیڈنیکر نے بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڑے کو خط لکھ کر منظور شدہ تجاویز پر عمل درآمد روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔

دھاراوی: 15 فٹ اونچی گنیش مورتی ٹرالی سے گری ایک شخص زخمی

ممبئی: دھاراوی کے پریم نگر علاقے میں گنیش مورتی کی آمد کے جلوس کے دوران 15 فٹ اونچی مورتی ٹرالی سے گر گئی۔ یہ مورتی اوم شکتی فاؤنڈیشن کی تھی اور بیل بازار، وی پی نگر سے لائی جارہی تھی۔ شیتل تالاب کے قریب اسپیڈ بریکر سے ٹرالی گزارتے وقت مورتی توازن برقرار نہ رکھ سکی اور نیچے گر گئی، جس سے مورتی کو نقصان پہنچا۔ بعدازاں متاثرہ مورتی کو شیتل تالاب میں وسرجت کردیا گیا۔ حادثے میں ٹرالی کے قریب موجود ایک شخص کو معمولی چوٹ آئی، جسے بھابھا اسپتال میں ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ پولیس کے مطابق دو افراد، سنتوش جیسوال (28) اور روہت جیسوال (25)، بھی زخمی ہوئے اور علاج کے بعد انہیں اسپتال سے ڈسچارج کردیا گیا۔ ممبئی میں گنیش مورتی گرنے کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔ اس سے قبل بھولیشور کے راجا کی 22 فٹ اونچی مورتی آمد کے جلوس کے دوران گر گئی تھی، جس میں دو افراد کی موت ہوئی تھی۔ انتظامیہ کے مطابق بڑی مورتیوں کی ٹرالی سے منتقلی کے دوران توازن اور سڑکوں کی خراب حالت خاص طور پر بارش کے موسم میں اہم مسئلہ بن سکتی ہے۔

اسکول کے کھانے کے دوران پریشر ککر پھٹا، 2 طلبہ اور باورچی زخمی

ممبئی: نالاسوپارہ مغرب کے سوپارا گاؤں کے ضلع پریشد اسکول میں منگل کی دوپہر کھانے کے وقت پریشر ککر کا ڈھکن اچانک زوردار دھماکے کے ساتھ اڑ گیا، جس کے نتیجے میں دو طلبہ اور باورچی جھلس کر زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق باورچی نے طلبہ کے لیے کھچڑی تیار کی تھی اور اسے پیش کرنے کے لیے ککر کھولنے کی کوشش کررہا تھا کہ اچانک ڈھکن زور سے اڑ گیا۔ تیسری جماعت کے طالب علم آیوش چودھری اور چوتھی جماعت کے طالب علم پرساد گوتم شدید جھلس گئے، جبکہ باورچی بھی زخمی ہوگیا۔ حادثے کے بعد اساتذہ اور اسکول عملے نے تینوں زخمیوں کو فوری طور پر قریبی میونسپل اسپتال پہنچایا۔

اطلاع ملنے پر میئر آجیو پاٹل نے اسکول کا دورہ کرکے باورچی خانے کا معائنہ کیا اور بعد میں اسپتال پہنچ کر زخمی طلبہ کی خیریت دریافت کی۔ واقعے کے بعد اسکول کے باورچی خانے میں حفاظتی انتظامات اور طلبہ کے لیے کھانا تیار کرتے وقت پریشر ککر کے استعمال پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انتظامیہ حادثے کی اصل وجہ کی تحقیقات کررہی ہے۔

سکیورٹی گارڈ کو جعلی کسٹمر کیئر نمبر سے 1.73 لاکھ کا نقصان

ممبئی: خراب الیکٹرک کیتلی واپس کرنے کے لیے گوگل سے کسٹمر کیئر نمبر تلاش کرنا 49 سالہ سکیورٹی گارڈ جے کرن موریہ کو مہنگا پڑ گیا۔ جعلی نمائندے نے فون کی سیٹنگز تبدیل کروانے کے بعد ان کے بینک آف بڑودہ اور بینک آف انڈیا کے اکاؤنٹس سے مجموعی طور پر 1 لاکھ 73 ہزار 695 روپے نکال لیے۔ ڈی بی مارگ پولیس نے ایف آئی آر درج کرکے تحقیقات شروع کردی ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ واردات میں تین رکنی سائبر فراڈ گروہ ملوث ہے۔ پولیس نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ کسٹمر کیئر نمبر ہمیشہ کمپنی کی سرکاری ایپ یا ویب سائٹ سے حاصل کریں اور او ٹی پی، بینک کی تفصیلات یا فون کا ریموٹ ایکسیس کسی کے ساتھ شیئر نہ کریں۔

گوونڈی میں عمارت کا حصہ گرنے سے بچی کی موت

ضمیر قریشی نے تحقیقات کا مطالبہ کیا، بی ایم سی اسٹینڈنگ کمیٹی میں معاملہ، جائیداد کے خستہ حال حصوں کا فوری معائنہ

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں گوونڈی میں عمارت کا حصہ گرنے سے بچی کی موت کا سنگین معاملہ اٹھایا گیا۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ضمیر قریشی نے واقعے کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ چند روز قبل گوونڈی میں بی ایم سی کی مہاڈا کی ایک عمارت کے سامنے کا حصہ اچانک گر گیا تھا، جس کی زد میں آکر گاجل نامی بچی کی موت ہوگئی۔ ضمیر قریشی نے کہا کہ گاجل کی موت انتہائی افسوسناک واقعہ ہے اور اس حادثے کی اصل وجہ کا پتہ لگانے کے لیے عمارت کا حصہ گرنے کے اسباب کی مکمل جانچ ضروری ہے، ساتھ ہی لاپروائی کے ذمہ دار افراد کی جوابدہی بھی طے کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ گوونڈی میں ایسی متعدد پرانی اور خستہ حال عمارتیں موجود ہیں جو مستقبل میں شہریوں کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں۔ اگر وقت رہتے ان عمارتوں کا معائنہ اور ضروری مرمت نہیں کی گئی تو مزید جان لیوا حادثات کا خدشہ ہے۔ قریشی نے بی ایم سی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ گوونڈی کی تمام خستہ حال اور خطرناک عمارتوں کا فوری سروے کرایا جائے اور جہاں عمارتوں کی حالت تشویشناک ہے وہاں شہریوں کی حفاظت کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ گاجل کی موت کے معاملے میں محض خانہ پُری کے بجائے مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیے تاکہ حادثے کی اصل وجہ سامنے آئے اور مستقبل میں اس طرح کا دردناک واقعہ دوبارہ پیش نہ آئے۔

انوشکتی نگر میں بلیوں کا قاتل سرگرم، 6 بلیوں کی ہلاکت سے سنسنی

پانجرہ پول علاقے میں بلیوں کی 6 / لاشیں ملیں، پولیس نے تفتیش شروع کردی، ملزم کی اطلاع دینے پر 50 ہزار روپے انعام کا اعلان

ممبئی: انوشکتی اسمبلی حلقہ میں واقع پانجرہ پول علاقے میں تقریباً چھ بلیوں کے مبینہ طور پر بے رحمی سے قتل اور ان کی لاشوں کو مسخ کیے جانے کے معاملے نے سنسنی پھیلا دی ہے۔ ممبئی پولیس نے نامعلوم ملزم یا ملزمان کی تلاش شروع کردی ہے، جبکہ جانوروں کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیم پیٹا انڈیا نے ذمہ دار شخص کی گرفتاری اور سزا دلوانے والی اطلاع فراہم کرنے والے کو 50 ہزار روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ آر سی ایف پولیس اسٹیشن میں پیر کے روز گوونڈی کی 53 سالہ جانوروں کو خوراک فراہم کرنے والی روبینہ پٹھان کی شکایت پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ ایف آئی آر کے مطابق روبینہ پٹھان نے 5 ستمبر کو صبح تقریباً 10 بجے کاماواڑی علاقے میں دو مردہ بلیاں دیکھیں، جن میں ایک بلی کا بچہ بھی شامل تھا۔ ایک بلی کے سر پر کسی بھاری چیز سے حملہ کیے جانے کے شبہ میں شدید زخم پائے گئے، جبکہ دوسری بلی کے جسم پر بھی چوٹ کے نشانات موجود تھے۔ پٹھان کے مطابق اس سے دو روز قبل 3 ستمبر کو بھی اسی علاقے میں چار بلیاں مردہ حالت میں ملی تھیں اور ان کے جسموں پر بھی ایسے نشانات تھے جن سے شبہ ظاہر ہوا کہ انہیں جان بوجھ کر ہلاک کیا گیا۔ انہوں نے تمام لاشوں کی تصاویر بھی پولیس کو فراہم کیں اور پیٹا انڈیا سے رابطے کے بعد دو بلیوں کی لاشیں پریل کے ویٹرنری اسپتال میں جمع کرائیں۔ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 325 اور انسدادِ ظلم برائے حیوانات قانون کی دو دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ بی این ایس کی دفعہ 325 کے تحت کسی جانور کو قتل، زہر دے کر، زخمی یا ناکارہ بنا کر نقصان پہنچانا قابلِ گرفتاری جرم ہے، جس میں پانچ سال تک قید، جرمانہ یا دونوں کی سزا ہوسکتی ہے۔ پولیس کے مطابق فی الحال ملزم کی شناخت نہیں ہوسکی ہے اور پنجراپول و آس پاس کے علاقوں میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ کی باریک بینی سے جانچ کی جارہی ہے تاکہ مشتبہ شخص یا افراد کے بارے میں سراغ مل سکے۔ پیٹا انڈیا نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی شخص کو اس معاملے سے متعلق کوئی معلومات ہو تو وہ پولیس کو اطلاع دے اور تنظیم کو بھی [info@petaindia.org] (mailto:info@petaindia.org) پر معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ پیٹا انڈیا کی کرولٹی ریسپانس افسر ایشانی رتھی نے جانوروں پر ظلم کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ جانوروں کو اذیت پہنچاتے ہیں، وہ بعض اوقات دوسرے جانوروں اور انسانوں کو بھی نقصان پہنچانے کی طرف بڑھ سکتے ہیں، اس لیے عوام کے لیے ضروری ہے کہ جانوروں پر ایسے مظالم کی اطلاع پولیس کو دیں۔ تنظیم نے آر سی ایف کے سینئر پولیس انسپکٹر دتاتریہ پاٹل کی جانب سے ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت دینے اور جانوروں پر ظلم برداشت نہ کیے جانے کا واضح پیغام دینے پر بھی ان کی تعریف کی ہے۔

مسلمان گربا میں آئیں تو غلط کیا ہے؟

امریتا فڑنویس کے جواب سے وی ایچ پی اور نتیش رانے جز بز

ممبئی: مہاراشٹر میں نوراتری کے دوران گربا اور ڈانڈیا پروگراموں میں مسلمانوں کے داخلے پر پابندی کے مطالبے کے درمیان وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کی اہلیہ امریتا فڑنویس نے وی ایچ پی کے موقف کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی مسلمان پُرامن طریقے سے گربا دیکھنے یا تہوار سے لطف اندوز ہونے آتا ہے تو اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے۔ چندرپور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے امریتا فڑنویس نے کہا کہ گربا اب ایک قومی سطح کا تہوار بن چکا ہے اور اسے بین الاقوامی سطح پر بھی منایا جاتا ہے، اس لیے اگر کسی بھی مذہب یا برادری کا کوئی شخص بغیر کسی ہنگامے کے پُرامن انداز میں اسے دیکھنے آتا ہے تو انہیں اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ ان کا کہنا تھا کہ تہوار سب کو ساتھ لے کر چلنے والے ہونے چاہئیں۔ امریتا فڑنویس نے کہا، پرامن طریقے سے گربا دیکھنے اور اس میں شریک ہونے والے کسی بھی شخص پر اعتراض نہیں؛ کانگریس نے بھی ان کے بیان کی حمایت کی ہے۔ نتیش رانے کے بیان پر براہ راست تبصرہ کرنے سے گریز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے کسی سوچ سمجھ کر ہی یہ بات کہی ہوگی اور وہ اس معاملے کی گہرائی میں نہیں جانا چاہتیں۔ امریتا فڑنویس کا یہ بیان وی ایچ پی کی ان ہدایات کے پس منظر میں آیا ہے جن میں مہاراشٹر میں گربا اور ڈانڈیا پروگراموں کے منتظمین سے مسلمانوں کے داخلے کو محدود کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ وی ایچ پی نے پروگراموں میں شرکت کرنے والوں کی شناخت سختی سے جانچنے، آدھار کارڈ کی تصدیق اور ماتھے پر تلک لگانے جیسی ہدایات بھی جاری کی ہیں تاکہ شرکا کی ہندو شناخت یقینی بنائی جاسکے۔ دوسری جانب نتیش رانے نے وی ایچ پی کے مطالبے کی حمایت کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ بعض افراد ہندو نام استعمال کرکے گربا پروگراموں میں داخل ہوتے ہیں اور ہندو خواتین کو 'لو جہاد' کے نام پر نشانہ بناتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر گربا اور نوراتری کے پروگرام 'لو جہاد' کا مرکز بنتے جارہے ہیں تو وی ایچ پی اور ہندوتوا کارکنوں کی ذمہ داری ہے کہ اسے روکیں۔ وی ایچ پی کی جانب سے مسلمانوں کے داخلے پر اعتراض کرتے ہوئے یہ دلیل بھی دی گئی کہ نوراتری صرف گانے اور رقص کا تہوار نہیں بلکہ دیوی کی پوجا کا موقع ہے اور جو لوگ مورتی پوجا کے خلاف ہیں، انہیں اس میں شرکت کیوں کرنی چاہیے۔ ادھر کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے امریتا فڑنویس کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں 'بھابھی جی' قرار دیا اور کہا کہ سب کو ساتھ لے کر چلنے کی ان کی سوچ قابلِ تعریف ہے۔ تاہم انہوں نے امریتا فڑنویس سے سوال کیا کہ اگر وہ واقعی مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز بیانات کے مخالف ہیں تو کیا وہ وزیراعلیٰ سے نتیش رانے کو وزارت سے ہٹانے کا مطالبہ بھی کریں گی، کیونکہ وڈیٹیوار کے مطابق رانے بار بار مسلم برادری کے خلاف اشتعال انگیز بیانات دیتے رہے ہیں۔

دون پولس نے اپنا انسانی فریضہ پورا کیا

لاوارث لاش کو مکمل رسومات کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا

دہرہ دون: 22 جولائی 2026 کو، ایک بیمار آدمی، پیاری لال، جس کی عمر تقریباً 55 سال تھی، لکشمن سدھا مندر کے گرد گھومتے ہوئے پایا گیا، جو اپنے نام کے علاوہ کوئی اور تفصیلات فراہم کرنے سے قاصر تھا۔ ان کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے انہیں علاج کے لیے 108 ایمبولینس کے ذریعے کورونیشن ڈسٹرکٹ ہسپتال بھیجا گیا۔ 4 ستمبر 2026 کو کورونیشن ڈسٹرکٹ ہسپتال سے ایک ڈیتھ میمو جاری کیا گیا جس میں ان کی موت کا ذکر کیا گیا۔ اس شخص کا پتہ اور خاندان کی تفصیلات معلوم نہیں تھیں، لہٰذا لاش کو شناخت کے لیے 72 گھنٹے کے لیے کورونیشن ڈسٹرکٹ اسپتال کے مردہ خانے میں رکھا گیا۔ لاش کی شناخت کے لیے تمام کوششیں کی گئیں لیکن 72 گھنٹے گزرنے کے باوجود لاش کی شناخت نہ ہو سکی۔ جس کے بعد نعش کا پنچنامہ (مرنے کے بعد رپورٹ) مکمل کر کے ضروری کارروائی شروع کر دی گئی۔ لاش کی شناخت کے لیے مختلف میڈیا کے ذریعے بڑے پیمانے پر تشہیر کے باوجود لاش کی شناخت نہ ہو سکی، مقررہ مدت ختم ہو گئی اور لاش کو نقصان پہنچا۔ 08-09-2026 کو، ڈوئی والا پولیس کی ٹیم نے متوفی کو ہندو سمجھتے ہوئے، مکمل ہندو رسومات اور رسومات کے مطابق لکھی باغ شمشان میں لاش کی آخری رسومات ادا کیں۔

منشیات سے پاک معاشرے کیلئے عزم، مکالمہ اور کمیونٹی یکجہتی ضروری

لوک بھون میں منعقد 'ایک پریاس، نشا مکت ہو سماج' پروگرام، تقریب میں ماہرین نے منشیات کے استعمال کے مضر اثرات اور احتیاطی تدابیر پر غور وخوض کیا

دہرہ دون: "ایک پریاس، نشا مکت ہو سماج" پروگرام کا انعقاد بدھ کو لوک بھون میں "منشیات سے پاک نوجوان ترقی یافتہ ہندوستان قرارداد مہم" کے حصے کے طور پر کیا گیا۔ گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس پروگرام کا مقصد نوجوانوں اور طلباء میں منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر میں تعلیمی اداروں اور کمیونٹی کی فعال شرکت کو یقینی بنانا تھا۔ اس تقریب میں "منشیات سے پاک اتراکھنڈ کے لیے دہرادون کا اعلان" بھی جاری کیا گیا۔ اس اعلامیے میں ریاست کو منشیات سے پاک بنانے کی کوششوں میں عوامی شرکت اور ٹھوس اقدامات پر زور دیا گیا ہے۔ اس میں دس اہم قراردادیں شامل ہیں جن میں نوجوانوں کو منشیات کی لت سے دور رکھنے میں خاندانوں کے کردار کو مضبوط بنانا، منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی اور سماجی شراکت میں اضافہ شامل ہے۔ اس کا مقصد سماج کے تمام طبقات کو شامل کر کے اتراکھنڈ کو منشیات سے پاک بنانے کی کوششوں کو تقویت دینا ہے۔ تقریب میں "نشے سے پاک، مضبوط تعلیمی اداروں کی تعمیر" کے موضوع پر ایک خصوصی گفتگو ہوئی۔ مباحثے کی نظامت جناب انوپ نوٹیال نے کی۔ دون یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر سریکھا ڈنگوال، سی آئی ایم ایس گروپ آف کالجز اور سجاگ انڈیا کے صدر مسٹر للت جوشی، ڈی بی ایس گلوبل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سنجے جسولا اور سوامی رام ہمالین یونیورسٹی، دہرادون کے صدر ڈاکٹر وجے دھسمانا نے شرکت کی۔ ماہرین نے تعلیمی اداروں میں انسداد منشیات کے

ماحول کو فروغ دینے، طلباء کی مشاورت اور آگاہی پروگراموں کو موثر بنانے کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سینئر صحافی مسٹر انوپم ترویدی کی طرف سے "منشیات سے پاک معاشرہ - کمیونٹی پر مبنی" پر ایک خصوصی بحث کا انعقاد کیا گیا۔ اسپیشل پرنسپل سکریٹری، کھیل، مسٹر امیت کمار سنہا، ڈاکٹر سلونی، میکس اسپتال کے سینئر ماہر نفسیات، ڈاکٹر ترپتا ٹھاکر، اتراکھنڈ ٹیکنیکل یونیورسٹی، دہرادون کی وائس چانسلر اور انسپکٹر جنرل، نیلیش آنند بھرنے نے بحث میں ماہرین کے طور پر حصہ لیا۔ ماہرین نے منشیات کے استعمال کی روک تھام میں خاندان، برادری، تعلیمی اداروں، انتظامیہ اور نوجوانوں کے مشترکہ کردار کی اہمیت پر زور دیا۔

اس موقع پر گورنر نے کہا کہ منشیات کا استعمال نہ صرف انفرادی صحت کو متاثر کرتا ہے بلکہ خاندان، معاشرے اور قوم کی ترقی کے لیے بھی سنگین چیلنج ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ منشیات کے خلاف مہم کو صرف حکومتی کوششوں تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے ایک عوامی تحریک میں تبدیل کیا جانا چاہیے۔ نوجوانوں، تعلیمی اداروں، والدین، سماجی تنظیموں اور کمیونٹی کی فعال شرکت ضروری ہے۔ گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوانوں میں بے پناہ توانائی، ہنر اور قوم کی تعمیر کی صلاحیت موجود ہے۔ اس توانائی کو مثبت انداز میں استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کھیل، تعلیم، ہنرمندی کی ترقی، تخلیقی سرگرمیوں اور روزگار کے مواقع کو فروغ دیا جائے۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ خود بھی منشیات سے دور رہیں اور اپنے اردگرد رہنے والوں میں بھی منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں شعور بیدار کریں۔ انہوں نے کہا کہ نشے کی لت سے نمٹنے کے لیے بیداری، روک تھام، علاج اور بحالی کے لیے اتحاد کی ضرورت ہے۔ تعلیمی اداروں کو منشیات سے پاک ماحول کو فروغ دینا چاہیے اور طلبہ کے لیے مؤثر مشاورت اور ذہنی صحت کی معاونت کو یقینی بنانا چاہیے۔ پولیس، ماہرین نفسیات، سماجی تنظیموں اور دیگر متعلقہ اداروں کو بھی اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ منشیات کی لت کے مسئلے پر قابو پانے میں خاندان خصوصاً ماں کا کردار بہت اہم ہے۔ خدا نے ماں کو زندگی کی سب سے خوبصورت اور پہلی شفا دینے والی کے طور پر پیدا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب بیٹا نشے کا شکار ہوتا ہے تو ماں کو سب سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے منشیات کی لت کے مسئلے سے نمٹنے میں ماں کا کردار بہت اہم ہے۔ پروگرام کا آغاز اعلیٰ تعلیم کے ایڈیشنل سکریٹری جناب منوج گوئل کے خطبہ استقبالیہ سے ہوا۔ انہوں نے پروگرام کے مقاصد کا خاکہ پیش کیا اور منشیات کے استعمال کے خلاف عوامی بیداری اور عوامی شرکت کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد اتراکھنڈ کے زونل ڈائریکٹر مسٹر دیو آنند نے "منشیات کی روک تھام اور نوجوانوں کی چوکسی" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دون یونیورسٹی کے تھیٹر ڈیپارٹمنٹ نے منشیات کی لت کے مضر اثرات اور اس سے بچاؤ کا پیغام دینے کے لیے ایک موثر اسٹریٹ پلے پیش کیا۔ اس ڈرامے میں نوجوانوں کو منشیات سے دور رہنے اور صحت مند طرز زندگی اپنانے کی ترغیب دی گئی۔ طلبہ کے لیے سوال و جواب کا سیشن بھی منعقد ہوا۔ طلباء نے ماہرین سے بات چیت کی اور منشیات کی لت سے بچاؤ، دماغی صحت، بحالی اور چھوڑنے کے بعد معمول کی زندگی میں واپس آنے سے متعلق مختلف موضوعات پر سوالات پوچھے۔ اس موقع پر گورنر نے ڈاکٹر روہت رستوگی کی تحریر کردہ کتاب "ڈرگ فری نوتعمیر" کا اجراء کیا۔ پروگرام کے دوران، گورنر نے طلباء اور شرکاء کو "منشیات سے پاک عہد" کا انتظام کیا۔

منشیات سے پاک معاشرے کیلئے محکمہ تال میل سے چلائیں عوامی بیداری مہم

منشیات کے ہاٹ سپاٹ کی GIS میپنگ کر کے موثر کارروائی کی اے ڈی ایم نے دی ہدایت

دہرہ دون: ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان کی ہدایات کی تعمیل میں ضلعی سطح کی کمیٹی (ENCORD) کی ایک میٹنگ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر کے کمرے میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ)، اسمرتی پرمار نے کی، جس میں افیون پوست کی کاشت کی مکمل روک تھام اور منشیات کے استعمال اور متعلقہ قانون کے تحت قانون نافذ کرنے والے قوانین کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ 1985 میٹنگ میں، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) نے متعلقہ محکموں کے افسران کو ہدایت کی کہ وہ منشیات کے غیر قانونی کاروبار اور منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے تال میل سے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کا استعمال نہ صرف امن و امان کا مسئلہ ہے بلکہ معاشرے خصوصاً نوجوان نسل کے مستقبل کے لیے بھی ایک سنگین چیلنج ہے۔ اس سے نمٹنے کے لیے، ایک جامع عوامی بیداری مہم کے ساتھ ساتھ نافذ کرنے والی کارروائی بھی ضروری ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) نے محکمہ تعلیم، محکمہ پولیس، محکمہ صحت، اور محکمہ سماجی بہبود کو ہدایت کی کہ وہ منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں عوامی بیداری مہم کو مربوط کریں اور چلائیں۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات اور احتیاطی تدابیر سے آگاہ کرنے کے لیے اسکولوں اور کالجوں میں ورکشاپس، آگاہی پروگرام اور ڈائیلاگ سیشنز کا باقاعدگی سے انعقاد کیا جانا چاہیے۔ محکمہ پولیس کو ضلع میں منشیات سے متاثرہ اور حساس ہاٹ سپاٹ علاقوں کی جی آئی ایس میپنگ کرنے کی ہدایت دی گئی۔ یہ بھی ہدایت کی گئی کہ ایسے علاقوں کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے اور منشیات کی غیر قانونی تجارت اور منشیات کی خرید و فروخت میں ملوث افراد کے خلاف موثر اور سخت کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ محکمہ ایکسائز کو پوست کی کاشت کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے متعلقہ علاقوں میں باقاعدگی سے چھاپے مارنے کی ہدایت کی گئی۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) نے کہا کہ منشیات کے نیٹ ورکس کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کے ساتھ ساتھ، منشیات کے استعمال سے متاثرہ افراد کی نشاندہی کرنے اور ضرورت کے مطابق انہیں صحت اور سماجی بحالی میں مدد فراہم کرنے کے لیے محکمانہ ہم آہنگی کو بھی نافذ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ضلع میں منشیات کے خلاف مہم مسلسل، موثر اور نتیجہ خیز ہو۔ انہوں نے تمام متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے اپنے اقدامات اور عوامی آگاہی کے پروگراموں کا باقاعدگی سے جائزہ لیں اور ٹھوس ایکشن پلان کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں۔ میٹنگ میں چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر منوج کمار شرما، پولس سرکل آفیسر انکت کنڈاری، ضلع سماجی بہبود آفیسر دیپانکر گھلڈیال، ایکسائز انسپکٹر شیو پرساد ویاس کے علاوہ تعلیم، پولیس، صحت، آبکاری، اور دیگر متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔

قومی لوک عدالت 12 ستمبر کو منعقد کی جائے گی

معاملات کو سمجھوتہ کے ذریعے تیزی سے حل کیا جائیگا، زیرالتوا کمپاؤنڈ ایبل کریمنل، چیک باؤنس، بینک لون، فیملی اور دیوانی مقدمات کی سماعت کی جائے گی

دہرہ دون: نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی (NALSA) کی ہدایات کی تعمیل میں، ہائی کورٹ لیگل سروسز کمیٹی 12 ستمبر 2026 بروز ہفتہ کو معزز ہائی کورٹ کمپلیکس، نینی تال میں ایک قومی لوک عدالت کا انعقاد کرے گی۔ لوک عدالت کا مقصد باہمی رضامندی، سمجھوتہ اور مفاہمت کے ذریعے زیر التواء مقدمات اور تنازعات کے فوری اور موثر حل کو یقینی بنانا ہے۔ قومی لوک عدالت مختلف قسم کے مقدمات کی سماعت کرے گی، جن میں دیوانی اور قابل تعمیل فوجداری مقدمات بھی شامل ہیں، جنہیں باہمی سمجھوتہ کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ ان میں قابل تعزیر فوجداری مقدمات، نیگوشی ایبل انسٹرومنٹ ایکٹ کے سیکشن 138 کے تحت چیک باؤنس کیسز، بینک قرض اور مالی تنازعات، مزدوری اور ملازمت کے معاملات، بجلی اور پانی کے بلوں سے متعلق تنازعات، خاندانی اور ازدواجی تنازعات، زمین کے حصول، معاوضے اور دیگر دیوانی معاملات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر دیوانی مقدمات جو باہمی رضامندی سے طے کیے جاسکتے ہیں بھی لوک عدالت میں سنے جائیں گے۔ لوک عدالت کے ذریعے مقدمات کے حل سے فریقین کے وقت اور پیسے کی بچت ہوتی ہے اور طویل عدالتی عمل اور بار بار التواء سے راحت ملتی ہے۔ باہمی رضامندی سے تنازعات کا حل بھی باہمی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔ لوک عدالت میں کیس کے تصفیہ ہونے پر، قواعد کے مطابق جمع کرائی گئی کورٹ فیس کی واپسی کا بھی انتظام ہے۔ ہائی کورٹ لیگل سروسز کمیٹی کے مطابق، وہ پارٹیاں یا وکیل جو جسمانی طور پر قومی لوک عدالت میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں وہ بھی ہائی کورٹ کی آفیشل ویب سائٹ پر دستیاب لنک کے ذریعے عملی طور پر کارروائی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ہائی کورٹ لیگل سروسز کمیٹی نے ان وکلاء اور مدعیان سے اپیل کی ہے جو آئندہ قومی لوک عدالت میں اپنے مقدمات کا تصفیہ کروانا چاہتے ہیں وہ اپنے مقدمات متعلقہ بنچ کے سامنے 11 ستمبر 2026 یا اس سے پہلے درج کرائیں، تاکہ ضروری طریقہ کار اور تیاریوں کو بروقت مکمل کیا جا سکے۔ قومی لوک عدالت کے بارے میں مزید معلومات کے لیے یا اپنے مقدمات کی فہرست میں مدد کے لیے، مدعی ہائی کورٹ لیگل سروسز کمیٹی کے دفتر سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ کمیٹی نے زیادہ سے زیادہ مدعیان سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور باہمی رضامندی سے اپنے مقدمات کو جلد نمٹائیں۔

'بازیابی مہم محاذ' کی قابل اعتراض پوسٹس پر کانگریس کارکنان خفا

سواتی نیگی شکایت درج کرانے کے لیے سواتی نیگی کے ساتھ ایس ایس پی کے دفتر پہنچی

دہرہ دون: اتراکھنڈ کانگریس کے عہدیداروں اور کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے ریاستی سکریٹری سواتی نیگی کے ساتھ آج سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے دفتر کا دورہ کیا تاکہ اتراکھنڈ میں سوشل میڈیا کے ذریعہ سیاسی مخالفین کو بدنام کرنے اور ان کی عزت اور کردار پر سوال اٹھانے کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف احتجاج کیا جا سکے۔ کانگریس کارکنوں نے دہرادون دیہی پولیس سپرنٹنڈنٹ جیا بلونی سے ملاقات کی اور ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں سوشل میڈیا پیج کے آپریٹرز کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا جس کا نام "ریکوری کمپین فرنٹ" ہے۔ کانگریس کی ریاستی سکریٹری سواتی نیگی نے جذباتی ہو کر کہا کہ سیاسی مخالفت سب سے بہتر ہے لیکن عورت کے کردار اور خاندانی عزت کو نشانہ بنانا کسی بھی مہذب معاشرے میں نا قابل قبول ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک شادی شدہ خاتون ہے، جس کا خاندان اور سسرال ہے۔ اس کے باوجود سوشل میڈیا پر ان کی سیاسی اور سماجی زندگی کے بارے میں جو توہین آمیز تبصرے اور گمراہ کن مواد پھیلائے جا رہے ہیں وہ محض ان کی ذاتی توہین نہیں بلکہ ان کے پورے خاندان کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہے۔ سواتی نے کہا کہ یہ پوسٹ نہ صرف ان کے اپنے وقار پر سوالیہ نشان لگاتی ہے بلکہ پرتاپ نگر کے معزز ایم ایل اے وکرم سنگھ نیگی اور سابق اسپیکر کرن مہارا کے وقار پر بھی سوال اٹھاتی ہے، جو دونوں ان کے لیے باپ کی طرح ہیں۔ انہوں نے کہا، "سیاست میں ہم تنقید سننے اور سوالوں کے جواب دینے کے لیے تیار ہوتے ہیں، لیکن کسی کو میرے کردار پر سوال کرنے کا حق نہیں، ایک خاتون ہونے کے ناطے مجھے سب سے زیادہ تکلیف یہ ہے کہ سیاسی مخالفت کی آڑ میں میرے خاندان اور سسرال والوں کی ساکھ کو داغدار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میری لڑائی صرف میری نہیں بلکہ ہر اس عورت کی عزت کے لیے ہے جو سوشل میڈیا کے ذریعے بدنام ہو رہی ہے۔"

سواتی نیگی نے بتایا کہ اس سلسلے میں پولیس میں پہلے ہی تحریری شکایت درج کرائی جا چکی ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا کہ 28 دسمبر 2025 کو کانگریس کے ریاستی صدر کی ہدایت پر 'ریکوری کمپین فرنٹ' کے ڈائریکٹر کے خلاف شکایت درج کرانے کی کوشش کی گئی، لیکن متوقع کارروائی نہیں کی گئی۔ اس کے بعد، 28 فروری 2026 کو، مذکورہ سوشل میڈیا پیج نے دوبارہ کانگریس پارٹی اور کانگریس لیڈروں کو نشانہ بناتے ہوئے ایک ویڈیو پوسٹ کیا، جس سے ان کی سیاسی اور سماجی ساکھ کو داغدار کیا گیا۔ کانگریس کارکنوں نے کہا کہ سوشل میڈیا یقیناً اظہار رائے کی آزادی کا ایک ذریعہ ہے، لیکن اس کا استعمال کسی شخص کی شبیہ کو خراب کرنا، ان کے کردار کو مجروح کرنا، یا کسی خاندان کی ساکھ کو نقصان پہنچانا آزادی نہیں بلکہ قانون کا غلط استعمال ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پولیس انتظامیہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے، متعلقہ سوشل میڈیا اکاؤنٹ آپریٹرز کی شناخت کرے اور آئی ٹی ایکٹ اور تعزیرات ہند کی متعلقہ دفعات کے تحت فوری کارروائی کرے۔

بھگوان کرشنا کی پیدائش کے چھٹے دن کے موقع پر نیشِ وِل روڈ پر ایک زبردست دعوت کا انعقاد

دہرہ دون: آج بھگوان کرشن کے چھٹے دن کے موقع پر ہزاروں لوگوں نے بھگوان کرشن کا نذرانہ وصول کیا اور دعوت میں جئے شری کرشنا کا نعرہ لگایا، یہ روایت برسوں سے نیش وِل روڈ پر یووا سیوا دل کی طرف سے رکھی گئی ہے۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس کمیٹی کے سینئر نائب صدر سوری کانت دھسمانا نے اپنے ہاتھوں سے عقیدت مندوں میں پرساد تقسیم کیا اور چھٹھی کے تہوار کے موقع پر عوام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ بھگوان کرشن جنہوں نے دواپر دور میں جنم لیا تھا، نے خود گیتا کی تعلیمات میں اعلان کیا تھا کہ "اے ارجن، میں نارائن ہوں، جب بھی زمین پر مذہب کو نقصان پہنچتا ہے، تب بھی ظلم ہوتا ہے۔ اولیاء ؒ وحضرات، پھر میں خود روئے زمین پر جنم لیتا ہوں اور شریروں کو نیست و نابود کرتا ہوں اور اولیاء ؒ وحضرات کا بھلا کرتا ہوں اور زمین سے گناہ کو مٹا دیتا ہوں، یہ سلسلہ زمانوں سے چلا آ رہا ہے۔ شری دھسمانا نے کہا کہ سناتن دھرم کے پیروکار آج جنم اشٹمی کے دن انسانی شکل میں جنم لینے والے بھگوان کرشن کے دن پورے ملک اور دنیا میں چھٹھی منا رہے ہیں۔ شری دھسمانا نے چھٹھی کے تہوار کے موقع پر تمام کرشن بھکتوں کو مبارکباد دی۔ اس موقع پر مسٹر سنجے کمار کنوجیا، کدو، مسٹر دنیش کوشل، مسٹر امیچند سونکر، مسٹر آنند سنگھ پنڈیر، مسٹر سشیل ڈوول، مسٹر ونیت ناگپال، مسٹر پرکاش چند، مسٹر کشور گیرا، مسٹر راج راوت، مسٹر شبھ ماتا ماتا، مسٹر راہول، مسٹر کرتہ ماتا، مسٹر سنجے کمار کنوجیہ موجود تھے۔

اتراکھنڈ ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینک انتخابات: بی جے پی کا گڑھوال ڈویژن میں کلین سویپ

دہرہ دون: ٹہری، اترکاشی، پوڑی، چمولی اور ہریدوار اضلاع میں صدور کا انتخاب کیا گیا ہے۔ گڑھوال ڈویژن میں چھ ضلع کوآپریٹو بینکوں کے انتخابات میں، بی جے پی کے حمایت یافتہ امیدواروں نے صدر اور نائب صدر کے عہدوں پر بلا مقابلہ جیت لیا۔ پہلی بار انتخابات میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن نافذ کیا گیا۔ کوآپریٹو وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے کہا، "عوام نے بی جے پی کی پالیسیوں پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔" انہوں نے بلا مقابلہ منتخب ہونے والے تمام امیدواروں کو مبارکباد دی۔ راوت نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ نومنتخب عہدیدار تعاون پر مبنی تحریک کو ایک نئی سمت دیں گے۔ یہ انتخابات گڑھوال ڈویژن کے دہرادون، چمولی، اترکاشی، پوڑی گڑھوال (کوٹ دوار)، ٹہری گڑھوال اور ہریدوار اضلاع میں ہوئے تھے۔ ان تمام اضلاع میں بی جے پی کے حمایت یافتہ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ منجیت سنگھ دہرادون میں صدر بنے، گجیندر سنگھ راوت چمولی میں، اور شاردا رانا اترکاشی میں۔ پنچ راوت پوڑی گڑھوال میں صدر منتخب ہوئے، سبھاش چندر تہری گڑھوال میں اور چندر چودھری ہریدوار میں صدر منتخب ہوئے۔ مزید برآں، تمام چھ ضلع کوآپریٹو بینکوں میں نائب صدر کے عہدوں پر بی جے پی کے حمایت یافتہ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ نائب صدر کے عہدوں کے لیے ہونے والے انتخابات میں دہرادون سے بھیم سنگھ، چمولی میں آرتی دیوی، ہریدوار میں سشیل راٹھی، تہری گڑھوال میں ونود راوت، اترکاشی میں ہریوم سنگھ اور کوٹ دوار میں سریندر پرتاپ سنگھ نائب صدر منتخب ہوئے۔ پہلی بار کوآپریٹو انتخابات میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن نافذ کیا گیا ہے۔ یہ قدم خواتین کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ ریاست کے دس ضلعی کوآپریٹو بینکوں میں سے صدر کا عہدہ اترکاشی، الموڑہ اور ادھم سنگھ نگر میں خواتین کے لیے محفوظ ہے۔

ڈسٹرکٹ پلاننگ کمیٹی انتخابات 2026 انتخابی فہرست کے مسودے کی اشاعت

دہرہ دون: 2026 کے ضلعی منصوبہ بندی کمیٹی کے اراکین کے انتخابات کے لیے میونسپل اور ضلع پنچایت وار انتخابی فہرستوں کے ضمیمہ-1 اور ضمیمہ-2 کے مسودے شائع کر دیے گئے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ/ ریٹرننگ آفیسر کے دفتر کی طرف سے جاری کردہ معلومات کے مطابق، مندرجہ بالا مسودات دہرادون کے نوٹیفکیشن نمبر 685/R.N.A.-03/1452/2023، مورخہ 2 ستمبر 2026، اور اس دفتر کے نوٹس نمبر 287، 25 ستمبر 2023 کے مطابق شائع کیے گئے ہیں۔ اتراکھنڈ کے ریاستی الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق، ضلع مجسٹریٹ/ ریٹرننگ آفیسر ڈاکٹر آشیش چوہان نے عوام کو مطلع کیا ہے کہ شائع شدہ انتخابی فہرست کے مسودوں کا جائزہ لے کر اور مقررہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے دعوے اور اعتراضات جمع کیے جا سکتے ہیں۔ انتخابی عمل سے متعلق معلومات اور ضروری ہدایات کی تعمیل کو یقینی بنانے کی اپیل کی گئی ہے۔

اسٹارٹ اپ سے گلوبل تک چھتیس گڑھ کی نئی اُڑان

دہرہ دون: حکومت نے چھتیس گڑھ کے نوجوانوں اور صنعت کاروں کے لیے دو اہم فیصلے لیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائی کی صدارت میں ہونے والی کابینہ کی میٹنگ نے اگلے پانچ سالوں کے لیے 500? کروڑ کے "چیف منسٹر اسٹارٹ اپ اور NIPUN مشن" اور "چھتیس گڑھ ایکسپورٹ پروموشن پالیسی 2026-"30 کو منظوری دی۔ اسٹارٹ اپ مشن سے نوجوانوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ ریاست کے تمام 33 اضلاع میں انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ سینٹرز، 100 ایمرجنگ ٹیکنالوجی لیبز، اور 5 انڈسٹری ایکسی لینس سینٹر قائم کیے جائیں گے۔ اس سے نوجوانوں کو ان کے اپنے اضلاع میں اپنے کاروباری خیالات کو سمجھنے، نئی ٹیکنالوجیز سیکھنے اور انہیں کاروبار میں تبدیل کرنے کے لیے بہتر سہولیات فراہم ہوں گی۔ NIPUN جاب انجن کے ذریعے صنعتی ضروریات کے مطابق تربیت نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع میں بھی اضافہ کرے گی۔ اس کا مقصد نوجوانوں کو نہ صرف ملازمتیں تلاش کرنے کے لیے بااختیار بنانا ہے بلکہ ایسے کاروبار پیدا کرنا ہے جو دوسروں کو روزگار فراہم کر سکیں۔ برآمدی پالیسی سے ریاست کے کسانوں، پروڈیوسروں، صنعتوں اور کاروباروں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ زرعی اور صنعتی مصنوعات کے معیار کو بہتر بنانے اور ان کی غیر ملکی منڈیوں میں مارکیٹنگ پر زور دیا جائے گا۔ کاروباری اداروں کو ای کامرس، تجارتی میلوں اور نمائشوں کے ذریعے بین الاقوامی صارفین تک پہنچنے کا موقع ملے گا۔

رائے بریلی میں راہل کے جنتا درشن میں فریادیوں کا امنڈ پڑا سیلاب

ہر عام وخاص نے مل کر کی اپنے دل کی بات، سپا کارکنوں نے بھی رکھا اپنا مطالبہ

رائے بریلی: (پی این ایس) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے رائے بریلی کے دورے کے آخری دن بدھ کو بھوئی مؤ گیسٹ ہاؤس میں منعقدہ جنتا درشن میں بڑی تعداد میں لوگ اپنی شکایات کے ساتھ پہنچے۔ صبح 9 بجے کے قریب شروع ہونے والے جنتا درشن میں راہل گاندھی کو لوگوں سے ملتے اور ان کے مسائل اور مطالبات سنتے دیکھا گیا۔ گیسٹ ہاؤس کے باہر لوگوں کی لمبی قطار دیکھی گئی جب کہ حفاظتی اقدامات کے باعث ایک ایک کر کے داخلے کی اجازت دی گئی۔ کانگریس کارکنوں کے علاوہ، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور عوام کے ارکان نے راہل گاندھی سے ملاقات کی تا کہ مقامی خدشات کا اظہار کیا جاسکے۔ سماج وادی پارٹی کے لیڈروں اور کارکنوں نے بھی ان سے ملاقات کی اور مختلف مسائل کو اٹھایا۔ اس سے رائے بریلی میں کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے درمیان سیاسی تال میل کو بھی اجاگر کیا گیا۔ ملائم سنگھ یوتھ بریگیڈ کے ریاستی سکریٹری اکھلیش ماہی نے راہل گاندھی سے ملاقات کی اور 1999 کی کارگل جنگ میں شہید ہونے والے رائے بریلی کے راجندر یادو کے نام پر ایک یادگار اور چوک تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا۔ ماہی نے کہا کہ راجندر یادو ملک کی خدمت کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے، لیکن آج تک رائے بریلی میں ان کے نام پر نہ کوئی مجسمہ بنایا گیا ہے اور نہ ہی کوئی یادگار۔ اکھلیش ماہی کے مطابق انہوں نے راہل گاندھی سے شہید کے اعزاز میں ایک یادگار اور چوک تعمیر کرنے کی درخواست کی جس پر راہل گاندھی نے انہیں فوری کارروائی کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی ایک ممتاز لیڈر ہیں اور ان کی حمایت سے اس بار بی جے پی کو چیلنج کیا جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آل انڈیا الائنس آئندہ اسمبلی انتخابات میں اتر پردیش میں قطعی اکثریت کے ساتھ حکومت بنائے گی۔ خواتین کانگریس عہدیداروں نے بھی راہل گاندھی سے جنتا درشن میں ملاقات کی۔ رائے بریلی خواتین

کانگریس کی صدر لکشمی سنہا نے راہل گاندھی کو راکھی باندھی اور تلک لگایا۔ انہوں نے کہا کہ کارکنوں نے 2029 میں راہل گاندھی کو وزیر اعظم بنانے کا عہد کیا ہے۔ انہوں نے راہل گاندھی سے کہا کہ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اب تھوڑی زیادہ محنت کی ضرورت ہے، اور کانگریس کارکنان پوری طرح پر عزم ہیں۔ فریڈم فائٹر جانشین تنظیم کے صدر انیل مشرا نے راہل گاندھی کو ایک میمورنڈم بھی پیش کیا۔ انہوں نے ریاست کے مجاہدین آزادی اور شہیدوں کی قربانیوں کے تحفظ اور منشی گنج شہداء کی یادگار پر نامکمل آرائش کے کام کو تیزی سے مکمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس خواتین کی ضلع صدر شیلجا سنگھ نے راہل گاندھی سے ملاقات کی اور انہیں رائے بریلی پہنچنے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے طالب علم کے ایک پروگرام میں نوجوانوں کی آواز اٹھانے پر راہل گاندھی کی تعریف کی اور کہا کہ وہ ان کے مستقبل کی آواز ہیں۔ اس دوران برہما کماری انسٹی ٹیوٹ کی جیوتی بھابھی نے بھی راہل گاندھی سے ملاقات کی۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ رائے بریلی کا دورہ کرتے رہیں اور شہر کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اس نے اسے ایک مقدس دھاگہ اور ایک یادگار پیش کیا۔ جیوتی بھابھی کے مطابق راہول گاندھی نے گرمجوشی سے مقدس دھاگے اور یادگار کو قبول کیا اور انسٹی ٹیوٹ کا دورہ کرنے کا وعدہ کیا۔ راہل گاندھی کے دورے کے دوران منگل کی رات صرافہ تاجروں سے ملاقات بھی موضوع بحث رہی۔ پربھوٹاؤن میں صرافہ تاجر بھنا ترویدی کی رہائش گاہ پر منعقدہ میٹنگ میں تاجروں نے سونے اور چاندی کی تجارت میں تقریباً 50 فیصد کمی کا مسئلہ اٹھایا۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ اس سے ان کا کاروبار متاثر ہو رہا ہے۔ راہل گاندھی نے انہیں یقین دلایا کہ سونے اور چاندی پر جی ایس ٹی میں اضافہ کا مسئلہ پارلیمنٹ میں اٹھایا جائے گا۔ اپنے رائے بریلی دورے کے آخری دن راہل گاندھی MPLADS فنڈ سے تقریباً 3 کروڑ روپے کے مختلف پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد وہ دوپہر 12 بجے کے قریب سیونگ بلڈنگ میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کوآرڈینیشن اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے لیڈروں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو

بی جے پی جمہوریت کی دشمن ہے، جمہوری نظام کو تباہ کرنے پر تلی ہے: اکھلیش

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی جمہوریت کی دشمن ہے اور جمہوری نظام کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ بی جے پی ایک سیاسی ٹولہ اور بے ایمان لوگوں کا گروہ ہے۔ بی جے پی نفرت پھیلانے کو اپنی کامیابی سمجھتی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے لیڈروں اور کارکنوں کو بی جے پی سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ بدھ کے روز لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں مختلف اضلاع سے آئے ہوئے لیڈروں اور کارکنوں کی بڑی تعداد سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نے لوک نائک جے پرکاش نارائن کو دھوکہ دیا ہے۔ سماج وادی حکومت کے دور میں تعمیر کی گئی دلکش عمارت، جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سنٹر کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ بی جے پی نے جے پی کے نام کی عمارت کیوں بیچی؟

مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی اور کمیشن لینا عروج پر ہے۔ بی جے پی نے سماج وادی پارٹی کے دور حکومت میں بنائے گئے کئی سرکاری پروجیکٹوں کو فروخت کیا ہے، جن میں پلاسیو مال، کسان بازار اور قنوج گائے کے دودھ پلانٹ شامل ہیں۔ بی جے پی حکومت سماج وادی پارٹی کے دور حکومت میں ریاست میں ہوئی ترقی کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی حکومت نے اتر پردیش میں کوئی کام نہیں کیا۔ اپنے دس سالہ دور حکومت میں بی جے پی نے کرپشن اور بجٹ کو لوٹنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ بی جے پی حکومت کے تحت بنائے گئے ہائی ویز اور ایکسپریس وے میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی ہے۔ جل جیون مشن کے تحت پانی کے ٹینک مسلسل گر رہے ہیں۔ یہ ٹینک بی جے پی کی بدعنوانی کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں ہیں۔ ریاست کے ہر محکمے میں کرپشن اور لوٹ مار عروج پر ہے۔ طبی اور صحت کا نظام درہم برہم ہے۔ غریبوں کو علاج نہیں مل رہا۔ ہسپتالوں میں مریضوں کو موسمی اور متعدی امراض کا علاج نہیں مل رہا۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کوئی کام نہیں کرتی۔ یہ اپوزیشن پارٹیوں بالخصوص سماج وادی پارٹی پر بے بنیاد الزامات لگا کر انہیں بدنام کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ یہ عوام کو گمراہ کرتا ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کارکنوں سے کہا کہ انہیں عوام کے درمیان رہنا ہے۔ ان کے رویے اور زبان میں شائستگی ہونی چاہیے۔ عوام سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانے کے لیے تیار ہے۔ 2027 کا الیکشن جیتنا ہے۔ عوام کو بی جے پی کی غلط حکمرانی سے نجات ملے گی۔ اسی لیے بی جے پی سماج وادی پارٹی اور پی ڈی اے سے خوفزدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کسانوں، نوجوانوں اور مزدوروں کے خلاف ہے۔ بی جے پی نے سماج کے ہر طبقے کو دھوکہ دیا ہے۔ مہنگائی بڑھا کر عوام کی جیبوں کو لوٹا ہے۔ پیٹرول میں ایتھنول کی ملاوٹ کر کے گاڑیوں کے انجنوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ لوگوں کا بڑا نقصان ہوا ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں کسانوں کے لیے فیصلے کیے جائیں گے۔ گنے کے کاشتکاروں کو ان کے گنے کی ادائیگی 24 گھنٹے کے اندر کر دی جائے گی۔ کسانوں کو کھاد، بیج اور پانی وقت پر ملے گا۔ کسانوں کو سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

یوپی 2027 الیکشن کی تیاری میں مصروف ہوئی عآپ، اکتوبر سے عوامی ریلیاں

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ میں عام آدمی پارٹی کے اتر پردیش کے انچارج اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ کی صدارت میں ریاستی عہدیداروں کی میٹنگ ہوئی۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں، بوتھ سطح پر تنظیم کو مضبوط بنانے اور مفاد عامہ کے مسائل پر تحریک کو تیز کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں سنجے سنگھ نے پارٹی کے آنے والے پروگراموں کی تفصیلات فراہم کیں اور یوگی حکومت پر بدعنوانی، بے روزگاری، مہنگائی اور نفرت کی سیاست پر تنقید کی۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ ستمبر کے آخری ہفتے سے ریاست کے تمام اسمبلی حلقوں میں کارکن کانفرنسیں شروع ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اے اے پی کتنی سیٹوں پر مقابلہ کرے گی اور اس کی حکمت عملی قومی کنوینر اروند

کیجریوال اور مرکزی قیادت کے ساتھ بات چیت کے بعد طے کی جائے گی۔ بھگت سنگھ کی یوم پیدائش پر تقریبات، اکتوبر سے عوامی ریلیاں: انہوں نے کہا کہ 27 ستمبر کو شہید اعظم بھگت سنگھ کے یوم پیدائش کے موقع پر تمام اضلاع میں سیمینار اور خون کے عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس کے بعد اکتوبر سے بے روزگاری، مہنگائی، سماجی ناانصافی، بدعنوانی اور نفرت کی مبینہ سیاست کے خلاف ریاست گیر عوامی مارچ نکالا جائے گا۔ سنجے سنگھ نے رام پتھ سے لے کر جل جیون مشن تک ہر چیز میں بدعنوانی کا الزام لگایا۔ انہوں نے بریلی میں پانی کے بہنے والے ٹینک کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت پر حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے پاس کوئی ٹھوس ترقیاتی ایجنڈا نہیں ہے اور وہ مذہبی مسائل کے ذریعہ عوام کی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹا رہی ہے۔

یوپی میں سرکاری ڈاکٹر 70 سال کی عمر تک دے سکیں گے خدمات: برجیش

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں سرکاری صحت خدمات کو مزید مضبوط بنانے کی سمت میں ریاستی حکومت نے اہم پہل کی ہے۔ اب سرکاری ڈاکٹر ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ تقرری کے ذریعے 70 سال کی عمر تک اپنی خدمات انجام دے سکیں گے۔ اس وقت سرکاری ڈاکٹر 65 سال کی عمر تک خدمات انجام دیتے ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر برجیش پاٹھک کی ہدایت پر محکمہ صحت کی جانب سے اس سلسلے میں حکم جاری کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ ریاست کے سرکاری اسپتالوں، کمیونٹی ہیلتھ سینٹرز (سی ایچ سی) اور پرائمری ہیلتھ سینٹرز (پی ایچ سی) میں روزانہ بڑی تعداد میں مریض علاج کے لیے پہنچتے ہیں۔ ایسے میں تجربہ کار ڈاکٹروں کی خدمات طویل عرصے تک دستیاب ہونے سے مریضوں کو ماہر طبی مشورہ اور بہتر علاج کی سہولت مل سکے گی۔ حکومت کی اس پہل سے اسپتالوں اور صحت مراکز کو بھی راحت ملنے کی امید ہے، خاص طور پر ان مراکز میں جہاں ماہر ڈاکٹروں کی کمی کا سامنا رہتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اہل اور تجربہ کار ڈاکٹروں کو دوبارہ خدمات کا موقع ملنے سے طبی عملے کی کمی کو کسی حد تک پورا کیا جاسکے گا۔

ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے بتایا کہ صوبائی طبی وصحت خدمات کیڈر محکمہ صحت کا اہم طبی کیڈر ہے۔ اس میں میڈیکل افسران کے ساتھ ماہر ڈاکٹر بھی شامل ہیں، جو ریاست کے سرکاری اسپتالوں، سی ایچ سی اور پی ایچ سی میں صحت خدمات کی اہم ذمہ داریاں سنبھالتے

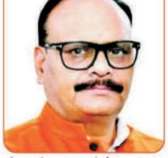

ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد اہل اور تجربہ کار ڈاکٹروں کو 70 سال کی عمر تک خدمات انجام دینے کا موقع ملنے سے ان کے طویل تجربے کا براہ راست فائدہ مریضوں کو حاصل ہوگا۔ ان ڈاکٹروں کی مہارت خاص طور پر ایسے طبی شعبوں میں کارآمد ثابت ہوسکتی ہے جہاں ماہرین کی کمی ہے۔ برجیش پاٹھک نے کہا کہ اس فیصلے سے خاص طور پر ان طبی شعبوں میں یہ نظام مؤثر ثابت ہوگا جہاں ماہر ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں صحت خدمات کو مضبوط بنانے میں بھی تجربہ کار ڈاکٹروں کا اہم کردار ہوسکتا ہے۔ ریاست کے دیہی علاقوں میں موجود سرکاری صحت مراکز پر مریضوں کی بڑی تعداد علاج کے لیے منحصر رہتی ہے۔ ایسے میں تجربہ کار ڈاکٹروں کی دستیابی سے نہ صرف علاج کی سہولت بہتر ہوسکتی ہے بلکہ مریضوں کو پیچیدہ طبی مسائل کے لیے ماہر مشورہ بھی مقامی سطح پر مل سکے گا۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے بتایا کہ محکمہ صحت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کو ڈاکٹروں کی ریٹائرمنٹ کے بعد 70 سال کی عمر تک دوبارہ تقرری سے متعلق حکم جاری کرنے کا عمل آگے بڑھانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حکومت کا مقصد تجربہ کار ڈاکٹروں کی مہارت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتے ہوئے اتر پردیش کی سرکاری صحت خدمات کو مزید مؤثر، قابل رسائی اور معیاری بنانا ہے۔ اس فیصلے کے ذریعے حکومت ایک جانب تجربہ کار طبی ماہرین کی خدمات کا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے، تو دوسری جانب سرکاری اسپتالوں اور صحت مراکز میں ماہر ڈاکٹروں کی دستیابی کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اشوک سدھارتھ سیاست سے مکمل طور پر ریٹائرمنٹ کا کریں اعلان تبھی آکاش کو ملے گی ذمہ داری: مایاوتی

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر مایاوتی نے اپنے بھتیجے آکاش آنند اور ان کے خسر سابق ایم پی اشوک سدھارتھ کے حوالے سے بڑا اسٹریٹجک بیان دیا ہے۔ مایاوتی نے واضح طور پر کہا کہ اشوک سدھارتھ سیاست سے مکمل طور پر ریٹائر ہونے کی صورت میں ہی آکاش آنند پارٹی کے اندر آزادانہ طور پر کام کر سکیں گے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ اگر ایسا ہوتا ہے تو پارٹی ہمدردی کے ساتھ آکاش آنند کو ان کی سابقہ ذمہ داریوں پر واپس لانے پر غور کرے گی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر جاری ایک تفصیلی چار نکاتی بیان میں بی ایس پی سربراہ نے لکھا کہ پارٹی اپنی اعلیٰ قیادت کے فیصلوں کے مطابق بھٹکے ہوئے لوگوں کو دوبارہ متحد کر رہی ہے اور انہیں اصلاح کا موقع دے رہی ہے۔ تاہم، اس میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جارہی ہے، جس کی تازہ ترین مثال اشوک سدھارتھ ہیں۔ مایاوتی نے الزام لگایا کہ اشوک سدھارتھ کو اصلاح کے متعدد مواقع فراہم کیے گئے، لیکن انہوں نے پارٹی تحریک پر اپنے ذاتی، خاندانی اور سیاسی عزائم کو ترجیح دی۔

نتیجتاً وہ اور ان کے داماد آکاش آنند دونوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ مایاوتی نے کہا کہ اشوک سدھارتھ کو بی ایس پی تحریک کے لیے بڑی قربانی اور لگن دکھانی چاہیے تھی، لیکن انہوں نے اس کے بالکل برعکس کیا۔ بی ایس پی سربراہ نے انہیں مشورہ دیا کہ اپنے خاندان اور داماد آکاش آنند کے سیاسی مستقبل کو دیکھتے ہوئے ان کے پاس اب بھی بہتری کا موقع ہے۔ وہ فوری طور پر اپنے عزائم ترک کر دیں اور سیاست سے مکمل ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیں۔ اس کے بعد ہی آکاش آنند پارٹی میں بغیر کسی فکر کے کام کر سکیں گے اور کارکنوں کی اتفاق رائے کے مطابق انہیں ایک فعال کردار سونپا جائے گا۔ آنے والی انتخابی ترجیحات کا ذکر کرتے ہوئے مایاوتی نے لکھا کہ اتر پردیش، اتراکھنڈ اور پنجاب میں اسمبلی انتخابات بہت قریب ہیں۔ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی بہوجن تحریک اور مظلوم طبقے کو حکمران طبقے میں تبدیل کرنے کے ان کے عزم کو دیکھتے ہوئے یہ تینوں ریاستیں بی ایس پی کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے تمام کارکنان، عہدیداران اور سپورٹرز چھوٹے اور بڑے ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں اور اقتدار کے حصول کے مشن پر پوری طرح پر عزم ہیں۔

2027 میں بھاجپا کو مشکل چیلنجز کا سامنا، اندورونی سروے نے اقتدار کے گلیاروں میں مچائی ہلچل

لکھنؤ: (پی این ایس) 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں چھ ماہ سے بھی کم وقت باقی ہے، یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت والی بی جے پی حکومت، جو 10 سال تک اقتدار میں ہے، کو فتوحات کی ہیٹ ٹرک حاصل کرنے کے مشکل چیلنج کا سامنا ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے دھچکے سے سبق سیکھتے ہوئے، بی جے پی نے ریاست کی تمام 403 سیٹوں کا احاطہ کرتے ہوئے ایک خفیہ، کثیر الجہتی اندرونی سروے کیا ہے۔ اس سروے رپورٹ نے اقتدار کے گلیاروں میں ہلچل مچا دی ہے۔ ذرائع کے مطابق، سروے میں ان کے اپنے حلقوں میں تقریباً 125 سے 128 موجودہ بی جے پی ایم ایل ایز کے خلاف عوامی عدم اطمینان (اینٹی انکمبنسی) پایا گیا ہے۔ اس سے مغربی اتر پردیش سے پوروانچل تک کئی وزراء اور سرکردہ لیڈروں کی نشستیں خطرے میں پڑ گئی ہیں۔ بی جے پی کے چھ تنظیمی علاقوں کے ٹکٹ کی منسوخی کے ممکنہ اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

مغربی علاقہ: کل 71 سیٹوں میں سے 23 سے 25 ایم ایل ایز کے ٹکٹوں سے محروم ہونے کی امید ہے۔

برج علاقہ: 65 سیٹوں میں سے 24 سے 26 موجودہ ایم ایل ایز کو ٹکٹ دینے سے انکار کیا جاسکتا ہے۔

اودھ علاقہ: 82 میں سے 26 سے 28 سیٹوں میں تبدیلی متوقع ہے۔

کانپور ریجن: 52 سیٹوں میں سے 22 سے 24 ایم ایل ایز کے ٹکٹ سے محروم ہونے کی امید ہے۔

کاشی ریجن: 72 میں سے 19 سے 21 سیٹوں پر نئے چہرے نظر آسکتے ہیں۔

گورکھپور ریجن: 62 میں سے 18 سے 22 سیٹوں میں تبدیلی متوقع ہے۔

بی جے پی ریاست میں فتوحات کی ہیٹ ٹرک حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے گزشتہ ڈیڑھ ماہ کے دوران کئی اضلاع کا دورہ کیا ہے اور کئی ترقیاتی

پروجیکٹوں کی نقاب کشائی کی ہے۔ تاہم 2024 کے عام انتخابات کے نتائج سے خوش ہو کر، ایس پی-کانگریس اتحاد کو اس بار سخت لڑائی کا سامنا ہے۔ جہاں اکھلیش یادو PDA (پسماندہ، دلت، اقلیت) اتحاد کو تیز کر رہے ہیں، وہیں کانگریس دلت-مسلم ووٹوں کو پولرائز کرنے کا کام کر رہی ہے۔

2022 کے اسمبلی انتخابات میں، بی جے پی نے اکیلے 255 سیٹیں جیتیں 41.29 فیصد ووٹ شیئر حاصل کیا، جب کہ این ڈی اے اتحاد نے کل 273 سیٹیں حاصل کیں (اپنا دل S-12، نشاد پارٹی-6)۔ اس بار راشٹریہ لوک دل (RLD) بھی NDA میں شامل ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ انتخابات میں این ڈی اے کو ایس پی-کانگریس اتحاد کے ساتھ براہ راست مقابلہ کرنا پڑے گا، جب کہ بی ایس پی، آزاد سماج پارٹی، اور اے آئی ایم آئی ایم جیسی پارٹیاں بھی اس مقابلے کو کثیر الجہتی بنانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔

یوپی میں 2027 سے پہلے کانگریس کو بڑا سیاسی فائدہ چوہان برادری کے سینکڑوں لوگ پارٹی میں شامل

لکھنؤ: اتر پردیش میں 2027 اسمبلی انتخابات سے پہلے، کانگریس نے اپنی تنظیم کو وسعت دینے اور سماجی صف بندی کو مضبوط کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ بدھ کو ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں چوہان برادری کے سینکڑوں ارکان پارٹی میں شامل ہوئے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی (AICC) اتر پردیش کے انچارج راجیندر پال گوتم اس تقریب میں موجود تھے۔ منوج کمار چوہان اور ایڈوکیٹ ہرونش سنگھ چوہان کی قیادت میں بڑی تعداد میں لوگ بی جے پی چھوڑ کر کانگریس میں شامل ہوئے۔ سماج وادی پارٹی کے ریاستی سکریٹری سنیل کشواہا نے بھی اپنے حامیوں کے ساتھ کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔

شامل ہونے والوں میں امیٹھی کے پھول سنگھ چوہان، وارانسی کے پروفیسر، اور شیورام سنگھ چوہان، جون پور کے راجیش چوہان، لکھیم پور کے درباری لال چوہان، کاس گنج کے رن سنگھ چوہان (روی لونیا)، گاؤں کے پردھان قدم سنگھ اور نیتر پال چوہان، سہارنپور کے گاؤں کے پردھان چوہان، راجیش سنگھ چوہان، راجیش سنگھ اعظم گڑھ، مئو کے ارون سنگھ چوہان، جونپور کے مکیش سنگھ چوہان کے علاوہ دیگر موجود تھے۔ کہا- سماجی انصاف کے لیے کانگریس کے ساتھ: منوج کمار چوہان نے کہا کہ کانگریس آئین، جمہوریت اور سماجی انصاف کے لیے لڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جس کی زیادہ تعداد، اتنی اس کی حصہ داری" کے اصول پر یقین رکھتے ہوئے چوہان برادری کانگریس کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہرونش سنگھ چوہان نے کہا کہ کمیونٹی 2027 کے انتخابات میں کانگریس کی جیت کیلئے پوری طاقت کے ساتھ کام کرے گی۔ راشٹریہ جن سردار پارٹی کا کانگریس میں انضمام: تقریب میں سدھارتھ نگر کی راشٹریہ جن سردار پارٹی کے قومی صدر ہیمنت چودھری نے اپنی پارٹی کے کانگریس میں انضمام کا اعلان کیا۔ ریاستی صدر سورو سنگھ نے 32 گاؤں کے سربراہوں اور 17 بی ڈی سی ممبران کے ساتھ کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ مختلف اضلاع کے عہدیداران اور سینکڑوں افراد نے ممبر شپ بھی لی۔ سیتاپور کے سابق ڈی آئی جی سی آر پی ایف کے کے چودھری بھی کانگریس میں شامل ہو گئے۔

روڈویز کی بس نے دو بائیک سواروں کو ماری ٹکر پانچ کی موت، باپ، بیٹی اور جیجا سالا شامل

مظفر نگر: (پی این ایس) یہاں بدھ کی دوپہر ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا۔ مظفر نگر ضلع میں بڈھانہ تھانہ علاقے کے بھیسانہ گاؤں کے قریب بڈوت روڈ پر روڈ ویز کی بس دو بائک سے ٹکرا گئی۔ اس خوفناک حادثے میں دونوں بائک پر سوار پانچ افراد کی موت ہو گئی۔ مرنے والوں میں باغپت کے رہنے والے باپ بیٹی کی جوڑی، کاندھلا کے دو نوجوان اور بدھانہ علاقے کا ایک نوجوان شامل ہے۔ حادثے کے بعد آس پاس کے لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے تمام زخمیوں کو ایمبولینس کی مدد سے ضلع اسپتال منتقل کیا، جہاں علاج کے دوران پانچوں نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ بڑھنا تھانہ علاقہ کے بھیسانہ گاؤں کے قریب سہ پہر ساڑھے تین بجے ایک تیز رفتار روڈ ویز بس نے دو موٹر سائیکلوں میں ٹکر مار دی۔ حادثے میں موٹر سائیکل پر سوار پانچ افراد کی موت ہو گئی۔ مرنے والوں میں پانچ سالہ اللو بھی شامل ہے۔ حادثہ ضلع ہیڈکوارٹر سے تقریباً 35 کلومیٹر دور پیش آیا۔ روڈ ویز کی بس مبینہ طور پر تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔ اس نے دو موٹر سائیکلوں کو ٹکر ماری جو ایک موڑ پر آ رہی تھیں۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ موٹر سائیکل سوار سڑک پر گر کر شدید زخمی ہو گئے۔ ادریش اور ساجد کزن تھے جبکہ فرمان اور مومن بہنوئی اور برادر نسبتی تھے۔ پانچویں متوفی 5 سالہ لڑکی اللو تھی۔ تمام موٹر سائیکل سوار مظفر نگر سے کاندھلا اور تمیلا گڑھی جا رہے تھے۔ حادثے کے بعد روڈ ویز بس ڈرائیور گاڑی چھوڑ کر موقع سے فرار ہو گیا۔ راہگیروں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر زخمیوں کو اسپتال پہنچایا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے بس کو قبضے میں لے کر فرار ڈرائیور کی تلاش شروع کر دی ہے۔ مرنے والوں کے اہل خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ لواحقین بھی جائے وقوعہ پر پہنچ رہے ہیں۔

یوپی میں 14 نئے روٹس پر 300 نئی الیکٹرک بسیں چلانے کا منصوبہ

لکھنؤ: نئی الیکٹرک بسیں- لکھنؤ میں پبلک ٹرانسپورٹ کو وسعت دینے کی تیاریاں تیز ہو گئی ہیں۔ دارالحکومت میں 14 نئے روٹس پر 300 نئی الیکٹرک بسیں چلانے کا منصوبہ ہے۔ دیوالی کے آس پاس خدمات شروع ہونے کی امید ہے۔ ان بسوں کی آمد سے شہر کے مختلف حصوں کے درمیان رابطے میں بہتری آئے گی اور عوامی نقل وحمل کے اختیارات کو وسعت ملے گی۔ لکھنؤ اور ریاست کے دیگر شہروں کے لیے کل 1,225 الیکٹرک بسیں خریدی جا رہی ہیں۔ لکھنؤ کو ملنے والی 300 بسوں میں 9 میٹر کی 100 بسیں اور 12 میٹر کی 200 بسیں شامل ہوں گی۔ سٹی ٹرانسپورٹ سروسز لمیٹڈ نے ان بسوں کے لیے 14 نئے روٹس کو حتمی شکل دی ہے۔ سٹی ٹرانسپورٹ کے مینجنگ ڈائرکٹر ول راجن نے بتایا کہ ڈائریکٹوریٹ آف اربن ٹرانسپورٹ کو پیش کی گئی تجویز کی بنیاد پر روٹس اور بسیں مختص کی گئی ہیں۔ بسیں موصول ہوتے ہی ان روٹس پر چلائی جائیں گی۔

نئی بسیں ان 14 روٹس پر چلیں گی

اندھے کی چوکی سے چارباغ- فاصلہ 14.2 کلومیٹر/بسیں: 20
چارباغ تا بخشی کا تالاب- فاصلہ 20.6 کلومیٹر/بسیں: 20
کاشی رام یوجنا تا انٹیگرل یونیورسٹی- فاصلہ 31.4 کلومیٹر/بسیں: 30
پاسی قلعہ سے ویراج کھنڈ- فاصلہ 28 کلومیٹر/بسیں: 30
راجہ جی پورم سے پی بی ڈی- فاصلہ 21.1 کلومیٹر/بسیں: 20
چارباغ سے ماتی- فاصلہ 17 کلومیٹر/بسیں: 20
اسکوٹر انڈیا سے انجینئرنگ کالج- فاصلہ 28 کلومیٹر/بسیں: 20
چارباغ سے موہن لال گنج- فاصلہ 20 کلومیٹر/بسیں: 20
راجہ جی پورم سے گرگوری تالاب- فاصلہ 14 کلومیٹر/بسیں: 15
دوبگہ سے اہیما مؤ- فاصلہ 28.1 کلومیٹر/بسیں: 20
دوبگہ سے ویراج کھنڈ- فاصلہ 31 کلومیٹر/بسیں: 20
دوبگہ تا عالم باغ- فاصلہ 20 کلومیٹر/بسیں: 20

دوبگہ تا کمتا چوراہا- فاصلہ 30 کلومیٹر/بسیں: 20
پی بی ڈی سے چارباغ- فاصلہ 22.6 کلومیٹر/بسیں: 25

فی الحال، لکھنؤ میں صرف نو روٹس پر سٹی بسیں چلتی ہیں۔ شہر کے میٹرو کوریڈور کے ساتھ کئی راستوں سے بسوں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ 300 نئی الیکٹرک بسوں کی آمد سے ان راستوں پر پبلک ٹرانسپورٹ کے نیٹ ورک کو وسعت ملے گی۔ ریاستی سطح پر، کابینہ نے پہلے ہی 1,225 الیکٹرک بسوں کی خریداری کو منظوری دے دی ہے۔ نئی بسوں کا مقصد آلودگی کو کم کرنا، شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ اور مسافروں کو بہتر رابطہ فراہم کرنا ہے۔

وزیراعلیٰ کے خلاف مبینہ قابل اعتراض تبصرہ کیس میں ھدیٰ زری والا کو ضمانت

رہائی کے بعد کانگریس شہر صدر منیش تیاگی اور سماجی کارکنان نے کیا کا خیر مقدم

دیوبند (عارف عثمانی)

سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کو منہدم کرنے کے سلسلے میں وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف مبینہ طور پر توہین آمیز تبصرہ کرنے کے الزام میں گرفتار سماجی کارکن ھدیٰ زری والا کو بدھ کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت نے ضمانت دے دی۔ ان کی رہائی کے بعد کانگریس شہر صدر منیش تیاگی سمیت سماجی کارکنان نے ان کا خیر مقدم کیا۔ قابل ذکر ہے کہ صدر بازار کوتوالی پولیس نے ھدیٰ زری والا کے خلاف مبینہ طور پر مسجد کے معاملے پر وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ اور ضلع مجسٹریٹ کے خلاف نازیبا اور اشتعال انگیز تبصرہ کرنے پر کارروائی کی تھی۔ ایڈوکیٹ دشینت سنگھ کی طرف سے دائر کی گئی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کیا اور اس پر امن کی خلاف ورزی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا اور اسے جیل بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ دہلی کے رہنے والے ھدیٰ زری والا نے وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ اور سہارنپور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے خلاف مسجد انہدام کی کارروائی کے بارے میں سوشل میڈیا اور عوامی طور پر توہین آمیز تبصرہ کیا تھا۔ اس حوالے سے ان کی ایک ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔ شکایت کنندہ نے اس تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا تھا کہ ان تبصروں سے علاقے میں امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی متاثر ہوگی۔

بتایا جاتا ہے کہ پیر کے روز ھدیٰ زری والا کی ایس پی وفد کے ساتھ سرکٹ ہاؤس میں داخلے کو لے کر پولس افسران کے ساتھ گرما گرم بحث ہوئی تھی۔ صورتحال اس وقت کشیدہ ہوگئی جب خاتون پولیس اہلکاروں نے اسے جائے وقوعہ سے ہٹانے کی کوشش کی جس کے بعد پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ بدھ کو سٹی مجسٹریٹ کلدیپ سنگھ کی عدالت میں کیس کی سماعت ہوئی، جہاں ھدیٰ زری والا کو ضمانت مل گئی اور بعد میں جیل سے رہا کر دیا گیا۔ ایڈوکیٹ سونو پٹھان موسیٰ، سماجی کارکن ذیشان حیدر ملک، مراد آباد کے دانش خان، اور دیگر نے ان کی وکالت میں مدد کی۔

مصطفیٰ مسجد کیس میں 25 کو دستاویزات پیش کرے گی کمیٹی

ایم ڈی اے نے 40 سال پرانی مسجد کی تعمیر کا نوٹس جاری کیا تھا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مرادآباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی اے) نے دہلی روڈ پر ٹی ایم یو کے قریب واقع مصطفیٰ مسجد کی تعمیر سے متعلق نوٹس جاری کیا تھا۔ ایم ڈی اے نے مسجد کمیٹی سے تعمیرات سے متعلق درست دستاویزات اور منظور شدہ نقشے مانگے ہیں۔ کمیٹی فریق نے متعلقہ دستاویزات 25 ستمبر کو اتھارٹی کو پیش کیے جانے کی بات کہی ہے۔ ایم ڈی اے نے پہلا نوٹس 8 اگست کو جاری کیا، کمیٹی کو 3 ستمبر کو متعلقہ دستاویزات کے ساتھ پیش ہونے کی ہدایت کی۔ مقررہ تاریخ پر ذیشان جبار اور ان کے وکیل مسجد انتظامیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اتھارٹی کے پاس پہنچے۔ انہوں نے دستاویزات فراہم کرنے کے لیے اضافی وقت کی درخواست کی۔ جس کے بعد ایم ڈی اے نے اگلی تاریخ 25 ستمبر مقرر کی ہے۔

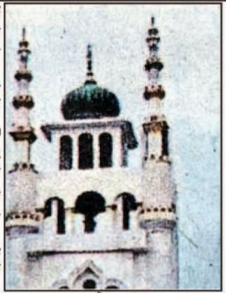

ایم ڈی اے کے سکریٹری پنج ورما نے بتایا کہ کمیٹی سے تعمیراتی دستاویزات اور منظور شدہ نقشے مانگے گئے ہیں۔ کمیٹی کو 25 ستمبر کو دستیاب دستاویزات اتھارٹی کو پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس کے بعد اس معاملے میں قواعد کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔ دریں اثنا، مسجد کمیٹی کا کہنا ہے کہ مسجد تقریباً 40 سال قبل مرحوم فرید جبار نے تعمیر کی تھی۔ کمیٹی کے مطابق یہ تعمیر نجی اراضی پر ہوئی اور فرید جبار کا خاندان اتھارٹی کے ساتھ جاری کیس میں قانونی طور پر اپنے کیس کی نمائندگی کر رہا ہے۔ کمیٹی نے نوٹس پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ تعمیر قواعد کے مطابق تھی۔ اس معاملے پر سیاسی بیان بازی بھی تیز ہوگئی ہے۔

مسلم فریق نے یہ بھی کہا کہ نوٹس کا مقصد واضح نہیں ہے اور وہ دستاویزات کی بنیاد پر اپنا کیس مضبوطی سے پیش کریں گے۔ کمیٹی نے کہا کہ تمام متعلقہ دستاویزات 25 ستمبر کو اتھارٹی کو پیش کی جائیں گی۔

نوجوان کے قتل کیس میں دو ملزمان کو عمر قید کی سزا

عدالت نے دونوں پر 1.10 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مرادآباد پولیس اور استغاثہ کی مؤثر طریقے سے پیروی کو لیکر عدالت نے تقریباً 11 سال پرانے قتل کیس میں دو ملزمان کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے انہیں عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (ا) انیل کمار کی عدالت نے ملزم خورشید عالم اور اور اسکی معشوقہ شانی عرف صدف شاہ کو مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور 110,000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

مقدمہ سول لائنز تھانے کا ہے۔ پولیس کے مطابق مدعی گورو سکسینہ کے 22 سالہ بھائی سوربھ سکسینہ کو 6 فروری 2015 کو رام گنگا وہار فیز 2 میں باڈی فیول فٹنس اکیڈمی کے قریب سے اغوا کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد شواہد کو چھپانے کے لیے لاش کو مجھولا تھانے کے علاقے میں چھپا دیا گیا۔ سول لائنز پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 2015/84 کے تحت تعزیرات ہند کی دفعہ 364، 302، 201، اور 34 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ کیس کی جانچ انسپکٹر نریندر کمار بھٹنا گر نے کی۔ ایڈ جی سی راجیو کوشک نے مؤثر طریقے سے عدالت میں استغاثہ کی نمائندگی کی۔ پولیس کے مطابق پولیس اور استغاثہ کی بھرپور وکالت اور پیش کیے گئے شواہد کی بنیاد پر عدالت نے دونوں ملزمان کو مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔

مسجد کے انہدام کا معاملہ انتہائی اہم اور حساس ہے، ہم قانونی کارروائی کیلئے تیار ہیں

کلکٹریٹ مسجد کے انہدام پر مسلم پرسنل لا بورڈ کے وفد کا سہارنپور دورہ، بورڈ نے تمام صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا

دیوبند (عارف عثمانی)

کلکٹریٹ مسجد کے انہدام کے معاملے کا جائزہ لینے کے لیے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا ایک وفد سہارن پور پہنچا، جس میں بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس اور سکریٹری ڈاکٹر یاسین علی عثمانی، نائب صدر آل انڈیا ملی کونسل، شامل تھے۔ وفد نے شہر قاضی ندیم اختر کی رہائش گاہ پر قاضی ندیم اختر، مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی، کل ہند کنوینز آل انڈیا ملی یوتھ آرگنائزیشن (ملی کونسل) و مہتمم جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ میرٹھ، بھائی حیدر رؤوف، سعد قاضی اور وکلاء کی ایک ٹیم سے ملاقات کی۔ اس موقع پر وفد کو کلکٹریٹ مسجد کے انہدام سے متعلق پوری صورتحال، قانونی کارروائی اور اب تک کی پیش رفت سے تفصیلی طور پر آگاہ کیا گیا۔

آئندہ کے لائحہ عمل اور قانونی و آئینی طریقہ کار پر بھی غور کیا گیا۔ اس موقع پر قاضی ندیم اختر نے وفد کو معاملے کی مکمل تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ مسجد کے انہدام کا معاملہ انتہائی اہم اور حساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں تمام قانونی پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے آئینی اور پُرامن طریقے سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے کہا کہ یہ معاملہ صرف ایک مسجد کا نہیں بلکہ ملک میں قانون، انصاف اور باہمی احترام کے اصولوں سے بھی جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہوگی کہ معاملے کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے مؤثر انداز میں آگے بڑھایا جائے اور تمام متعلقہ پہلوؤں پر قانونی ماہرین کے مشورے سے آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کے وفد نے مقامی ذمہ داران اور وکلاء کی جانب سے فراہم کی گئی معلومات کو بغور سنا اور یقین دلایا کہ معاملے کے قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے کر آئندہ کی حکمت عملی پر مناسب طور پر پیش رفت کی جائے گی۔

پنجاب نیشنل بینک جعلی کرنسی معاملہ میں بینک منیجر گرفتار

کرنسی چیسٹ منیجر امت کمار معاملہ درج ہونے کے بعد فرار چلا آرہا تھا: این آئی اے افسران

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور کے پنجاب نیشنل بینک میں 17.29 کروڑ کے جعلی نوٹوں کی برآمدگی کے معاملہ میں این آئی اے نے ایک بینک ملازم کو گرفتار کیا ہے۔ این آئی اے کے ذریعہ گرفتار کئے گئے ملزم کی پہچان امت کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ افسران کے مطابق امت کمار سہارنپور کے پنجاب نیشنل بینک کے کرنسی چیسٹ میں منیجر کے عہدہ پر فائز تھا۔ لیکن معاملہ درج ہونے کے بعد سے فرار چلا آرہا تھا۔ این آئی اے نے اسے گرفتار کرکے جعلی کرنسی معاملہ کی جانچ کو آگے بڑھایا ہے۔ این آئی اے کی رپورٹ کی مطابق گزشتہ 26 اگست کو صدر بازار میں واقع پنجاب نیشنل بینک کے کرنسی چیسٹ سے 17.29 کروڑ

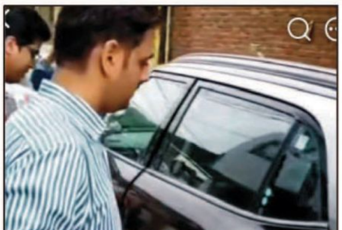

روپے کے جعلی نوٹ برآمد ہونے کے بعد اترپردیش پولیس نے اس معاملہ کی جانچ شروع کی تھی۔ جانچ کے دوران بینک کے تین ملازمین کے اس معاملہ میں ملوث ہونے کی بات سامنے آئی ان میں سے کرنسی چیسٹ منیجر امت کمار کے علاوہ سینئر منیجر روی کمار اور کرنسی چیسٹ منیجر سشیل شرما شامل ہیں۔ ان تینوں ملازمین کو ابتدائی جانچ کے بعد معطل کر دیا گیا تھا۔ واضح ہو کہ ابتداء میں یہ معاملہ اترپردیش پولیس کے پاس تھا لیکن 3 ستمبر کو این آئی اے نے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔

اس کے بعد سینٹرل ایجنسی نے اس معاملہ کی جانچ میں تیزی لاتے ہوئے فرار ملزم امت کمار کو گرفتار کرلیا۔ این آئی اے کا کہنا ہے کہ اس پورے معاملہ کا راز فاش کرنے کے لئے معاون ملزمان کی بھی تلاش کی جارہی ہے۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ جعلی نوٹوں کی اتنی بڑی تعداد کرنسی چیسٹ تک کس طرح پہنچی اور اس پورے میٹر میں کن کن لوگوں کا ہاتھ ہے۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب کرنسی چیسٹ سے 11.50 کروڑ روپے کی رقم آر بی آئی کے جے پور کرنسی چیسٹ میں بھیجی گئی۔ وہاں گنتی کے دوران 4.30 لاکھ روپے کم پائے گئے جس کے بعد ریزرو بینک نے اس معاملہ کی جانچ شروع کی۔ جانچ کے دوران پارٹ ٹائم ہاؤس کیپر وشال کمار پر بھی نوٹوں کی گڈیوں سے روپے نکالنے کا معاملہ سامنے آیا جس کی تصدیق سی سی ٹی وی فوٹیج سے ہوئی۔ اس کے خلاف بھی چوری کا معاملہ درج کیا گیا۔ وہیں نقلی کرنسی کے معاملہ میں تین بینک منیجروں کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا اور بینک کی جانب سے ان کی معطلی کی کارروائی کی گئی۔

ٹی ایم یو کے ڈین پروفیسر ایم پی سنگھ قومی استاد رتن سے سرفراز

طلباء کی رہنمائی، تعلیمی فضیلت کے لیے ان کی لگن کے پیش نظر دیا گیا ایوارڈ

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکارا مہاویر یونیورسٹی، مرادآباد میں طلبہ کی بہبود کے ڈین پروفیسر ایم پی سنگھ کو ہندوستان ایگریکلچرل ریسرچ ویلفیئر سوسائٹی، آگرہ کے ذریعہ نیشنل ٹیچر رتن ایوارڈ 2026 سے نوازا گیا ہے۔ قومی ٹیچر رتن ایوارڈ کو یوم اساتذہ کے موقع پر پروفیسر سنگھ کے تعلیم اور تدریس کے میدان میں نمایاں اور مثالی تعلیمی کام، طلباء کی رہنمائی، تعلیمی فضیلت کے لیے ان کی لگن اور ان کی نمایاں شراکت کے لیے پیش کیا گیا۔

ہندوستان ایگریکلچرل ریسرچ ویلفیئر سوسائٹی کا خیال ہے کہ پروفیسر سنگھ کی علمی لگن، تحقیق پر مبنی نقطہ نظر، اختراع، اور طلباء کے لیے لگن تعلیمی دنیا کے لیے ایک تحریک ہے۔ پروفیسر سنگھ کا علم کا حصول علمی فضیلت اور ملک کی تعلیمی ترقی کے لیے ان کے عزم کا مظہر ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پروفیسر سنگھ 25 سال سے ٹی ایم یو سے وابستہ ہیں۔ ان کی دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے پاس دو پیٹنٹ ہیں اور انہوں نے 17 کتابیں ایڈٹ کی ہیں۔ انہوں نے دو تحقیقی پراجیکٹس بھی کیے ہیں اور 100 سے زائد قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی ہے۔

خواندگی کے عالمی دن کے موقع پر 77 اساتذہ کو اعزاز

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اسکولوں میں ایک بہتر تعلیمی ماحول پیدا کریں: ڈی ایم

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) عالمی یوم خواندگی کے موقع پر سرکٹ ہاؤس کے آڈیٹوریم میں اساتذہ کی پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجندر پنسیا اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر محترمہ مرنالی اویناش جوشی نے ضلع کے 77 اساتذہ کو ان کے شاندار کام کے لیے سرٹیفکیٹ اور اعزازات پیش کیے۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ بچوں کی ہمہ گیر ترقی کو یقینی بناتے ہوئے اپنے فرائض پوری لگن اور عزم کے ساتھ ادا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بچوں اور اسکولوں کی نشوونما میں اساتذہ کا کردار بہت اہم ہے۔ ضلع کے کئی کونسل اسکولوں کے اساتذہ بہترین اور متاثر کن کام انجام دے رہے ہیں۔ دوسرے اساتذہ کو ایسے اسکولوں اور اساتذہ سے تحریک حاصل کرنی چاہیے اور جدت اور بہتر طرز عمل کو اپنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسکولوں کو گاؤں کی سب سے خوبصورت اور پرکشش عمارتوں کے طور پر اور اساتذہ کو گاؤں میں سب سے زیادہ مثالی اور متاثر کن افراد کے طور پر پہچانا جانا چاہیے۔ اساتذہ، گاؤں کی ایک اہم اکائی کے طور پر کام کرتے ہوئے، مختلف بیداری اور چوکسی کی سرگرمیوں میں عوام کی شرکت بڑھانے میں بھی اپنا حصہ ڈالیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ انتظامیہ اساتذہ کو درپیش مقامی مسائل کو حل کرنے کے لیے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے، لیکن اس بات کو بھی یقینی بنایا جانا چاہیے کہ بچوں کی بلا تعطل تعلیم میں خلل نہ پڑے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اسکولوں میں ایک بہتر تعلیمی ماحول پیدا کرنے، بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں ذمہ دار اور باشعور شہری بنانے کے لیے مسلسل کوشش کریں۔ تقریب میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 77 اساتذہ کو اعزاز سے نوازا گیا۔ معزز اساتذہ نے تعلیم کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے اور بچوں کی ہمہ گیر ترقی کو یقینی بنانے کے لیے پورے عزم کے ساتھ کام کرنے کا عہد کیا۔ ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر امیت سنگھ سمیت دیگر افسران اور اساتذہ موجود رہے۔

کلکٹریٹ مسجد معاملہ میں سوشل میڈیا افواہ پر پولیس نے متعدد افراد کو حراست میں لیا

دیوبند (عارف عثمانی)

کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کی مسماری کے بعد سوشل میڈیا پر سرگرمیوں اور لوگوں کو جمع ہونے کی اپیلوں کے معاملے میں پولیس نے نگرانی اور کارروائی میں سختی کر دی ہے۔ ضلع کے مختلف تھانہ علاقوں میں متعدد افراد کو حراست میں لیے جانے کی اطلاعات ہیں، تاہم پولیس کی جانب سے تاحال حراست میں لیے گئے افراد کی تعداد اور کارروائی کی مکمل تفصیلات عام نہیں کی گئی ہیں۔ معلومات کے مطابق پولیس نے سہارنپور سے نوجوان مصطفی صدیقی کو مبینہ طور پر کلکٹریٹ مسجد معاملے کے سلسلے میں کینڈل مارچ نکالنے کے اعلان کے بعد حراست میں لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پولیس نے ممکنہ طور پر لوگوں کے جمع ہونے اور اس سے امن و قانون کی صورتحال متاثر ہونے کے خدشے کے پیش نظر یہ کارروائی کی۔ اس سلسلے میں مصطفی صدیقی یا ان کے اہل خانہ کی جانب سے فی الحال کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ مسجد معاملے کے حوالے سے سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی پوسٹوں، ویڈیوز اور پیغامات کے علاوہ شہر میں لگائے گئے مبینہ متنازع پوسٹروں پر بھی پولیس کی نظر ہے۔ پولیس مختلف تھانہ علاقوں میں سی سی ٹی وی فوٹیج اور سوشل میڈیا مواد کی بنیاد پر متعلقہ افراد کی شناخت کرنے میں مصروف ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ قابل اعتراض یا اشتعال انگیز مواد سامنے آنے پر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ایس پی سٹی ویوم بندل کے مطابق پولیس سوشل میڈیا اور عوامی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھ رہی ہے۔ شکایات اور تفتیش کے دوران سامنے آنے والے حقائق کی بنیاد پر کارروائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرامن طریقے سے اپنی بات رکھنے کے حق کا احترام کیا جاتا ہے، تاہم ایسی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی جن سے امن وقانون یا سماجی ہم آہنگی متاثر ہونے کا خدشہ ہو۔

جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریاں میں ششماہی امتحان اختتام پذیر

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ممتاز تعلیمی وتربیتی ادارے اور دینی وعصری علوم کے نمایاں مرکز جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریا، ٹرانسپورٹ نگر مرادآباد میں گذشتہ ایک ہفتہ سے جاری شش ماہی امتحان جامعہ کے مہتمم مولانا محمد ابوذر قاسمی کی سرپرستی میں بہ حسن وخوبی اختتام کو پہنچا۔

تفصیلی رپورٹ کے مطابق تخصص فی الحدیث، تکمیل افتاء، تکمیل ادب اور عربی پنجم تا دورۂ حدیث شریف کی تمام کتب کا امتحان تحریری جب کہ فارسی وعربی اول تا عربی چہارم کی بعض کتابوں کا تحریری اور بعض کتابوں کا امتحان تقریری ہوا۔

عربی درجات کا تقریری امتحان مولانا مصلح الدین قاسمی، مولانا جرار احمد قاسمی، مولانا محمد ذاکر قاسمی (اساتذۂ دارالعلوم دیوبند) مفتی محمد رضوان قاسمی سنبھلی (جامعہ ہٰذا) جب کہ شعبۂ تجوید وقراءت کا امتحان قاری سہیل اختر قاسمی مرادآباد، شعبۂ تحفیظ القرآن کا امتحان قاری نفیس الرحمٰن (لالباغ مرادآباد) اور دینیات وغیرہ کا امتحان مفتی محمد جنید قاسمی، مفتی امیرالدین قاسمی اور مفتی معاذ احسن قاسمی نے لیا اور ممتحنین حضرات نے طلبہ عزیز کی عمدہ کارکردگی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

منتظمین واساتذۂ جامعہ کی مخلصانہ کاوشیں اور نونہالانِ قوم کے مستقبل کو سنوارنے کے تعلق سے شب وروز کی انتھک کوششیں قابل قدر ہیں۔ واضح رہے کہ جامعہ ہٰذا میں حفظ وناظرہ، تجوید وقراءت، فارسی وعربی اول تا دورۂ حدیث شریف، تکمیل ادب، تکمیل افتاء اور تخصص فی الحدیث کی تعلیم کا معقول انتظام ہے اور عربی کے ابتدائی درجات اور تخصصات میں انگلش وکمپیوٹر کی تعلیم کا بھی نظم ہے۔ شش ماہی امتحان کے نظام کو بہتر سے بہتر بنانے میں مولانا محمد ابوذر قاسمی، مولانا محمد ہاشم قاسمی، مفتی مرغوب الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد توفیق قاسمی (ناظم امتحان)، مفتی محمد لقمان سنبھلی قاسمی (نائب ناظم امتحان) سمیت جامعہ کے دیگر تمام اساتذہ وملازمین نے نمایاں کردار ادا کیا۔

'اسرائیلی چینل 14 کے غزہ میں فوجیوں کے اغوا کی منصوبہ بندی کے دعوے سراسر جھوٹ اور اشتعال انگیزی ہیں'

غزہ: اسلامی تحریکِ مزاحمت (حماس) کے ترجمان حازم قاسم نے اسرائیلی چینل "14" کی طرف سے پھیلائے جانے والے ان دعوؤں کی سختی سے تردید کی ہے جن میں کہا گیا تھا کہ تحریک غزہ پٹی میں اسرائیلی فوجیوں کو اغوا کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ انہوں نے ان رپورٹس کو "سراسر جھوٹ اور کھلا اشتعال" قرار دیا ہے۔ حازم قاسم نے اپنے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ اس طرح کی بے بنیاد رپورٹس کا بنیادی مقصد فلسطینی عوام کے خلاف مزید جرائم اور انسانی حقوق کی پامالیوں کو جواز فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے اس موقع پر اس عزم کا اعادہ کیا کہ تحریک جنگ بندی کے معاہدے کی مکمل پاسداری کر رہی ہے۔ اسرائیلی چینل "14" نے پیر کے روز ایک رپورٹ نشر کی تھی جس میں بغیر کسی واضح ثبوت یا تفصیل کے دعویٰ کیا گیا تھا کہ حماس غزہ میں اسرائیلی فوجیوں کو اغوا کرنے کے درپے ہے۔ دوسری طرف حماس نے اس طرح کے تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے زور دیا ہے کہ یہ پروپیگنڈا اسرائیل کی طرف سے جاری کشیدگی اور اشتعال انگیزی کو تقویت دینے کے لیے کیا جا رہا ہے، ایک ایسے وقت میں جب قابض فوج مسلسل جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں میں مصروف ہے۔ حماس کے ترجمان نے ثالثوں اور نام نہاد "امن کونسل" سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے قابض فوج کے ان جرائم کا نوٹس لیں اور جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کریں تاکہ غزہ پٹی میں حالات کو مزید خراب ہونے سے بچایا جا سکے۔

48 گھنٹوں میں مزاحمتی کارروائیاں، مقبوضہ مغربی کنارے اور بیت المقدس میں جھڑپیں تیز، 18 کارروائیاں ریکارڈ

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے اور بیت المقدس میں گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران عوامی اور معیاری مزاحمتی کارروائیوں میں نمایاں تیزی دیکھنے میں آئی ہے، اس دوران مجموعی طور پر 18 مزاحمتی کارروائیاں ریکارڈ کی گئیں جن میں چاقو حملے، مسلح جھڑپیں اور قابض اسرائیلی فوج اور آباد کاروں کے ساتھ تصادم شامل ہیں۔ فلسطینی معلومات مرکز "معطی" کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان مزاحمتی کارروائیوں میں ایک چاقو سے حملہ، ایک مسلح جھڑپ، آباد کاروں کی گاڑی کو نقصان پہنچانے کا ایک واقعہ، اس کے علاوہ آباد کاروں کا مقابلہ کرنے کی 4 کارروائیاں، جھڑپیں اور پتھراؤ کے 10 واقعات اور ایک مظاہرہ شامل ہے، جبکہ اس دوران ایک صیہونی آباد کار کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ صوبہ نابلس کے قصبے اوصرین کے قریب چاقو سے حملے کا ایک واقعہ پیش آیا جس کے نتیجے میں ایک آباد کار زخمی ہو گیا، جبکہ اسی دوران قصبے عقربا میں مسلح جھڑپ اور بیتا اور برقہ میں جھڑپیں ریکارڈ کی گئیں۔ بیت المقدس شہر میں پتھراؤ اور آباد کاروں کا مقابلہ کرنے کے واقعات پیش آئے، جبکہ حزما قصبے کے قریب آباد کاروں کی ایک گاڑی کو نقصان پہنچایا گیا۔ مضبوط تصادم کا یہ سلسلہ رام اللہ صوبے کے علاقوں دیر نظام، البیرہ اور [illegible] عین تک پھیل گیا، جبکہ شہر میں ایک مظاہرہ بھی نکالا گیا۔

غزہ میں انسانی امداد اسرائیلی بلیک میلنگ کا شکار، امداد سیاسی ہتھیار بنا دی گئی

غزہ: انسانی حقوق کی تنظیم 'یورو-میڈیٹرینین ہیومن رائٹس مانیٹر' (یورو-میڈ) کے مطابق غزہ پٹی کی طرف جانے والی انسانی امداد پر قابض صہیونی ریاست کا کنٹرول ٹرکوں اور امدادی مقدار کی جانچ تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے اس کی تخفیف و تنسیق میں حصہ لینے والے ممالک پر سیاسی شرائط عائد کرنے کی حد تک وسعت اختیار کر لی ہے جو ایک انتہائی حساس انسانی فائل کو حکومتوں اور فلسطینیوں پر دباؤ کا ایک حربہ بنا دیتا ہے۔

یہ پیشرفت قابض ریاست کی طرف سے لندن کی طرف سے مغربی کنارے میں بستیوں پر تجارتی پابندیاں عائد کرنے کے فیصلے کے ردعمل میں "کریات گات" میں امداد کے بین الاقوامی سپورٹ سینٹر سے برطانیہ کے نمائندوں کو باہر نکالنے کے بعد سامنے آئی ہے۔ ادارے نے بدھ کے روز ایک پریس بیان میں کہا کہ برطانیہ کا اخراج اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ مرکز اسرائیلی شرائط کے نظام کے تابع ہے جبکہ اس نے یاد دلایا کہ قابض ریاست اس سے قبل صیہونی بستیوں اور پالیسیوں پر تنقید کرنے والے موقف کی بنیاد پر اسپین اور نیدرلینڈز کو بھی اس میں حصہ لینے سے روک چکی ہے۔

سیاسی موقف کے بدلے امداد

یورو-میڈ کا یہ ماننا ہے کہ یہ مسئلہ برطانیہ کے ساتھ سفارتی اختلاف سے کہیں آگے ہے کیونکہ یہ اس بات کو بے نقاب کرتا ہے کہ امداد کے لیے رابطہ اور ہم آہنگی میں شرکت کو قابض ریاست کے سیاسی موقف سے مشروط کیا جا رہا ہے۔

ادارے نے خبردار کیا کہ امدادی میکانزم پر کنٹرول قابض ریاست کو اس میں حصہ لینے والی جماعتوں کو متاثر کرنے کی اجازت دیتا ہے جبکہ غزہ کے باسی جو بنیادی ضروریات کو یقینی بنانے کے لیے امداد پر انحصار کرتے ہیں اس پالیسی کے نتائج کا شکار بننے والے سب سے بڑے فریق بنے رہتے ہیں۔

آبزرویٹری کے مطابق آزاد انسانی فلاحی اداروں کو محدود کرنا امدادی نظام کو بین الاقوامی قواعد اور انسانی ضروریات کے مطابق کام کرنے کے بجائے اسرائیلی فیصلے کے تابع ایک میکانزم میں تبدیل کرنے کا خطرہ پیدا کرتا ہے۔ آبزرویٹری ان حالیہ پیشرفت کو ایک وسیع تر تناظر میں رکھتا ہے جو مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں کام کرنے والی تنظیموں اور انروا کے خلاف پابندیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

ادارہ خبردار کرتا ہے کہ ان اداروں کو کمزور کرنا غزہ میں امدادی نظام کو اس طرح سے دوبارہ تشکیل دینے کا موقع فراہم کرتا ہے جو قابض ریاست کو اس کے راستوں پر زیادہ اثر و رسوخ عطا کرے جبکہ دوسری طرف بڑھتی ہوئی انسانی ضرورت امداد کی تقسیم کے لیے ایک آزاد اور غیر سیاسی میکانزم کی موجودگی پر زور دیتی ہے۔

یورو-میڈ اشارہ کرتا ہے کہ بین الاقوامی عدالتِ انصاف نے اقوام متحدہ کے امدادی منصوبوں کو آسان بنانے کی ضرورت پر زور دیا ہے، یہ مانتے ہوئے کہ قابض طاقت کی بنیادی رسد کو یقینی بنانے کی ذمہ داری امداد کی رابطہ کاری کے لیے نئے مراکز یا میکانزم قائم کرنے سے ختم نہیں ہوتی۔

ایک ایسا تصادم جو بستیوں سے شروع ہوا

حالیہ بحران اس وقت پھٹ پڑا جب برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملیب بینڈ نے اپنے ملک کی طرف سے مغربی کنارے میں بستیوں سے آنے والی مصنوعات کی درآمد پر پابندی لگانے کے ارادے کا اعلان کیا اور اس بات پر زور دیا کہ بستیاں غیر قانونی ہیں۔

قابض ریاست نے ایسے اقدامات کے ساتھ جواب دیا جن میں بیت المقدس میں برطانوی قونصل خانے کو بند کرنا، کریات گات میں امدادی مرکز سے برطانیہ کے نمائندوں کو باہر نکالنا، فلسطینی سیکیورٹی فورسز کی تربیت میں لندن کی شرکت کو روکنا اور متعدد برطانوی شہریوں کے قابض ریاست میں داخلے پر پابندی شامل تھی۔

مرصد کا ماننا ہے کہ ان پابندیوں اور امدادی مرکز میں شرکت کے درمیان تعلق اس بات کو بے نقاب کرتا ہے کہ سیاسی موقف کو سزا دینے کے لیے ایک انسانی فائل کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

یورو-میڈ کے مطابق اس پیشرفت کی ہولناکی اس بات میں مضمر ہے کہ کنٹرول صرف گزرگاہوں کے ذریعے امداد کی نقل و حرکت کے انتظام سے آگے بڑھ کر اس بات پر اثر انداز ہونے تک پہنچ گیا ہے کہ اس کے انتظام و انصرام اور تنسیق میں کون حصہ لاتا ہے۔ آبزرویٹری غزہ سے محاصرہ اٹھانے اور امداد کی ہم آہنگی اقوام متحدہ اور انروا کے سپرد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے جبکہ وہ تمام ممالک کو دعوت دیتا ہے کہ وہ امداد کو سیاسی دباؤ کا ذریعہ بننے سے روکنے کے لیے حرکت میں آئیں۔ جب امداد ممالک کو سزا دینے اور فلسطینیوں پر دباؤ ڈالنے کا آلہ بن جاتی ہے تو یہ معاملہ امدادی ٹرکوں کے کنٹرول سے آگے بڑھ کر بقا کی شرائط کے کنٹرول تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ یورو-مید کی رو سے قابض ریاست انسانی کام کو اپنی سیاسی مرضی کے تابع کرنے کے لیے امدادی نظام پر اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتی ہے جبکہ لاکھوں فلسطینیوں کو اس میکانزم کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

غزہ میں خوراک، ادویات اور پناہ گاہیں صرف انسانی ضروریات نہیں رہ جاتیں بلکہ قابض کے ہاتھ میں پتے بن جاتی ہیں جو محاصرے کو بھوک کی پالیسی سے شہریوں کی زندگی پر کنٹرول کے ایک مربوط نظام میں تبدیل کر دیتا ہے۔

انتخابات کا التواء ناقابل قبول، تقرری اور انفرادیت کے ذریعے قومی اداروں کی تشکیل مسترد: حماس

غزہ: اسلامی تحریکِ مزاحمت (حماس) نے فلسطینی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے ممکنہ التواء سے متعلق بیانات پر شدید تنقید کرتے ہوئے انہیں مسترد کر دیا ہے، اور اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ انتخابات اپنے مقررہ وقت پر ہی ہونے چاہئیں۔ دوسری طرف، حماس سمیت متعدد فلسطینی جماعتوں اور قومی قوتوں نے قومی کونسل کی تنظیمِ نو کے نام پر تقرری، اخراج اور انفرادیت پر مبنی اقدامات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔

انتخابات کا التواء قطعی ناقابلِ قبول ہے:

حماس: حماس کے ترجمان حازم قاسم نے اپنے ایک بیان میں واضح کیا کہ بعض فلسطینی اتھارٹی کے رہنماؤں کی طرف سے انتخابات کو مؤخر کرنے کے اشارے اس بات کا ثبوت ہیں کہ اتھارٹی اب بھی تنگ نظر جماعتی اور پارٹی مفادات کے لیے انتخابات کے معاملے کو بطور کھلونا استعمال کر رہی ہے۔

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ یہ ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ پوری فلسطینی قوم کے سیاسی نظام کے انتظامات کو چند مخصوص افراد کی مرضی کا یرغمال بنا دیا جائے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اسی مصلحت پسندانہ روش کا نتیجہ ہے کہ صدارتی منصب اور قانون ساز اسمبلی کے انتخابات طویل عرصے سے نہیں ہو سکے، جبکہ پی ایل او کی سب سے بڑی پالیسی ساز باڈی یعنی "قومی کونسل" کے تو کبھی انتخابات ہوئے ہی نہیں۔ حازم قاسم نے تمام قومی قوتوں سے اپیل کی کہ وہ اتھارٹی کی قیادت کو عوامی جذبات سے کھیلنے اور انتخابات کے عمل کو سبوتاژ کرنے سے روکنے کے لیے متحد ہو جائیں۔

قومی کونسل کی تقرری پر مبنی تشکیل کے خلاف مشترکہ اعلامیہ

دریں اثنا، حماس، تحریکِ جہاد اسلامی، تحریکِ فتح کے اصلاحی جریان، پاپولر فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین، پاپولر فرنٹ [illegible] جنرل کمانڈ، فلسطینی نیشنل انیشی ایٹو اور مزاحمتی کمیٹیوں سمیت کئی اہم فلسطینی جماعتوں نے ایک مشترکہ سیاسی اعلامیہ جاری کیا ہے۔

اعلامیے میں اس بات پر شدید احتجاج کیا گیا کہ فلسطین سے باہر بعض عرب ممالک میں مخصوص انتخابی اجتماعات کے ذریعے قومی کونسل کے ارکان کی تقرری کا عمل شروع کیا گیا ہے، جو صریحاً شراکت اور جمہوریت کے بنیادی اصولوں کی نفی کرتا ہے۔

قوتوں کے مشترکہ موقف کے اہم نکات: تقرری بمقابلہ انتخابات: کونسل کی تشکیل نو کے نام پر تقرری، اخراج اور انفرادیت کی پالیسی کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ طریقہ کار پورے فلسطینی عوام کی حقیقی نمائندگی کا ضامن نہیں ہے۔

قومی امانت: فلسطینی قومی کونسل کسی ایک فرد، جماعت یا سیاسی دھڑے کی جاگیر نہیں ہے، بلکہ یہ وطن اور دنیا بھر کے تارکینِ وطن میں پھیلے ہوئے تمام فلسطینیوں کی آواز کا جامع قومی فریم ورک ہے۔

شفاف نظام کا تقاضا: تمام دھڑوں نے زور دیا ہے کہ تمام فلسطینیوں کو اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اپنے نمائندے منتخب کرنے کا بنیادی حق حاصل ہونا چاہیے، جو شفاف اور منصفانہ متناسب نمائندگی (Proportional Representation) کے اصولوں پر مبنی ہو۔ قیادت کی ذمہ داری: اعلامیے میں پی ایل او کی موجودہ قیادت اور انتظامی اداروں کو اس یکطرفہ عمل کے تمام منفی سیاسی و قومی نتائج کا براہِ راست ذمہ دار قرار دیا گیا اور فوری طور پر اس عمل کو روک کر جامع قومی مفاہمت اور ڈائیلاگ کی طرف لوٹنے کا مطالبہ کیا گیا۔

فلسطینی دھڑوں نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ موجودہ نازک قومی حالات میں جب پوری قوم اسرائیلی جارحیت، جبری انخلا اور ہولوکاسٹ کا سامنا کر رہی ہے، ضرورت اس امر کی تھی کہ صفوں کو متحد کیا جاتا، نہ کہ اداروں پر قبضے اور انفرادیت کے ذریعے تقسیم کو مزید گہرا کیا جاتا۔

مسجد اقصیٰ میں رباط اور قیام کی پکار 'نداء الاقصیٰ' مہم کا آغاز

غزہ: یہودی مذہبی تہواروں کے قریب آنے اور آباد کاروں کے غاصبانہ حملوں، حلمودی رسومات کی ادائیگی اور مسجد اقصیٰ میں نئی زمینی حقائق مسلط کرنے کی مذموم کوششوں کے پیشِ نظر مقدسی شخصیات نے مسجد اقصیٰ میں بھرپور حاضری، رباط (پہرہ داری) اور اس کی طرف رُخ کرنے کی شدید اپیل کی ہے، جبکہ اس سلسلے میں ایک وسیع تضامنی مہم **'نداء الأقصى'** کا بھی آغاز کر دیا گیا ہے۔

مسجد اقصیٰ میں رباط اور نفاست کی پکار

بیت المقدس کی شخصیات اور فعال حلقوں نے فلسطینی عوام سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ خصوصی طور پر تہوار کے ایام اور یلغار کے اوقات میں مسجد اقصیٰ میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں اور قابضین کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے رباط کا سلسلہ تیز کریں۔ یہ اپیلیں "ہیکلِ مزعومہ" نامی انتہا پسند تنظیموں کی طرف سے بڑے پیمانے پر مساجد اور مقدسات پر دھویں دھاڑے حملے کی کال کے بعد سامنے آئی ہیں۔

آنے والے ہفتوں میں یہودیوں کے متعدد مذہبی تہوار آ رہے ہیں جن کا آغاز ہفتے کے روز "عبرانی سال" (رہش ہاشانا) سے ہو رہا ہے، جبکہ "ہیکل" تنظیمیں اتوار کے روز مسجد اقصیٰ پر اجتماعی دھاوے بولنے کی تیاری کر رہی ہیں، اس دوران مسجد کے صحنوں میں بگل بجانے (شوفار) اور علامتی رسومات کی ادائیگی کی مذموم کوششیں بھی شامل ہیں۔

یہودی تہواروں کا یہ سلسلہ یکم اکتوبر تک جاری رہے گا، جس میں روشِ ہاشانا، یومِ کپور (کپارہ) اور عیدِ سوکوت (خیموں کی عید) شامل ہیں۔ فلسطینی عوام میں اس بات پر شدید تشویش پائی جاتی ہے کہ قابضین ان تہواروں کو مسجد اقصیٰ کی حرمت پامال کرنے اور وہاں اپنی مذہبی علامات مسلط کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔

'نداء الأقصى' مہم کا آغاز

بدھ کی شب نو بجے کے وقت **"الأقصى يستغيث.. ونداؤه يشتد من جديد!"** (اقصیٰ فریاد کر رہا ہے...... اور اس کی پکار پھر سے تیز ہو گئی ہے!) کے عنوان سے **"نداء الأقصى"** مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے، جو یہودی تہواروں کے سیزن کے آغاز اور مسجد اقصیٰ پر بڑھتے ہوئے حملوں کے پس منظر میں شروع کی گئی ہے۔

اس مہم کے لیے **'نداء الأقصى'** اور 'الاقصیٰ یستغیث' کے ہیش ٹیگز کا استعمال کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد مسجد اقصیٰ کے کاز کو ہمیشہ زندہ رکھنا، اس کی دینی و تاریخی حیثیت کو اجاگر کرنا اور اس پر ہونے والی تخریبی کارروائیوں اور خطرات سے دنیا کو روشناس کرانا ہے۔

مہم کے منتظمین کا کہنا ہے کہ اقصیٰ کی یہ پکار کوئی عارضی آواز نہیں ہے، بلکہ یہ ان تمام سازشوں کے خلاف ایک مسلسل بیداری ہے جو اسے تہویدی رنگ میں رنگنے کے لیے رچی جا رہی ہیں۔ ستمبر کا مہینہ عبرانی تہواروں کے حوالے سے انتہائی حساس مانا جاتا ہے، کیونکہ اس میں متعدد مذہبی مواقع ایک کے بعد دیگرے آتے ہیں۔

مسجد اقصیٰ میں داخلے پر ظالمانہ پابندیاں

یہ تمام تحاریک ایک ایسے وقت میں سامنے آ رہی ہیں جب قابض اسرائیلی حکام کی طرف سے فلسطینیوں کے لیے مسجد اقصیٰ میں داخلے پر سخت ترین پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں، جو اس امر کو اور بھی زیادہ ناگزیر بناتی ہیں کہ مسلمان ان ایام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پہنچ کر مسجد کے صحنوں کو آباد رکھیں تاکہ قابضین کے ارادے خاک میں ملائے جا سکیں۔

مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں کے حملے، پانی، مکین اور املاک پر حملے

غزہ: بُدھ کے روز یہودی آباد کاروں نے مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے مختلف علاقوں میں فلسطینیوں اور ان کی املاک پر اپنے حملوں کا سلسلہ جاری رکھا اور یہ سب کچھ قابض اسرائیلی فوج کی براہ راست سرپرستی اور تحفظ میں ہوا جس نے حملوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرنے والے فلسطینیوں کو منتشر کرنے کے لیے مداخلت کی۔

طوباس اور خانہ بدوش بستیوں پر حملے

طوباس گورنری میں گذشتہ رات کے اوقات کے دوران یہودی آباد کاروں کے جتھو نے شہر کے اطراف اور اس کے اردگرد واقع خانہ بدوش بستیوں کو نشانہ بناتے ہوئے حملے کیے۔ یرزا کے علاقے میں یہودی آباد کاروں نے پانی کی اہم لائنوں کو تباہ کر دیا جس سے وہاں کے باسیوں کے لیے پانی کے اس بنیادی ذریعے کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا جس پر وہ انحصار کرتے ہیں جبکہ ان کی جارحیت کا نشانہ خربہ ابزیق کے مکین بھی بنے۔

یہ حملے وادی اردن اور طوباس کے اردگرد کے علاقوں میں خانہ بدوش بستیوں پر ہونے والے بڑھتے ہوئے حملوں اور زندگی کی بنیادی ضروریات جن میں پانی کے ذرائع، اراضی اور املاک شامل ہیں کو نشانہ بنانے کے اس سلسلے کا حصہ ہیں۔ مشرق بیت المقدس میں مکینوں کے خلاف دہشت گردی۔ مقبوضہ بیت المقدس کے نواحی علاقوں میں بدھ کی فجر کے وقت مسلح یہودی آباد کاروں نے شہر کے مشرق میں واقع خان سرخ کے علاقے سے متصل الخشر ور [illegible] نامی خانہ بدوش بستی پر دھاوا بولا۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق یہودی آباد کاروں نے مکینوں پر تشدد کیا اور انہیں دہشت زدہ کیا جبکہ بستی کے اردگرد نوجوانوں کا تعاقب بھی کیا تاکہ مکینوں کے دلوں میں خوف بٹھا کر انہیں علاقے سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔

شمالی اور وسطی مغربی کنارے میں متفرق حملے

یہودی آباد کاروں کے یہ حملے نابلس، قلقیلیہ اور رام اللہ کی گورنریوں تک پھیل گئے جہاں صیہونی جتھو نے فلسطینیوں کے گھروں اور گاڑیوں پر پتھراؤ کرنے کے علاوہ زرعی زمینوں اور املاک پر بھی حملے کیے۔

اس کے مقابلے میں قابض فوج نے یہودی آباد کاروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے مداخلت کی اور حملوں کا دفاع کرنے کی کوشش کرنے والے فلسطینیوں پر گیس کے گولے اور اصلی گولیاں برسائیں جسے فلسطینیوں کے مطابق مکینوں اور ان کی املاک پر حملے کرنے میں یہودی آباد کاروں اور قابض فوج کے درمیان کرداری کی مکمل ہم آہنگی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

تشدد آمیز کارروائیوں میں اضافہ

یہ حملے مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی آباد کاروں کے حملوں میں نمایاں اضافے کے سیاق و سباق میں سامنے آ رہے ہیں جن میں فائرنگ، جسمانی تشدد، املاک کی تخریب کاری، زمینوں پر غاصبانہ تسلط اور فلسطینی بستیوں پر حملے شامل ہیں۔

گذشتہ چند دنوں کے دوران مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں یہودی آباد کاروں کے حملوں کے نتیجے میں کئی فلسطینی شہید اور دیگر زخمی ہو چکے ہیں جبکہ فلسطینی حلقوں کی طرف سے اسرائیلی فوج پر یہ الزامات عائد کیے جا رہے ہیں کہ وہ حملہ آوروں کو سکیورٹی فراہم کرتی ہے اور ان فلسطینیوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے جو اپنے دفاع اور اپنی املاک کی حفاظت کی کوشش کرتے ہیں۔

فلسطینیوں کا یہ ماننا ہے کہ قابض فوج کی سرپرستی میں ان حملوں کا جاری رہنا فلسطینی بستیوں بالخصوص خانہ بدوش بستیوں اور بستیوں و چوکیوں کے قریب واقع علاقوں پر بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔

قابض فوج کے مغربی کنارے میں دھاوے، گرفتاریوں کی مہم

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں گذشتہ رات اور آج بدھ کی فجر کے وقت قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے پے در پے دھاوے اور چھاپے مارے گئے جن کا دائرہ کار شمال سے لے کر جنوب تک متعدد گورنریوں تک پھیل گیا اور ان کی توجہ کا مرکز جامعات اور رہائشی بستیاں رہیں جبکہ ان کارروائیوں کے دوران متعدد مقامات پر میدانی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی گئیں۔

موقعہ پر موجود ذرائع کے مطابق شمالی مغربی کنارے کی جنین گورنری میں قابض فوج نے عرب امریکن یونیورسٹی کے گرد و نواح میں واقع رہائشی علاقوں پر دھاوا بولا اور اسی علاقے میں جنین کیمپ کے مہاجرین کو پناہ دینے والے ایک ہاسٹل میں چھاپہ مارا۔ اس کے علاوہ جنین کے مغرب میں واقع گاؤں کفرقود میں ایک گھر پر چھاپہ مار کر اس دوران نوجوان طارق غانم کو گرفتار کر لیا گیا۔

طوباس گورنری میں آدھی رات کے وقت یہودی آباد کاروں نے گورنری کے مشرق میں واقع قصبہ تیاسیر کے مشرق میں واقع علاقے یرزا پر دھاوا بولا جو وادی اردن کی خانہ بدوش بستیوں پر یہودی آباد کاروں کے جاری حملوں کا ہی تسلسل ہے۔

جہاں تک طولکرم کا تعلق ہے تو قابض فوج نے شہر کے شمال میں واقع قصبے بلعا پر دھاوا بولا اور اس کی سڑکوں پر سرچ آپریشن کیا۔ قلقیلیہ میں قابض فوج کے ایک دستے نے شہر کے مشرق میں واقع قصبے عزون پر دھاوے کے دوران متعدد گھروں پر چھاپے مارے۔

نابلس گورنری میں چھاپوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ کافی شدید رہا۔ شہر کے جنوب میں قابض فوج نے قصبہ عورتا کے علاقے الجسر پر دھاوا بولا جبکہ نابلس کے جنوب مغرب میں واقع گاؤں تل میں سالم یاسین عصیدہ کو ان کے گھر پر چھاپہ مارنے کے بعد گرفتار کر لیا۔ اس دھاوے کی زد میں شہر کے مشرقی محلے بھی آئے جہاں قابض فوج نے **المساكن الشعبية** محلے اور **عين كاكوب** محلے پر دھاوا بولا اور نوجوان رامي الطير اوي کو گرفتار کر لیا جبکہ نابلس کے مشرق میں واقع اسکان روجیب پر چھاپے کے دوران عطااللہ حشاش کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔ مقبوضہ بیت المقدس میں قابض فوج نے مسلسل دوسرے روز بھی شہر کے شمال میں واقع شعفاط کیمپ اور عناتا قصبے پر اپنے دھاوے کا سلسلہ جاری رکھا جہاں سخت فوجی اقدامات اور گھروں کی تلاشی کے درمیان یہ دھاوا اپنے چوبیسویں گھنٹے میں داخل ہو گیا۔ ان دھاووں کا اختتام جنوبی مغربی کنارے کی الخلیل گورنری پر ہوا جہاں قابض فوج نے الخلیل شہر پر دھاوا بولا اور اس کے متعدد محلوں میں گشت کیا۔

یہ دھاوے مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے علاقوں میں جاری اس مسلسل میدانی کشیدگی کا حصہ ہیں جس کے ساتھ عام طور پر گھروں پر چھاپے، گرفتاریوں کی مہمات اور شہریوں کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔